جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

ترجمہ

حق آیا اور باطل فنا ہوا

اور تحقیق باطل فنا ہونے ہی کے لئے ہے

باطل شکن

یا

جہادِ اسلام

مصنفہ

قاضی ظہور الحسن صاحب ناظم (سیوہاروی)

جسے

مینجر الامان بک ایجنسی مملوکہ حضرت مولٰنا محمد مظہر الدین صاحب

نے

قیمت فی جلد ۱۲؍ — علاوہ محصولڈاک

مسلمانو! دین کی حفاظت کرو

دین حنیف خطرہ میں ہے۔ خدائے وحدہ لاشریک کیلئے اپنے سر جھکانے والے

ہزاروں کی تعداد میں مرتد ہو گئے

دعوت و تبلیغ کا سب سے بڑا آرگن

جریدہ الامان پڑھیئے جو دہلی سے ہفتہ میں دو بار ۲۲×۲۹ سائز کے آٹھ صفحوں پر زیر ادارت مولانا محمد مظہر الدین صاحب فاضل دیوبند سابق اڈیٹر مدینہ و دستور و جمہور عرصہ دس سال سے نہایت کامیابی کیساتھ شائع ہو رہا ہے اس کے نامہ نگار ممالک اسلامیہ میں موجود ہیں سب سے بڑی بات یہ کہ اس پر آشوب زمانہ میں صحیح طور پر مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت نیز

آریہ مشن کے ناپاک حملوں کا جواب دینے میں

جریدہ الامان امتیازی شان حاصل کر چکا ہے

آپ اس کو پڑھنے سے مسلمانوں کے صحیح حالات معلوم کر کے ان کی دینی و دنیوی خدمات انجام دے سکتے ہیں نمونہ مفت ایک پرچہ کے مطالعہ کے بعد ہمارے بیان کی تصدیق آپ خود فرمالیں گے

شرح چندہ سالانہ چھ روپیہ ششماہی تین روپیہ چار آنہ سہ ماہی دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک

منیجر جریدہ الامان گلی قاسم جان دہلی

مسلمانو! دین کی حفاظت کرو

دین حنیف خطرہ میں ہے خدائے وحدہٗ لاشریک کے سامنے سر جھکانے والے

ہزاروں کی تعداد میں مرتد ہو گئے

دعوت تبلیغ (اسلامی) کا سب سے بڑا آرگن

جریدہ "الامان"

پڑھیئے جو دہلی سے ہفتہ میں دوبار ۲۲×۲۹ سائز کے آٹھ صفحوں پر زیر ادارت مولانا محمد مظہر الدین صاحب فاضل دیوبند سابق اڈیٹر مدینہ، دستور و جمہور عرصہ دس سال سے نہایت کامیابی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اسکے نامہ نگار ممالک اسلامیہ میں موجود ہیں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس پر آشوب زمانہ میں صحیح طور پر مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت نیز:-

آریہ مشن کے ناپاک حملوں کا جواب دینے میں

جریدہ "الامان" امتیازی شان حاصل کر چکا ہے

آپ اس کے پڑھنے سے مسلمانوں کے صحیح حالات معلوم کر کے ان کی دینی دنیوی خدمات انجام دے سکتے ہیں نمونہ مفت ایک پرچہ کے مطالعہ کے بعد ہمارے بیان کی تصدیق آپ خود فرمائینگے

شرح چندہ سالانہ چھ روپیہ (ﷲ) ششماہی تین روپیہ چار آنہ (ﷲ) سہ ماہی دو روپیہ علاوہ محصولڈاک

المشتہر منیجر الامان گلی قاسم جان دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریب

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

قاضی ظہور الحسن صاحب ناظم سیوہاروی اس کتاب کے لئے تمام مسلمانوں کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ آپنے اس کتاب میں ایک مورخ ایک فلسفی اور ایک زبردست مناظر کی حیثیت سے اعداء اسلام کو جو جوابات دیئے ہیں ان کی مثال اردو دنیا میں ناپید ہے۔ اس کتاب میں آپ نے خاص اہتمام سے غیر مسلموں اور ہندو مورخین کے اقوال جا بجا اسلام کی صداقت میں پیش کئے ہیں اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کو صاف آئینہ کی طرح تمام اعتراضات سے مجلی کر دیا ہے۔

یہ کتاب جہاں سیرۃ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا درس ہے وہاں اُن تمام اسلامی معرکوں اور غازیان اسلام کی ان جنگوں کا نادر مجموعہ ہے جنکے بعد کہ ایک ایک چپہ پر اسلام پھیلا اس زمانہ میں جبکہ اسلام پر ہر چہار طرف سے تاریک گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں امید ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ ہر فرد اسلام میں مذہب کی سچی روح پھونک دیگا اور دور اول کے غازیوں کے حالات پڑھکر مسلمانوں میں مردہ جذبات پھر زندہ ہو جائینگے قاضی صاحب نے اس کتاب کے حقوق تصنیف "الامان بک ایجنسی" کو مرحمت فرمائے ہیں اور اسی لئے اس کی اشاعت کا انتظام کیا ہے امید ہے کہ یہ کتاب جناب مصنف اور اس احقر کے نیز اسکے پڑھنے والوں کے لئے ذریعہ نجات ثابت ہوگی "الامان بک ایجنسی" نے اسلامی تاریخ و اسلامی اخلاق اور اسلامی صداقت کے سلسلہ میں جن تصانیف شائع کرنے کا تہیہ کیا ہے یہ اُن میں کا ایک نمونہ ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ؕ

احقر
محمد مظہر الدین عفرلہ
مالک اخبار الامان مورخہ ۹ ذالحجہ ۱۳۴۶ھ

الحمد للہ الغالب القہار المنتقم الجبار والصلوٰۃ والسلام علی رسولہٖ محمد النبی المختار صاحب ذوالفقار وآلہ واصحابہ قاتل الفجار والاشرار الی یوم القرار برحمتک یامالک یا غفار۔

یارب چو صبح صدق وصفایش نصیب باد	این نامہ راکہ دردل شبہا نوشتہ ایم
ہرگز گمان مبر کہ دریں دفتر شگرف	افسانہائے قیصر وکسریٰ نوشتہ ایم
یا اینکہ بستہ ایم طرازے بکلک فکر	مدح ملوک حیرہ وصنعا نوشتہ ایم
یا ہرچہ کردہ ایم نگارش دریں کتاب	مثل حدیث بلبل وعنقا نوشتہ ایم
حرفے زدادو دانش ودین است ایں کہ ما	بہر صلاح خاطر دانا نوشتہ ایم

عرض حال

آریون نے آجکل یہ شور وغوغا برپا کیا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا یہ وہی مردود اعتراض ہے جس کا ایسا کافی جواب بارہا اہل اسلام کیطرف سے شائع کیا جا چکا ہے جسکے جواب الجواب سمین کوئی مخالف دم نہ مار سکا لیکن ان تحقیق حق کے مصنوعی ٹھیکیداروں سبب ودیا کی خیالی پستکوں کے عاملون تعصب، ہٹ دھرمی کے پتلون کو راست وناراست سے غرض نہیں انکا کام تو اپنی کج خیالی کو فروغ دینا ہے اس لیے اب اس سفید جھوٹ کو کثرت کے ساتھ

رسالوں، اخباروں، اشتہاروں کے ذریعہ سے شائع کرکے ناخواندہ ناواقف مخلوق کو گمراہ کر رہے ہیں۔ حق پسند اہل ہنود کا بھی یہی خیال ہے۔ چنانچہ رسالہ دہرم ویر لکھتا ہے آج ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ گرو تیغ بہادر مہاراج کی موت یا قربانی کا اصلی باعث کیا تھا۔ قبل اس کے کہ ہم واقعات پر روشنی ڈالیں اور اس راز سربستہ کو کھولیں۔ اس روایت کی حقیقت کا انکشاف کرنا چاہتے ہیں۔ جو لوگوں نے گھڑ رکھی ہے اور سادہ لوح ہندوں کو بہکانے کی غرض سے پیش کیجاتی ہے (ماخوذ از عبرت مارچ ۲۲ء) خاکسار بنظر خیر خواہی عام مسئلہ جہاد کی مذہبی و تاریخی تحقیق کو قلمبند کرکے ہدیہ ناظرین کرتا ہے۔ اگرچہ وہی پرانا اعتراض اور وہی اس کا جواب ہے جس کو علماء کرام بارہا تحریر فرما چکے ہیں لیکن اس مختصر رسالہ میں اکثر نئی باتیں اور تاریخوں اور مخالفین کی مذہبی کتابوں کے بہت سے جدید حوالے نظر سے گذریں گے اگرچہ اس اعتراض کے رد کے لئے اسلامی کتابوں میں کافی سے زیادہ مواد موجود ہے لیکن میں نے تحقیقات مذاہب غیر کے حوالے نقل کئے ہیں تاکہ طالب حق کو شبہ کی گنجائش نہ رہے۔ مگر حوالوں کی نقل میں اختصار و تقلیل کو مدنظر رکھا ہے کیونکہ یہ مختصر تالیف تفصیل و تطویل کی متحمل نہیں ہوسکتی۔ آریہ مصنفوں مضمون نگاروں نے جس دریدہ دہنی سے بزرگان اسلام پر ناشائستہ اتہامات کئے ہیں اس مُش کا جواب فحش بکنے کی مجھکو وہ تہذیب اجازت نہیں دیتی جو اسلام کی پاک تعلیم کے ذریعہ سے میری زندگی پر موثر ہے۔ لہٰذا اس کا بدلہ منتقم حقیقی کی سپرد کرتا ہوں۔

آنانکہ پیرو مادی ما جہا کنند | در راہ جہل عہد اہ بلا کنند
گر یک نظر کنند دریں نسخہ کتاب | ہست ایں یقین کہ ترک عنا دو وا کنند
باور نمی کنم کہ بیاند عذر خواہ | ایں امر دیگر است کہ ترک حیا کنند

عہدِ اسلام

معترضوں نے ناواقفیت سے یا مغالطہ دینے کیلئے ایک یہ طرز اختیار کیا ہے۔ کہ مسلمان بادشاہوں کے کارناموں کو بھی مذہب کے سر تھوپا ہے حقیقت شناس جانتے ہیں۔ کہ گروہ سلاطین کا شمار مذہبی دنیا میں عوام سے بھی کم درجے پر ہے۔ اور کوئی مذہب عوام کے اقوال وافعال کا خواہ وہ امیر ہو یا غریب جوابدہ نہیں ہوسکتا ہاں اگر عوام کا وہ فعل کسی مذہبی ہدایت کے مطابق ہے تو وہ ضرور لائق سند ہے ورنہ وہ اس کا ذاتی فعل ہے جس کا وہ خود جوابدہ ہے۔ اگر کوئی آریہ گوشت کھانے لگے تو کیا اس کا یہ فعل جواز گوشت خواری میں سند لیا جائیگا۔ ہاں اگر وید میں گوشت کے متعلق کوئی حکم ہے تو اس کا فعل تائید میں پیش ہوسکتا ہے ورنہ مذہب پر کوئی الزام و اعتراض نہیں۔ اور اسلام نے تو اس معاملہ کو ایسا صاف کردیا ہے کہ کچھ قیل وقال کی گنجائش نہیں۔ رسول کریم کا ارشاد ہے کہ میرے بعد خلافت تیس برس رہیگی پھر سلطنت واستبداد کا دور ہوگا۔ اسی وجہ سے مسلمانوں میں اوس ہی عہد مبارک کے اقوال وافعال اکثر سند میں پیش ہوتے ہیں اور اس ہی زمانہ کو عہد اسلام کہا جاتا ہے۔ اسلام اپنی کتاب اپنے نبیؐ اور رسول کے خلفاء راشدین کے اقوال وافعال کا جواب دہ ہوسکتا ہے زمانہ مابعد کا تذکرہ ہی فضول ہے وہ سلطنت کا زمانہ تھا ہر مذہب و ملت ہر ملک و قوم کے اکثر سلاطین نے مذہب پر سیاست کو مقدم رکھا ہے اور ہر مذہب و ملک کے بادشاہوں میں رحیم وکریم بھی ہوئے ہیں۔ ظالم و جابر بھی یزید بھی مسلمان بادشاہ تھا جس نے رسول کے نواسہ کو بے آب و دانہ شہید کیا۔ منصف مزاج ہندو اہل قلم بھی اس امر میں ہمارے ہم آہنگ ہیں چنانچہ لالہ شیام داس تحریر فرماتے ہیں سنگلاخ وادی سیاست کے راہگیر بعض اوقات اغراض حکومت کے لئے راہزن بھی ہوجاتے ہیں۔ متاع امن وانصاف کی غارتگری بھی روا رکھتے ہیں۔ اور یہ خصوصیت کچھ عہد قدیم ہی کی نہ تھی۔ عہد جدید بھی اس سے مستثنیٰ نہیں

نگران مخصوصات کی تعمیم جمہور پر نہیں کی جا سکتی۔ اور نہ سلاطین وسیاست گران روئے زمین کی رائیں عام رائے پر محمول ہوتی ہیں۔ نپولین بوناپارٹ ایک ملک گیر شہنشاہ تھا۔ قیصر ولیم فرمانروائے جرمنی کو نبرد آزما محب حرب وضرب کہا جاتا ہے۔ ان دونوں کے شخصی وجدان ومیلان کے اثر نے سالمت کوش دنیا میں ہنگامہ رستخیز برپا کر دیا۔ بایں ہمہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ باتیں پبلک کے آئینہ خیال ہیں جب ولیم ونپولین کی پرشور مسئولیت و عالم آشوبی اہل جرمنی واہل فرانس پر عاید نہیں کیجاتی۔ تو کیا سبب ہے کہ شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر کی روایات تعدی وطغیان کا (بفرض صحت وقوع) اس وقت کے اہل اسلام کو ذمہ دار کہا جائے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ سیاست دوسری چیز ہے اور معاشرت اور شے۔ آخر سیاست نے فرزند رسول اسلام (حسین بن علی ابن ابی طالب) کو عبید بن معاویہ بن ابی سفیان جیسے صحابہ کی فرزند ابو خالد یزید کو تنہا دیا تھا۔ پھر کیا اس سے مسلمانوں کو خانوادۂ نبوت وعترت طاہرہ کے ساتھ تعلق نہیں رہگیا تھا۔ اور کیا خود یزید اور اس کی اخوان وانصار اپنی پنجگانہ نمازوں میں اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کی دعائے مستجاب ہمیشہ نہ پڑھتے تھے (رسالہ عبرت مارچ سنہ ۱۹۲۲ء) سلطان محمود غزنوی نے جس طرح جیپال وغیرہ سے جنگ کی۔ اسی طرح ہندوستان کے مسلمان والی ملک ابوالفتح کی ریاست کو زیر وزبر کیا۔ سلطان شہاب الدین غوری جس طرح ہندو راجوں سے لڑے۔ اسی طرح مسلمان سلاطین غزنی سے بھی جنگ کی۔ سلطان اورنگ زیب ہندو راجوں سے لڑے مگر دکن کی اسلامی ریاستوں کا چراغ گل کر دیا۔ سلطان ٹیپو ہندو راجوں انگریزوں سے لڑے تو نظام حیدرآباد سے بھی ان کی جنگ ہوئی۔ یورپ میں جہاں جارج اول جیسے نیک فرمانروا گذرے ہیں وہاں ہنری ہشتم جیسے ظالم بھی ہوئے ہیں ہندوستان میں جہاں راجہ پرکشت جہاگرن جیسے منصف گذرے ہیں وہاں راجپال جیسے ظالم وسفاک بھی ہوئے ہیں۔ مسلمانوں میں جہاں عمرو بن العزیز جیسے باخدا بادشاہ

ہوئے ہیں۔ وہاں علاؤالدین جیا لنسور جیسے ظالم بھی گذرے ہیں۔ اگر سلاطین کے افعال کی جوابدہی بھی مذہب کے ذمہ ہے۔ تو ویدک دہرم بعض ہندو راجوں کے مظالم و افعال قبیحہ راجہ داہر کے اپنی حقیقی بہن سے شادی رچانی۔ بابو منوہر لال رقمطراز ہیں جب راجہ چچ کے بیٹے داہر نے اپنی حقیقی بہن کو بیوی بنالیا۔ اور اُس کے اس فعل ناشائستہ سے ناخوش ہو کر چند راجوں نے داہر پر چڑھائی کی (پیسہ اخبار) راجگان اشوک و چندر گپت نے اپنے بہت سے رشتہ داروں کے قتل کیا، کا جواب دینے کیلئے تیار ہیں۔ غرض کہ مذہب پر اعتراض اس کی کتاب اور حاملان مذہب کے حالات سے ہو سکتا ہے۔ میرا اس سے یہ مطلب نہیں کہ مخالفین نے جو الزامات سلاطین اسلام پر لگائے ہیں اُن کا کوئی جواب نہیں یا وہ صحیح ہیں۔ اُن کی تردید کا کافی سے زیادہ سامان موجود ہے۔ مگر بحث کے خلط ملط ہو جانے اور امر واجب و ناواجب کے مشترک ہو جانے کی وجہ سے حق کا اظہار کیا گیا۔ اور اسی وجہ سے سلاطین اسلام سلطان محمود غزنوی سلطان شہاب الدین غوری سردار محمد بن قاسم سلطان سبکتگین سلطان اورنگزیب سلطان ٹیپو رحمۃ اللہ علیہم اجمعین پر جس قدر اعتراضات ہیں اُن کے جواب میں میں نے علیحدہ رسالہ غازیان ہند تالیف کیا ہے۔ جو اس رسالہ کے بعد شائع کیا جائیگا اور اس رسالہ کو چار ابواب پر تقسیم کیا ہے۔ باب اوّل میں اشاعت اسلام و احکام جہاد کا بیان ہے۔ باب دوم میں عہد اسلام کی لڑائیوں کے اسباب کا مجمل بیان اور جزیہ غلامی لوٹ وغیرہ کی بحث۔ باب سوم میں عہد اسلام کی تمام لڑائیوں کے وجوہات باب چہارم میں عیسائی یہودی پارسی، بودھ، ہندو وغیرہ مذاہب باطلہ کے احکام جہاد و جنگ کا ذکر ہے۔

اعتراض کرنے والونکو ہدایت

اسلام میں قرآن مجید اور احادیث، صحاح ستہ اور اسوۂ رسول کریم و خلفاء راشدین

پر مدار کار ہے۔ ان کے خلاف کسی کا قول و فعل معتبر نہیں اعتراض کرنیوالوں کو چاہیئے
کہ اپنے اعتراض کی بنیاد انہیں چاروں پر قائم کریں۔ اس صورت سے جو اعتراض ہو گا
اس کا جواب ضرور اسلام کے ذمہ ہے ورنہ آگے عوام کا شمار ہے۔ عوام کے اقوال افعال
کا کوئی مذہب بھی ذمہ دار نہیں خاصکر گروہ سلاطین اسلام کی مذہبی دنیا میں ان کا شمار
عوام سے بھی کم درجے پر ہے مشہور ہے کہ بادشاہ سب سے پیچھے جنت میں داخل کئے جائینگے
سلاطین نے وہ خواہ کسی ملک و ملت کے ہوں مذہب پر ہمیشہ سیاست کو ترجیح دی ہے

شعر۔ مذہب زر از مذہب ما جداست - مذہب اہل ہوس گنج طلا است

اسلام ایک مفصل و مکمل مذہب ہے۔ اس کی شریعت اور احکام نہایت مشرح ہیں
ہر امر کیلئے کھلے مسائل مبسوط کتابوں میں موجود ہیں۔ اسلامی کتب ہر زبان میں
ترجمہ ہو چکی ہیں۔ نکاح، طلاق، جہاد، لونڈی، غلام، غنیمت، بیع، شرع ہر چیز کا نام بنام
مفصل ذکر موجود ہے۔ اول کسی آیت کسی حدیث سے ثابت کرو کہ جو لوگ مسلمان نہوں
اُن کو جبراً مسلمان کرو غیر مسلموں کے خلاف حق بلا وجہ معابد ڈہاؤ لوٹ لو۔ اُن کے
بیوی بچے گرفتار کر لو اراضی و مال مغصوبہ سے مسجد تعمیر کرالو۔ پھر اس کی تائید میں
عوام کے اعمال و اقوال نقل کرو تو اعتراض صحیح صورت میں ہو گا۔ اور جس طرح اس
رسالہ میں وید ستیارتھ پرکاش وغیرہ معتبر مذہبی کتب اور راجہ شیو پرشاد وغیرہ ہندو
مورخین کے اقوال سے ویدمت والوں کے وحشیانہ ظالمانہ عقائد و اعمال کا صاف و
الفاظ میں ثبوت دیا گیا ہے۔ اسی طرح قرآن و حدیث سے جبراً مسلمان کرنے معابد ڈہانے
کا ثبوت دو۔ ورنہ سلاطین کے داستان مظالم کو مذہب کے سر منڈہنا ثابت کرتا ہے
کہ ہمارے مخالفین کو اسلام پر اس قسم کا اعتراض دستیاب نہیں ہوا۔ اور سلاطین بھی
کونسے جنہوں نے ہندوؤں کو ملک بخشی کی بعض اسلامی سلطنتوں کو تباہ کیا ہندوؤں
کو عہدے دئے مندروں کو جاگیریں دیں۔ کیا خالص مذہبی جوش رکھنے والے

ایسے ہی ہوتے ہیں۔ ان سلاطین کے متعلق اسلام میں اس سے زیادہ مرتبہ اور فتوی نہیں کہ جو نیکیاں انھوں نے کیں ہیں اس کی جزا اور جو بدیاں کی ہیں اُس کی سزا پائینگے۔ اُن کا کوئی قول و فعل بغیر مطابقت قرآن و حدیث کے لائق عمل و قابل استدلال نہیں۔ اور کسی شخص کے قول و فعل کو تمام قوم سے منسوب کرنا معقولیت کے خلاف ہے چنانچہ اس خیال پر ہنود اہل قلم بھی ہمارے ہم آہنگ ہیں۔ مہاتما گاندھی رقمطراز ہیں ایک شخص واحد کے ذاتی جرم کو تمام قوم سے منسوب نہ کرنا چاہئیے (ینگ انڈیا دسمبر ۲۶ء) رائے صاحب منشی اجودھیا پرشاد رقمطراز ہیں کسی فرد واحد کے فعل کی مذہباً و انصافاً تمام قوم ذمہ دار نہیں ہو سکتی (اخبار ڈسٹرکٹ گزٹ بجنور جنوری ۲۷ء)

ایک مغالطہ

بعض سادہ لوح اسلامی مسائل و اصطلاحات سے ناواقف بعض کتابوں میں یہ فقرہ دیکھکر کہ فلاں شخص شہید ہوا فلاں نے خدا کے راستہ میں تلوار چلائی فلاں دین کیلئے شمشیر بکف نکلا سمجھ لیتے ہیں کہ بس اس سے غرض لوگوں کو زبردستی مسلمان بنانا ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ اپنے مال اپنی آبرو اپنے عیال کی حفاظت کیلئے تلوار اُٹھانا دین اور خدا کیلئے تلوار اُٹھانا ہے۔ اور اپنے ہر جائز حق کیلئے لڑنا خدا کی راہ میں لڑنا ہے۔ اور اس قسم کی جنگ میں مرنا شہادت ہے۔ مظلوم کی امداد کرنا ظالم سے بدلہ لینا۔ اپنے بھائیوں کی جائز حمایت کرنا جہاد ہے اور ان تمام صورتوں میں شمشیر بکف ہونا خدمت دین ہے۔ اگر وہ مارا جائیگا شہید ہوگا ورنہ خواہ مخواہ کسی سے لڑنا جہاد نہیں۔ خلاف حق لڑنے والا مسلمان۔ غازی و شہید نہیں۔ بلکہ ظالم کہلائیگا۔ اگر انصاف سے غور کیا جائے تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ اسلام کے سوا کسی مذہب نے تلوار کا صحیح استعمال نہیں بتلایا۔ اسی طرح ہر امر حق کی اشاعت ہر خلق حسن کا شیوع ہر مراد و مطلب

کے داو دلانا اشاعت حق شیوع دین منشور شرع کہلاتا ہے - اگر اسلام کی کتابیں دیکھیں اصلاحات سیکھیں پھر تعصب سے قطع کرکے غور کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ کوئی اعتراض نظر ہی نہ آئیگا - اور جو شخص اشاعت حق کیلئے راہ خدا میں جنگ کرے - اگر اس سے کوئی عمل خلاف قرآن وسنت سرزد ہوگا - تو وہ اس کا جواب دہ - اس کی سزا پانے والا ہوگا - یہ نہیں کہ وہ جو کچھ راست وناراست کر گذرے وہ قرین صواب سمجھا جائے بلکہ وہ عمل نیک اس کا قبولیت کا درجہ اُسی وقت حاصل کرسکیگا جبکہ اس کا پورا عمل ہدایات مذہب کے تحت میں ہوا ہو - اسلام غیر مسلم ذمیوں کا محافظ ومعین ہے رسولِ خدا کا ارشاد ہے احفظوہ وامنعوہ یعنی ان کی حفاظت کرو اور ان کو ان کے دشمنوں سے بچاؤ (فتوح البلدان) اگر کوئی مسلمان کسی غیر مسلم سے خلاف حکم شریعت برتاؤ کرے تو شرع اسلام واہل اسلام اس کو روا نہیں رکھتے - چنانچہ ایک شخص نے ایک گرجا پر قبضہ کرکے مسجد کو بنالیا جب خلیفہ بغداد کو خبر ہوئی تو اُس کے دُرّے لگائے اور گرجا بحال کیا (پریجنگ صفحہ ۵۳۲) اگر غصباً معابد غیر کا مسجد میں تبدیل کرنا جائز ہوتا تو اُس شخص کو شرعی سزا دُرّے لگانیکی نہ دی جاتی - اہل انصاف کیلئے ایک یہی واقعہ رہبر حقیقت ہے +

باب اوّل

اشاعت و ترقی اسلام کا راز

اسلام سیدھا سادہ مذہب ہے اسلامی مسائل انسانی عقل و فطرت و قانون قدرت کی موافق و مطابق ہیں۔ اسلام انسان کو امن و شائستگی غیرت و حمیت حسن اخلاق و مودت سے زندگی بسر کرنے کا طریقہ تعلیم کرتا ہے۔ حاملان اسلام کا دامن اخلاق شرمناک کرتوتوں کے دھبوں سے پاک ہے۔ بزرگان اسلام مجہول الحال ہستیاں نہیں بلکہ ان کی مکمل لائف مرقوم وموجود ہے۔ اسلام کی کتاب اپنے ابتدا ء زمانہ سے مدون و محفوظ و شایع ہے۔ اسلام ایک خداء واحد کو معبود قرار دیتا ہے۔ نہ ایک کا تین اور تین کا ایک بتاتا ہے نہ خدا کے دو معصر قرار دیکر اس کو مفضول ٹھہراتا ہے۔ نہ درختوں پتھروں، آگ، دریا، حیوانات، حشرات الارض کے آگے سر جھکانا سکھاتا ہے۔ نہ جیتے جاگتے خاوند کی بیوی کو غیروں سے ہمکنار ہونیکا حکم دیتا ہے نہ ارواح انسانی کو حیوانی اجسام میں بٹھاتا ہے۔ غرض جو عقیدہ ہے جو مسئلہ ہے صاف و مستحکم یہ امر مسلم ہے۔ کہ سچ خود دل میں گھر کر لیتا ہے۔ یہی اسلام کی حیرت انگیز ترقی و اشاعت کا سبب ہے۔ پادری مرقس ڈاڈ رقمطراز ہیں مذہب اسلام کی انتہا درجہ کی سادگی نے اس کے جلد جلد شایع ہونے میں بہت بڑا حصہ لیا یہ ایک ایسا مذہب ہے جس سے عقل انسانی کو فطرتی مناسبت ہے (محمد اور مسیح) پروفیسر موسیو مونٹیٹ فرماتے ہیں۔ کہ اسلام کی خصوصیات میں یہ ہے کہ وہ انسان کے عقائد پر چھا جاتا ہے۔ اور

اُس کے دل وجسم دونوں پر قابو پا جاتا ہے (لکچر اسلام فرانس کالج پیرس) ہندو فاضل مسٹر کمار بی۔ اے فرماتے ہیں۔ اسلام جدید مذہب نہیں ہے اس کا وجود اس وقت سے ہے جبکہ نوع انسانیت نے صفحہ دنیا پر قدم رکھا۔ قرآن کریم کی آیت کی بموجب اسلام انسان کا فطری اور قدرتی مذہب ہے ڈاکٹر لیبان رقمطراز ہیں اسلام کی وضاحت اعتقادات اور اُس کے ساتھ دوسروں کے مقابل میں نیکی اور انصاف جس کی مہر اس مذہب پر کی گئی ہے۔ اس کی عالمگیر اشاعت کا بہت بڑا باعث ہے فی الواقع تمام مذاہب عالم میں یہ فخر اسلام ہی کو حاصل ہے کہ اس نے پہلی پہل۔ وحدانیت خالص و محض کی اشاعت دنیا میں کی اس ہی خالص وحدانیت کیوجہ سے اسلام کی ساری سادگی اور ساری شان ہے۔ یہی سادگی باعث ہوئی اسلام کی قوت اور اسلام کی مضبوطی کی یہ وحدانیت محض ایسی آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے کہ اس میں کسی قسم کا کوئی بھید یا معمہ نہیں ہے نہ اس میں متضاد چیزوں کے ماننے کی ضرورت ہے جو دوسرے مذاہب میں واقع ہوتی ہے۔ اور جنہیں عقل سلیم قبول نہیں کرتی۔ ایک خدا واحد مطلق معبود تمام بندے اس کی نظروں میں برابر بہت تھوڑے سے ارکان دین جن کا بجالانا واجب ہے۔ اور اُن کے بجالانے کی جزا بہشت اور نہ بجالانے کی سزا جہنم ہے۔ اس سے زیادہ صاف وسادہ اور غیر مبہم کونسا مذہب ہوسکتا ہے (تمدن عرب) مہاتما گاندھی فرماتے ہیں۔ اسلام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ فطرت انسانی کے مطابق ہے (اخبار مدینہ بجنور ستمبر ۲۶ء بحوالہ ینگ انڈیا) اسلامی توحید سے بہتر و برتر کچھ نہیں (سرجان ملکم) اعلیٰ سے اعلیٰ توحید کا مذہب جو دنیا میں پایا جاتا ہے۔ وہ اسلام ہے (پروفیسر ارنسٹ ہیکل جرمنی)

جبر اور اسلام

اسلام کا نام ہی بتلاتا ہے کہ یہ امن وسلامتی مسالمت ورواداری کا مذہب ہے جبر و
کلفت کا اس میں نام نہیں کلام اللہ میں صاف حکم ہے۔ لا اکراہ فی الدین یعنی
دین میں زبردستی نہیں اور جبر سے کوئی شخص سچا پکا مسلمان بن بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ
مسلمان ہونے کیلئے دو شرطیں ضروری ہیں اوّل اقرار باللسان یعنی زبان سے اقرار
کرنا۔ دوسرے تصدیق بالقلب یعنی دل سے سچا جاننا دوسری شرط کا پورا ہونا جبر سے
ممکن نہیں اور بغیر اس شرط کے پورے ہوئے کوئی سچا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ پس
یہ کہنا کہ زبردستی مسلمان بنایا گیا صریح جھوٹ ہے۔ جو لوگ ظاہر میں مسلمان اور
باطن میں کافر تھے ان کا لقب اصطلاح اسلام میں منافق ہے۔ جن کی مذمت جابجا
قرآن پاک میں مذکور ہے۔ اور ان کے متعلق بھی قریب قریب وہی احکام ہیں جو کفار
کے لئے ہیں۔ یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین یعنی اے نبی جہاد کر کافروں اور منافقوں سے
پر تاریخ اسلام کے مطالعہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کفار سے زیادہ یہ گروہ۔
منافقین مسلمانوں کیلئے ضرر رساں اور خطرناک ثابت ہوا ہے۔ پھر کون صاحب عقل
سلیم تسلیم کر سکتا ہے۔ کہ مسلمان لوگوں کو بجبر ظاہراً مسلمان بنا کر اپنے لئے مار آستین پیدا
کرتے تھے۔ چنانچہ جنگ احد میں حارث بن سوید منافق مسلمانوں کے ساتھ شریک
جنگ ہوا۔ جب میدان کارزار گرم ہوا تو دو مسلمانوں مجذر بن زیاد و قیس بن
زید کو شہید کر کے فرار ہوا۔ مکہ پہونچ گیا چند روز کے بعد خفیہ کسی ضرورت سے
مدینہ آیا۔ اور حضرت عثمان غنیؓ کی تلوار سے واصل جہنم ہوا۔ مفسرین نے ایک
لا اکراہ فی الدین کا شان نزول یوں لکھا ہے۔ کہ کفار مدینہ میں دستور تھا کہ جس

کی اولاد زندہ نہ رہتی وہ منت مانتا کہ اپنے بچے کو یہودی بنا دیگا۔ اس طرح اکثر اہل مدینہ کے بچے یہودی المذہب تھے۔ جب یہود مدینہ سے خارج البلد کئے گئے۔ تو وہ ہم مذہبی کے باعث انصار مدینہ اصحاب رسول کے بچوں کو اپنے ساتھ لے چلے۔ انصار نے مزاحم ہونا چاہا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ علامہ ابن کثیر اپنی تفسیر میں تحت آیت مذکور فرماتے ہیں فانہ لایفیدہ الدخول فی الدین مکرہا یعنی کچھ مفید نہ ہوگا داخل ہونا دین میں جبر سے۔ یہود خیبر کو رسول مقبول نے جو خط لکھا اس میں تحریر فرمایا ہے فلا اکراہ علیکم قد تبین الرشد من الغی ؕ تمپر جبر نہیں ہے راستی اور کجی متمیز ہو چکی ہے۔ حصین نام ایک صحابی کے دو بیٹے عیسائی ہو گئے۔ انھوں نے رسول مقبول سے عرض کیا کہ میں اُن کو جبراً مسلمان کر لوں۔ آپ نے فرمایا دین میں زبردستی نہیں (تفسیر ابن کثیر و تفسیر ابو سعود و تفسیر فتح المبین) حضرت عمر کا ایک غلام اسبق نام تھا۔ اُس کا مذہب عیسائی تھا۔ حضرت عمر ہمیشہ اس کو مسلمان ہونے کی ترغیب دلاتے۔ مگر وہ انکار کر دیتا تھا۔ آپ فرماتے دین کے معاملہ میں جبر نہیں (سیرۃ ابن ہشام و تفسیر کبیر) جان ڈیون پورٹ رقمطراز ہیں۔ کہ اس بات کا خیال کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔ کہ قرآن میں جس عقیدے کی تلقین کی گئی ہے۔ اس کی اشاعت بزور شمشیر ہوئی تھی۔ مسٹر ایچ۔ ڈی۔ سینٹ ہلیر رقمطراز ہیں کہ یہ کہنا کہ اسلام کے نہ قبول کرنے کی سزا لازمی تلوار تھی۔ مذہب اسلام پر منجملہ ان جھوٹے الزاموں کے ایک الزام اور ہے جو غیر مذہب والوں نے ناانصافی سے اس پر کیا ہے۔ یا وہ مذہب اسلام سے ناواقف ہیں۔ یا دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہیں۔ مسٹر رد بن سن رقمطراز ہیں۔ اہل اسلام کی مظفر و منصور فوجوں نے خواہ ملک شام کو فتح کیا یا شمالی افریقہ پر علم تسخیر بلند کیا یا جیرۂ احمر کو عبور کر کے جیرۂ اسود میں پاؤں جائے۔ الغرض وہ جہاں کہیں بھی پہونچے۔ قرآن کی تعلیم

اُن کے ساتھ ساتھ گئی جس کی وجہ سے انھوں نے کسی جگہ جور و ظلم کا ارتکاب نہیں کیا۔ کسی قوم کو انھوں نے اس بنا پر تہ تیغ نہیں کیا کہ وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کرتی تھی۔ ہندو فاضل مسٹر ٹی ایل وسوانی رقمطراز ہیں۔ جو لوگ مذہب اسلام کو متعصب کہتے ہیں۔ اُن سے میں نہایت ادب سے التماس کروں گا کہ وہ محمد کے پیغام کو غلط طور پر پیش کرتے ہیں جنہوں نے نہایت زوردار الفاظ میں صریح طور پر فرمادیا ہے لا اکراہ فی الدین (اخبار الامان دہلی جون ۲۵ء) رسول مقبول نے بنی نجار میں عمرو بن حزم سے جو معاہدہ کیا تھا۔ اس میں صاف الفاظ میں تحریر ہے وَمَن کَانَ عَلٰی نصرانیۃٍ اَو یھودیۃٍ فَاِنَّہٗ لَا یُرَدُّ عَلَیْھَا ترجمہ یعنی جو شخص اپنی یہودیت یا نصرانیت پر قائم رہے گا وہ اس کے چھوڑنے پر مجبور نہ کیا جائے گا۔

تبلیغ اسلام کا طریقہ

اسلام نے اپنی تبلیغ کا طریقہ اس طرح تعلیم کیا ہے۔ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُم بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ترجمہ یعنی بلا اپنے راستہ کی طرف دانائی سے اچھی نصیحتوں سے اور ان سے پسندیدہ طور پر مباحثہ کر۔ فَذَکِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَکِّرٌ ترجمہ یعنی لوگوں کو سمجھاؤ تم صرف سمجھانے والے ہو۔ قُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّکُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ ترجمہ یعنی یہ قرآن تمہارے رب کیطرف سے ہے جو چاہے ایمان لائے جو چاہے کفر کرے۔ مَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ یعنی پیغمبر کے ذمہ صرف پہونچادینا ہے۔ انہیں احکام کی موافق مسلمانوں نے تبلیغ کی ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر آرنلڈ نے اپنی کتاب دی پریچنگ آف اسلام میں ہر حصہ ملک کے متعلق بہ تفصیل ثابت کیا ہے کہ اسلام زور تقریر و ترغیب اور بزرگانِ دین کے حسن اخلاق و مساعی جمیلہ سے شائع ہوا ہے جبر سے کہیں کام نہیں لیا گیا۔ مسٹر جان ڈیون پورٹ رقمطراز ہیں۔

ایک سبب ترقی اسلام کا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں نے قرآن کا تجارت کے ذریعہ سے اشتہار دیا۔ اس واسطے کہ جو مسلمان ممالک مشرقیہ میں آکر بسے۔ انھوں نے یہ کتاب اُن بادشاہوں تک پہونچائی جو پیشتر کوئی خاص مذہب نہ رکھتے تھے۔ چنانچہ باشندگانِ مالابار اور جزائر ملاکا ان لوگوں سے بعنایت پیش آئے۔ بادشاہان ترنٹ وٹائڈ نے ان کا دین قبول کر لیا۔ منجملہ راجگان ہندوستان کے ایک راجہ تھا۔ زموورن اس کا نام تھا اور اُس کا پایۂ تخت کالکٹ تھا۔ چھ سو برس قبل داخلہ پرتگیز مسلمان اس راجہ کے ملک میں داخل ہوئے۔ اور وہ ان لوگوں سے بڑی عنایت و محبت سے پیش آیا۔ اور انہیں اپنے ملک میں عہدہائے جلیل دئے۔ اور آخر الامر اُن کا مذہب قبول کر لیا۔ مہاتما گاندھی رقمطراز ہیں۔ سیرت النبی کے مطالعہ سے میرا عقیدہ مستحکم ہو گیا ہے کہ اسلام نے تلوار کے بل پر کائنات انسانی میں رسوخ حاصل نہیں کیا۔ بلکہ پیغمبر اسلام کی انتہائے سادگی انتہائی بے نفسی مواعید و مواثیق کا انتہائی احترام (ینگ انڈیا) ڈاکٹر لیبان رقمطراز ہیں۔ فی الواقع دین اسلام بعوض اس کے کہ بزور شمشیر شائع کیا گیا محض بہ ترغیب اور بزور تقریر شائع کیا گیا خلفاء اسلام نے ملکی اغراض کے مقابل میں ہرگز بزور شمشیر دین کو پھیلانے کی کوشش نہیں کی (تمدن عرب) ڈاکٹر آرنلڈ رقمطراز ہیں تمام بڑے بڑے مذاہب عالم میں صرف اسلام ہی ایسا ہے جو دنیا کے زیادہ حصہ میں تنخواہ دار مبلغوں اور متمول تبلیغی مشنوں کے بغیر محض عام لوگوں کے ذریعہ سے پھیلا ہے۔ مسلمانوں کے ہر ایک قسم کے تاجر دنیا بھر میں سب سے زیادہ کامیاب مبلغ ثابت ہوئے ہیں۔ اسلام کی تبلیغ کا کام جنوبی و مشرقی اور مغربی افریقہ میں عرب تاجروں اور سوداگروں نے بغیر کسی نظام تبلیغی کی امداد کے صرف قرآنی نظام اشاعت سے کیا ہے۔ چین میں بھی افریقہ کی طرح اسلام کا۔

ابتدائی داخلہ اور اشاعت محض تاجروں کے ذریعہ سے ہوا ہے (پریجنگ)

آغاز اسلام

جس زمانہ میں اسلام کا آغاز ہوا دنیا پر گمراہی کی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ افریقہ کے وحشی یورپ کے نیم وحشی انسان توہمات باطلہ اور عیسائیت کے پابند تھے شام میں یہودیت کا دور دورہ تھا۔ چین میں بودھ مت کا زور تھا۔ ہندوستان میں پتھر، درخت، دریا، سانپ وغیرہ سے گزر کر عورت مرد کی پیشاب گاہیں پوجی جا رہی تھیں۔ عرب جس کے باشندے نہایت ضدی جنگجو جاہل تھے۔ تمام مذاہب باطلہ کا مرکز بنا ہوا تھا۔ اور جملہ اخلاق رذیلہ کا معدن و مخزن تھا۔ اسلام کو پیش کس نے کیا۔ ایک اُمی عرب تنہا شخص نے جس کے پاس پیٹ بھر کھانے اور تن بھر پہننے کو نہ تھا۔ جس کے پاس کوئی غلام یا نوکر نہ تھا جس کے کوئی حقیقی بھائی بہن بیٹا نہ تھا جس کو کسی قسم کا شوق و اقتدار حاصل نہ تھا۔ ملک نے اس کا استقبال اینٹ پتھر گالی گلوچ زدو کوب اور ہر قسم کے ظالمانہ وحشیانہ مظالم سے کیا۔ اور ہر ممکن ذریعہ سے اس کے حارج کار ہوئے۔ مگر اس داعیِ حق نے اعلاء حق سے منہ نہ موڑا۔ اور تمام مصائب کو خندہ پیشانی امن و امان سے برداشت کرکے گمراہوں کی رہنمائی کی ڈاکٹر آرنلڈ لکھتے ہیں۔ کفار کی سختیوں کو آنحضرت نرمی سے سہتے تھے (پریجنگ صفحہ ۹۵) پروفیسر الیشوری پرشاد ایم اے رقمطراز ہیں۔ محمد صاحب امن و امان کے خواہاں تھے۔ وہ لوگوں کو تعلیم دیتے تھے کہ خدا کی عبادت کرو۔ نیک کام کرو۔ اُن کی اس تعلیم پر اہل عرب اُن سے ناخوش ہوئے اور انھیں تکلیف دینے پر مستعد ہو گئے (تاریخ ہند صفحہ ۹۶) خدا کی وحدت کاملہ کا گہوارہ عرب اور جائے نزول مکہ ہے۔ جس وقت ۶۱۲ء اپنے آخری سانسوں

کے ساتھ دنیاء جہالت پر خون رو رہی تھی۔ تو محمد عربی نے توحید ربانی اور رسالت
کی تبلیغ شروع کی اس وقت عرب کے اندر چالیس لاکھ کی آبادی تھی۔ یہ آبادی
تقریباً دو درجن قبائل پر منقسم تھی۔ یہ لوگ کیسے تھے۔ تاریخ کا ہر ورق ان کی
مردم آزاری اور سیہ کاری جہالت اور غلاظت بت پرستی اور الحاد سے
معمور تھا۔ یہودیت بدنما اور گمراہ ہو چکی تھی۔ زبور اور توریت کی تعلیم فنا ہو گئی
تھی۔ عیسائیت نے دنیاء نفسانیت کی مریدی اختیار کر رکھی تھی۔ اور
ایک مجہول صورت میں باقی تھی (ڈی۔ ایم کے اڈیٹر) بس ایسی حالت میں
اس مسکین حق نما ہستی پر سب سے پہلے کون ایمان لایا۔ ابوبکرؓ صدیق عرب کا چیف
جسٹس تجربہ کار عمر رسیدہ مشہور لکچرار ایک متمول اور زبردست قبیلہ کا سردار اور
کون عثمان خاندان رسولؐ یعنی بنی ہاشم کے موروثی دشمن خاندان بنی امیہ کا
رئیس عرب کا ملک التجار پھر طلحہ، زبیر، سعد، عبدالرحمن کہ ان میں سے ہر ایک ....
بااثر و صاحب اقتدار و صاحب الرائے تھا۔ کوئی بتائے ان مقتدر ہستیوں کو کس
تلوار نے مغلوب کیا چین کے بادشاہ تانگ وُ اک پر کونسا لشکر چڑھ کر گیا تھا۔ اور مسلمان
اس وقت کب تلوار کا نام لینے کے قابل تھے کہ اُس نے اسلام قبول کیا یہ (واقعہ ہجرت
سے قبل کا ہے)

چین کے بادشاہ تانگ نے رات کو دیکھا کہ چاند دو ٹکڑے ہوا۔ صبح کو نجومیوں سے دریافت کیا انہوں نے کہا عرب کے دیس میں
ایک پیغمبر ہو گا اس کے ہاتھ پر یہ معجزہ ظاہر ہو گا۔ بعد تحقیق اس کو حضور کی بعثت کا حال معلوم ہوا اور مسلمان
ہو گیا۔ اس کی مصنفہ کتاب جی بالائی موجود ہے اور شہر سفانو میں جو مسجد اس نے تعمیر کرائی تھی وہ آج تک اسی کے نام سے
مشہور ہے۔ آثارات قدیمہ چین میں ایک کاغذ برآمد ہوا تھا جس کی سرخی تھی کہ چین میں معجزہ شق القمر کس طرح
دیکھا گیا۔ گورنمنٹ چین نے کئی ہزار ڈالر میں خرید کر اس کو اپنے خزانہ میں رکھا ہے آریہ اس معجزہ کو خلاف
عقل قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ اس کے چشم دید واقعات اور شہادتیں موجود ہیں۔ اور وجود در دنیا مانگ
کی ہیں چاند کو یہ تقلید اہل یورپ نقل زمین کی مانتے ہیں۔ اس میں آتش فشاں پہاڑوں کی کثرت بتلاتے ہیں

کفار کی ایذا سے تنگ ہو کر جب مسلمانوں نے بہ اجازت حضور علیہ السلام حبشہ کو ہجرت کی تو کفار قریش کا ایک وفد بہت سے تحائف لیکر نجاشی شاہ حبشہ کے حضور میں پہونچا اور ہدایا و نذر وغیرہ پیش کرنے کے بعد التجا کی کہ ہمارے بعض بھائی گمراہ ہو گئے ہیں۔ اور وہ حضور کے یہاں پناہ گزیں ہیں ان کو ہمارے حوالہ کیا جائے نجاشی نے مسلمانوں کو طلب کیا۔ اُن سے حقیقت حال دریافت کی حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے رسول کریم کا دعویٰ آپ کی تعلیم آیات قرآنی اس کو سنائیں۔ نجاشی نے تصدیق کی کہ یہ مذہب حق ہے اور کفار مکہ کو دربار سے نکال دیا۔ موضع ذی امر نواح نجد کا ایک سردار غورث ا ف دعثور تمام فوج لیکر چلا کہ مدینہ پر چڑھائی کرے۔ جب یہ خبر پہونچی حضور علیہ السلام چار سَو

پس جبکہ آتش فشاں مادہ کی کثرت سے زمین پھٹ جاتی ہے تو چاند کا انشقاق کیوں خلاف عقل ہے۔ اور اب تو ماہرین فلکیات بھی قائل ہیں کہ چاند میں انشقاق ہوا تھا۔ انگرار ون سکاس کا قول ہے کہ فضا بسیط میں کوئی عظیم الضخامت شہاب ثاقب حرکت کرتا ہوا سطح ماہتاب سے ٹکرا گیا ہوگا جو اس انشقاق کا باعث ہوا جو چاند کے ٹوٹیں نظر آتا ہے مہابھارت میں بھی مذکور ہے کہ چاند ڈ ٹکڑے ہوا تھا۔ اور اس واقعہ کو بسوامتر کی طرف منسوب کیا ہے۔ ویدک مذہب ایک کچا مذہب ہے جس میں ہمیشہ ترمیم و تنسیخ ردوبدل کا سلسلہ قائم رہتا ہے اور اس کی کتابیں کبھی محفوظ و مکمل نہیں رہیں اس لئے اس مذہب والوں کا یہ قاعدہ رہا ہے کہ جب کسی ترقی یافتہ مذہب کی کوئی بات دیکھی اور اچھی یا عجیب معلوم ہوئی اس کو اپنی کتابوں میں لکھ لیا اور داخل مذہب کر لیا جب پارسیوں کا زور ہوا۔ اور دارا نے تمام ہندوستان کو باجگزار بنایا تو ہندو بھی آگ کو سجدہ کرنے لگے حضرت عیسیٰ کے بغیر باپ پیدا ہونے اور مردے کو زندہ کرنے کو سنا تو یہ معجزات بھی دیوتاؤں سے منسوب کر دئے چنانچہ بھگت مال میں ہے کہ بعض اوتار کنواریوں کے پیٹ سے پیدا ہوئے اور وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ (تاریخ ہند صفحہ ۱۵) جب اسلام کا ستارا چمکا تو شق القمر کا معجزہ بسوامتر کے سر منڈھا گیا۔ اب جو عیسائیوں کی رونق و ترقی دیکھی تو برہما بشن شیو کو باپ بیٹا روح القدس کی تثلیث کو روح مادہ ایشور کے نام سے داخل مذہب کیا اس ترمیم و اضافہ کے سلسلہ کا ثبوت علاوہ واقعات کے بعض ہندو مورخین کے اقوال سے بھی ملتا ہے منشی اجودھیا پرشاد بیڈ ماسٹر قسطرازند ہیں جوں جوں زمانہ گذرتا گیا نئی نئی باتوں کی ضرورت ہوتی گئی مثلاً کہ قربانی اور شاستر یا (صنعت و حرفت) کے منتروں کی ضرورت ہوئی چنانچہ امر اوّل کیلئے ... وید دوسرے کیلئے یجروید تیار ہوئے پھر یہ ضرورت پڑی کہ ان سب کیلئے ایک وید بنایا جائے۔ اس مطلب کے واسطے اتھرو وید مرتب ہوا جس میں رگ وید کی آخر کی سرتیاں بایزادگی چند نظموں کے بیس سوال و جواب تاریخ مطبوعہ ۱۹۰۲ صفحہ ۱۴ یہی صاحب لکھتے ہیں کہ حال کا مذہب ہنود بودھ مت اور ویدانت سے مرکب ہے (صفحہ ۳۳)

اصحاب کو لیکر روانہ ہوئے راستہ میں ایک مقام پر بارش ہوئی سب کے کپڑے بھیگ
گئے۔ جب بارش کا سلسلہ ختم ہوا۔ ایک مقام پر ٹھہر کر سب نے کپڑے نچوڑ کے سوکھنے پھیلا دیئے
حضور کے مزاج میں چونکہ حیا و شرم زیادہ تھی کچھ فاصلہ پر جاکر کپڑے نچوڑ کر پھیلا کر ایک
درخت کے نیچے سو گئے دعثور نے پہاڑ پر سے دیکھکر موقع غنیمت جانا اور شمشیر بکف
آموجود ہوا چلا کر کہا اے محمدؐ آج تجھے کون میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے۔ حضور نے
نہایت متانت و وقار سے فرمایا اللہ ہیبت حق سے دعثور کا بدن کانپا اٹھا تلوار
ہاتھ سے گر گئی۔ حضور نے اس کی تلوار اٹھا کر فرمایا اب تجھے مجھ سے کون بچا سکتا ہے۔ اس نے
نہایت حسرت کے لہجہ میں کہا کوئی نہیں۔ آپ نے تلوار اس کی طرف پھینکدی اور فرمایا رحم
کرنا مجھ سے سیکھ۔ دعثور آپ کا رحم و شجاعت دیکھکر مشرف بہ اسلام ہوا۔ اور اس کے
ساتھی بھی مسلمان ہو گئے۔ شرد سے پر کاشش دیوجی رقمطراز ہیں۔ بنی ہوازن کے چند
عمائد اراکین آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نہایت عاجزانہ طور پر عرض
کیا کہ ہم نے اپنی شرارت و سرکشی کا بدلہ پالیا مگر آپ رحمت عالم ہیں۔ اب ہمارا قصور معاف
فرمائیے ہمارے عیال و اطفال جو گرفتار ہو کر حسب قاعدہ غلامی میں آگئے ہیں ان کو از
راہ مہربانی رہائی بخشی جائے یہ غلام حسب قاعدہ دستور ملک سپاہ میں تقسیم ہو گئے
تھے۔ اور ان کا واپس لینا مشکل تھا۔ نہ دستور کے موافق ایسا قرین انصاف تھا
یہ سب لوگ بت پرست تھے۔ مگر حضور کو مصیبت زدوں پر بہت رحم آیا۔ آپ نے فرمایا کہ

اس ہی معجزہ پر ہندوستان کے شہر کونکلور علاقہ مالابار کا راجہ جس کا لقب سامری تھا مشرف باسلام ہوا۔ اور حضور علیہ السلام
کی حضوری کیلئے مدینہ کو روانہ ہوا اس راجہ کا تذکرہ مالابار مینول اور مالابار پورٹ مرتبہ لاہنسراج میں بھی
اور مسٹر ڈیبی وال نگم نے اس کی مشرف بہ اسلام ہونیکا ذکر سلطان حیدر علی کی سوانح عمری میں بھی کیا ہے
اس راجہ کا نام ہیرامن بیردمل تھا بابو کیشٹ بہاری لال نے کتاب گورنمنٹ ہند کے صفحہ ۹۰ پر اس راجہ کا
ذکر کیا ہے اور اس ہی معجزہ پر راجہ دہار مسلمان ہوا اور ایک ہندو فاضل امیر رتن نام مسلمان ہونے جو بابا
رتن صحابی کے نام سے مشہور ہیں اور ان کا مزار آجتک زیارتگاہ خلایق ہے

جب ہم مسجد میں نماز کیلئے جمع ہوں تو تم وہاں آکر سب کے روبرو یہ درخواست کرنا اور مجھ سے کہنا کہ آپ مسلمانوں سے ہماری سفارش کریں اور مسلمانوں سے کہنا کہ تم ہماری سفارش رسول خدا سے کرو کہ ہم پر رحم فرمایا جائے۔ اگلے روز جبکہ نماز ظہر کے بعد سہ پہر کیوقت کل مسلمان مسجد نبوی میں جمع تھے تو انھوں نے آکر ویسا ہی کیا۔ ان کی درخواست سنکر محمد صاحب نے کہا کہ میں تو اپنا اور اپنے قبیلہ کا حصہ چھوڑتا ہوں اور جس قدر لوگ میرے پاس گرفتار ہو کر بطور غلام آئے ہیں۔ سب کو بغیر کسی بدلے کے آزاد کرتا ہوں۔ چنانچہ یہ کہکر آپ نے سب کو بلاکر ہمیشہ کیلئے آزاد کر دیا یہ مثال لوگوں پر بے اثر کئے نہ رہی۔ اسی وقت سب خادمان بارگاہ نبوت نے اس نیک اور عالی ہمتی کی تقلید کی اور چند منٹوں میں چھ ہزار آدمی غیر مسلم مرد اور عورت غلامی سے آزاد کئے گئے اور کسی نے وہم تک بھی نہ کیا کہ یہ مسلمان نہیں ہیں۔ ہم ان پر کیوں رحم کریں یہ رحم اور خیرات کا کام تھا اور اسلام ایسی خیرات میں کوئی تمیز مسلم و غیر مسلم کی پسند نہیں کرتا۔ اس کشادہ دلی اور خدا ترسی نے بنی ثقیف اور بنی ہوازن پر ایسا اثر کیا۔ کہ دونوں قبیلوں نے فوراً بت پرستی چھوڑ کر خدا کا دین توحید اختیار کیا (سوانح عمری محمد صاحب) دعثور کے مسلمان ہونے کا واقعہ جو اوپر مذکور ہوا اس کو پروفیسر ایشور پرشاد نے بھی کتاب دلیران ہند کے صفحہ ۴۶ پر نقل کیا ہے۔ ڈاکٹر لیبان رقمطراز ہیں قرآن کی فصاحت و بلاغت روز نئے مسلمان پیدا کر لیتی تھی (تمدن عرب) منشی سدا سکھ لال رقمطراز ہیں محمد نے اپنی فصاحت و بلاغت سے اکثر مسلمان سکنائے عربستان کو مرید کر کے (تاریخ ہند صفحہ ۲۱) سر آئینہ حاکم سراندیب از بایات دیگر مواضع ہندوستان بر حقیقت اسلام مطلع شدہ در عہد صحابہ کرام متقلد قلادہ شریعت مصطفوی گردید (تاریخ فرشتہ) غرض بہت سے اس قسم کے واقعات موافق و مخالفت کتب تاریخ میں مذکور ہیں۔ اور جبر مسلمان کرنیکا ایک واقعہ بھی مذکور نہیں۔

میرے حضور کی کہانی غیروں کی زبانی

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں
گفتہ آید در حدیث دیگراں

پروفیسر الیشوری پرشاد ایم۔اے کہتے ہیں۔ محمد صاحب امن و امان کے خواہاں تھے وہ لوگوں کو تعلیم دیتے تھے خدا کی عبادت کرو نیک کام کرو (تاریخ ہند صفحہ ۹۶) عرب میں عورتوں کی بری حالت تھی اپنی لڑکیوں کو بچپن ہی میں مار ڈالتے تھے وہ (رسول مقبول) ہمیشہ ان برائیوں کے روکنے کی تجویز سوچا کرتے تھے۔ وہ عبادت خدا کی کیا کرتے تھے۔ اور غریبوں کی امداد کیا کرتے تھے (دلیران تاریخ ہند صفحہ ۱۳ پروفیسر الیشوری پرشاد) محمد صاحب جب تک زندہ رہے بڑی بڑی تکالیف اٹھاتے رہے۔ انہیں بڑے بڑے دشمنوں کا سامنا کرنا پڑا۔ انھوں نے سچائی کی راہ کو نہ چھوڑا (دلیران تاریخ ہند صفحہ ۱۴) شر دھے پرکاش دیوجی پرچارک برہم دھرم تحریر فرماتے ہیں۔ حضرت محمد صاحب منجملہ ان بزرگ اشخاص کے ہیں۔ جنہوں نے قانون قدرت کی موافق جہالت اور تاریکی کے زمانہ میں پیدا ہوکر دنیا میں صداقت کی روشنی کو پھیلایا اور لوگوں کو دنیاوی اور روحانی ترقی کا راستہ دکھایا۔ ریگستان عرب کے لئے محمد صاحب کا وجود اس کی عزت و عظمت کا باعث ہے آنحضرت کی ذات سے جو فیض دنیا کو پہونچے اُن کے لئے نہ صرف عرب بلکہ تمام دنیا کو اُن کا شکر گذار ہونا مناسب ہے۔ کون کون سی تکلیف ہے جو اس بزرگ نے نسل انسانی کیلئے اپنے اوپر برداشت نہیں کی عرب جیسے وحشی کندہ ناتراشش ملک کو توحید خدا کی تعلیم دینا اور سیدھے

راستہ پر لانا ایک ایسے ہی فلسفی مزاج کا کام تھا اور آخر اسی سے انجام پذیر ہوا تنگ دل اور متعصب لوگ ایسے بزرگ کی نسبت کچھ ہی کہیں لیکن جو لوگ باانصاف اور کشادہ دل ہیں وہ کبھی محمدؐ صاحب کی ان بے بہا خدمات کو جو وہ نسل انسانی کی بہبود کیلئے بجالائے بھلا کر احسان فراموش نہیں ہو سکتے (سوانح عمری محمدؐ صاحب) سردار پریتیم سنگھ ایم۔اے لکھتے ہیں میں ایک لمحہ کیلئے اس بات کو نہیں مان سکتا کہ جو نبی جھوٹا ہو اس کی زبان پر کچھ اور دل میں کچھ اور ہو اور وہ اپنی تمام قوت کیسا تھ اس امر کا اعلان کرے کہ میں خدا کا رسول ہوں اور لوگ اس کا مقابلہ کریں اور اس کو طرح طرح کا دکھ دیں۔ مگر وہ اپنے کام میں ثابت قدم رہے اور آخر کامیاب ہو کر دم لے (از مضمون انبیائے عالم) جی۔ایم راڈویل صاحب فرماتے ہیں آنحضرتؐ کے سب کام نیک نیتی کی تحریک سے ہوتے تھے کہ لوگوں کو جہالت اور بت پرستی سے چھڑائیں۔ ڈاکٹر جی ویل صاحب فرماتے ہیں کہ بیشک محمدؐ صاحب نے گمراہوں کیلئے ایک بہترین راہ ہدایت قائم کی۔ اور یقیناً آپ کی زندگی نہایت پاک وصاف تھی۔آپ کی خوش اخلاقی فیاضی ہمدردی محدود نہ تھی۔ پروفیسر سیڈیو رقمطراز ہیں۔آپ خندہ رو ملنسار اکثر خاموش رہنے والے بکثرت ذکر خدا کرنیوالے لغویات سے دور بیہودہ پن سے نفور تھے بہترین رائے رکھنے والے بہترین عقل والے۔ مسٹر ایڈورڈ مونٹے تحریر فرماتے ہیں کہ دنیا اعمال کی فضا میں ہستی ہیں آپ ہی ایک وجود نادر پاتے ہیں۔آپ ہی کی ہستی ایسی مفصل و مشرح ہے جس کے حالات ہم تک صحیح اور بالتفصیل پہونچے ہیں انسانی اخلاق کی جو اصلاح آپ نے فرمائی ہے۔ اجتماعیات کے اندر جو انقلاب علوی آپ کی تعلیم نے پیدا کیا ہے۔ سوسائٹی کے تزکیہ اور اعمال کی تطہیر کیلئے جو اسوہ حسنہ پیش کیا ہے وہ آپ کو انسانیت کا محسن اول قرار دیتی ہے۔

پادری ریورینڈ بوسورتھ اسمتھ رقمطراز ہیں۔ ملک کے بادشاہ اور نبی ہونے کی حیثیت سے وہ ایک وقت میں سیزر اور پوپ کا سامرتبہ رکھتے تھے وہ پوپ تھے لیکن پوپ کی سی دھوکے بازی سے مبرا تھے وہ سیزر تھے۔ لیکن سیزر کی سی کارروائیوں سے پاک تھے باقاعدہ فوج کے بغیر حفاظت سپاہی نہ ہونیکے باوجود انتظام کی خوبی پر .... اگر کوئی آدمی یہ کہنے کا حق رکھتا ہے کہ اس نے خدائی طاقت پر حکومت کی۔ تو محمد ہی تھے کیونکہ ان کو یہ طاقت اور حکومت سب مہیا تھی۔ لیکن اتھیار نہ تھے۔ ریورینڈ ڈبلو اسٹیفن رقمطراز ہیں آنحضرت نے بت پرستی کے ایک منتشر انبار کے عیوض خالص توحید کا عقیدہ قائم کرکے لوگوں کے اخلاقی معیار کو بلند کیا۔ پروفیسر ایڈورڈ مونٹیٹ رقمطراز ہیں آنحضرت کو اصلاح اخلاق اور سوسائٹی کے متعلق جو کامیابی ہوئی اس کے اعتبار سے ان کو انسانیت کا محسن اعظم یقین کرنا پڑتا ہے۔ ڈاکٹر ویل رقمطراز ہیں ہم محمد کی عزت و تعریف کرتے ہیں وہ رسول کے نام کے مستحق تھے۔ ڈاکٹر ای۔ اے فریمن رقمطراز ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حضرت محمد بڑے پکے راستباز اور سچے رفارمر تھے۔ ڈاکٹر الیس مارگولیوتھ رقمطراز ہیں آنحضرت کی دردمندی کا دائرہ انسان ہی تک محدود نہ تھا بلکہ جانوروں پر بھی ظلم و ستم توڑنے کو بہت برا کہا ہے۔ لفٹننٹ کرنل سائکس رقمطراز ہیں حضرت محمد کے حالات زندگی پر نظر ڈالنے کے بعد کوئی انصاف پسند شخص ان کی اولوالعزمی اخلاقی جرأت نہایت خلوص نیت سادگی اور رحم وکرم کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پھر ایسی صفات کے ساتھ استقلال عزم اور حق پسندی معاملہ فہمی کی قابلیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا یہ یقینی بات ہے کہ آپ نے اپنی سادگی لطف وکرم اور اخلاق کو بلا خیال مرتبہ قائم رکھا اس کے علاوہ وہ شروع سے آخر تک اپنے آپ کو ایک معمولی پیغمبر بتلاتے رہے۔ حالانکہ وہ اس سے

زیادہ دعوے کرکے اس میں کامیاب ہوسکتے تھے۔ ہندو فاضل مسٹر ٹی ایل وسوانی
رقمطراز ہیں محمدؐ کی زندگی ترحم و عنایات اور اچھائی سے پر ہے ان کے دل میں نبی
نوع انسان سے گہری ہمدردی تھی منکسرالمزاجی اور حلم ان کا طرۂ امتیاز ہے (اخبار
الامان دہلی جون ۲۵؁ء)

(معجزہ) دنیا میں بہت سے مذاہب ہیں لیکن بڑے اور مشہور یہود ہندو یہودی پارسی عیسائی اسلام ہیں
یہودی عیسائی موسیٰ و عیسیٰ کی سوانح عمری صحیح پیش کرسکے یہود اور ہندؤں کے رشیوں کے متعلق یہی امر ثابت
ہے کہ تھے بھی یا نہ تھے اگر تھے تو انسان تھے یا عناصر کے نام ہیں باقی اموات کا تو کیا پتہ چلے زرتشت کے متعلق بھی اس ہی
قسم کا شبہ کیا گیا ہی اور یہ پرانے رشیوں کی سوانح عمری تو کیا پیش کرتے وہ اپنے اون بزرگوں کے نام و نسب بھی صحیح نہیں
بتا سکتے جو زمانہ قریب یا زمانہ حال میں گزرے ہیں بلکہ انکے قدیم و جدید بزرگوں کے حالات کی تفتیش کی جائے تو حیرت
ہوتی ہے کہ دنیا میں ایسے کج فہم بھی ہیں جو مجہول الحال ہستیوں کو رہبرو پیشوا مانتے ہیں۔ زمانہ قریب میں دیکھیے
انکے ایک بزرگ کبیر داس گزرے ہیں ان کے متعلق کتاب تاریخ دلیران ہند میں جو دو ہندو فاضلوں پروفیسر
ایشوری پرشاد ایم۔ اے ایل ایل بی و پنڈت لکشمی کانت ترپاٹھی ایم۔ اے کی تصنیف ہو مرقوم ہے کبیر داس نام مسلمان
جولاہے نے تارا نام تالاب کے کنارے سے ایک بچہ پایا اسکا نام کبیر رکھکر پرورش کی مہاتما کبیر داس کے متعلق تحریر
ہے کہ پیدا ہوتے ہی اُنکے ماں باپ انہیں چھوڑ دیا اس لڑکے کو کسی فقیر نے اٹھا لیا اور پرورش کیا (صفحہ ۱۲۲) اور انکے
آخری رشی جسکو گزرے ابھی پچاس برس بھی نہیں گزرے یعنی دیانند وہ اپنا نام و نسب و سکونت نہ بتا سکے اس پر
بعض ہندؤں نے ناگفتہ بہ افعال و واقعات اُن سے منسوب کئے دیکھو آئینہ افعال دیانند۔ اور جنکے کچھ حالات
مذکور ہیں وہ اس قدر شرمناک ہیں کہ ایک مہذب قلم سے انکا نکلنا دشوار ہے مشتے نمونہ از خروارے پروفیسر
ایشوری پرشاد لکھتے ہیں رام چندر جی راج کرنے لگے لیکن تھوڑے دنوں بعد دنیا کی شکایت کے ڈر سے انہوں
نے سیتا کو بن باس دیا جنگل میں انکے دو بچے پیدا ہوئے جن کی پرورش والمیک رشی نے کی بڑے ہونے پر وہ لڑکے
اجودھیا بلائے گئے تب والمیک جی کے کہنے سے رامچندر جی نے پھر سیتا کو منظور کیا (دلیران تاریخ ہند صفحہ ۱۶)
شنکر اچارج کی ماں ستری دیوی کسی شرمناک گناہ کے باعث ذات سے خارج کردی گئی تھی۔ اسی وجہ سے اسکے
مرنے پر اسکے جلانے کے لئے کسی نے شنکر اچارج کو آگ تک دینا گوارا نہ کیا (کبیر ابیتی) یہ فخر ہمارے حضور
علیہ السلام ہی کو حاصل ہے کہ آپکے مفصل و مکمل مصدقہ لائف مرقومہ موجود ہے جو ایک لازوال معجزہ ہے

شکر حق را کہ پیشوا داریم ۔ پیشوائے چو مصطفےٰ داریم
بہتر و مہتر و گزیدۂ ہمہ ۔ سرور و خاتم و نگین ہمہ

اسلام اور اسکی کتاب اور اسکی تعلیم و اثرات کے متعلق محققین کی رائیں

ڈاکٹر لیبر صاحب فرماتے ہیں کہ اگر فی الواقع خدائے پاک کے یہاں سے الہام ہوتا ہے تو محمدؐ کا مذہب الہامی ہے۔ اڈورڈ رقمطراز ہیں محمدؐ کا مذہب شکوک شبہات سے پاک ہے۔ ڈاکٹر لیبان رقمطراز ہیں اسلام ہی تھا جس نے عورتوں کو اس وقت کی گری ہوئی حالت سے ترقی دی (تمدن عرب) موسیو کارسٹن رقمطراز ہیں زمین سے اگر قرآن کی حکومت جاتی رہے تو دنیا کا امن و امان کبھی قائم نہ رہ سکیگا (اخبار نگارو) پادری وال رمیس ٹلی ڈی فرماتے ہیں قرآن کا مذہب امن و سلامتی کا مذہب ہے۔ مسٹر لڈ کرپل رقمطراز ہیں قرآن میں عقائد و اخلاق کا مکمل ضابطہ قانون موجود ہے وسیع جمہوریت رشد و ہدایت و انصاف و عدالت فوجی تنظیم و ترتیب اور مالیات اور غربا کی حمایت و ترقی کے اعلیٰ آئین موجود ہیں۔ ڈاکٹر آرنلڈ رقمطراز ہیں قرآن کے اخلاقی احکام نہایت عمدہ ہیں۔ خیرات نیکی مہمان نوازی خواہشوں میں اعتدال۔ عدہ کی سچائی، عاقبت کا خیال، والدین کا اعزاز بیوہ یتیم کی حفاظت، بدی کے بدلے نیکی، ان کل خصائص حمیدہ کی تعلیم کی گئی ہے (پریجنگ صفحہ ۲۹۳) اخلاقی احکام جو قرآن میں ہیں اپنی جگہ پر کامل ہیں (پریجنگ صفحہ ۲۹۴) ڈاکٹر مورس فرماتے ہیں قدرت کی ازلی رحمت نے جو کتابیں انسان کیلئے نازل کیں ان سب میں قرآن بہترین کتاب ہے۔ اس کے مقدس نغمے انسانی فلاح و بہبود کے متعلق فلاسفہ یونان کے اقوال سے اچھے ہیں۔ مسٹر بھوپندر ناتھ باسو فرماتے ہیں حقیقی جمہوریت کا ولولہ رواداری مساوات کی خوبیاں اس نے دنیا کے ہر گوشہ میں پھیلا دیں۔

پیغمبر اسلام نہ صرف ان محاسن کی تبلیغ کرتا تھا بلکہ خود بھی ان پر عامل تھا۔ ریورنیڈ آر میکینو پل کنگ رقمطراز ہیں دنیائے الہام میں الہام اگر کوئی شے ہے اور وہ اپنے مکمل وجود میں موجود ہے تو قرآن ضرور الہامی کتاب ہے۔ اکس ارون رقمطراز ہیں محمد باوجودیکہ اُمی تھے۔ مگر ایک ہی وقت میں تین عظیم الشان کام قومیت، دیانت شہنشاہیت کی بنیاد ڈالی۔ جی۔ ایم راڈویل رقمطراز ہیں قرآن کی تعلیم نے بت پرستی مٹائی جنات ماد یات کا شرک مٹایا اللہ کی عبادت قائم کی، بچوں کے قتل کی رسم نابود کی۔ موسیو ادجین کلافل فرانسیسی فاضل تحریر فرماتے ہیں قرآن مذہبی قواعد۔ اور احکام ہی کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ اس میں اجتماعی سوشل احکام بھی موجود ہیں جو انسان کی زندگی کیلئے بہر حال مفید ہیں چمبیرس انسائکلوپیڈیا میں محمدن ازم کے زیر عنوان لکھا ہے قرآن نے ظلم جھوٹ غرور انتقام، غیبت فضول خرچی، حرامکاری خیانت، بدگمانی کی سخت برائی کی ہے اور یہی اس کی بڑی خوبی ہے۔ مسٹر رنلڈ اے نکلسن لکھتے ہیں قرآن نے دختر کشی کا خاتمہ کر دیا۔ مہاتما گاندھی رقمطراز ہیں مجھے قرآن کو الہامی کتاب تسلیم کرنے میں ذرہ برابر تامل نہیں ہے ریننگ انڈیا) بابا نانک صاحب فرماتے ہیں۔

توریت انجیل زبور ترے سن ڈٹھے وید — رہے قرآن کتاب کل جگ میں پروار

یعنی توریت، انجیل، زبور، وید سب کو بغور دیکھا۔ جو کتاب ہدایت کا باعث ہو سکتی ہے وہ قرآن ہے (جنم ساکھی بھائی بالا)

تیئے حرف قرآن دے تیہے سیپارے کین — تس وچہ نصیحتاں سن سن کر یقین

یعنی قرآن کے تیس سیپارے ہیں جو نصیحتوں کا مجموعہ ہیں ان کو سنو اور یقین کرو (جنم ساکھی کلاں بھائی بالا نوشتہ گرو انگد جی) رہے کتاب ایمان دی سچ کتاب قرآن یعنی ایمان کی کتاب قرآن ہے (جنم ساکھی بھائی بالا)

ہندو فاضل ڈاکٹر کے ایس ستیارام ایم۔ اے پی۔ ایچ۔ ڈی فرماتے ہیں دنیا کی موجودہ تہذیب صرف اسلام ہی کی بدولت ہے اسلام نے انسانی تہذیب کے شمع کو بلند رکھا مہاتما گاندھی فرماتے ہیں اسلام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ فطرت انسانی کی مطابق ہے (اخبار مدینہ بجنور ستمبر ۲۶ء) پروفیسر ایشوری پرشاد رقمطراز ہیں اسلامی فتوحات نے مختلف ریاستوں اور سلطنتوں کی بجائے جو ہمیشہ باہم دست وگریباں رہا کرتی تھیں ایک شہنشاہی اتحاد قائم کر دیا اور لوگوں کو یہ سکھایا کہ وہ ملک کے اندر ایک واحد حکمراں کا اتباع کریں اس نے ہماری قومیت کے ذخیرہ میں روح اور سرگرمی کے اجزا کا اضافہ کیا اور ایک ایسی نئی تہذیب کا رواج دیا جو ہر طرح مستحق ستائش ہے۔ مسلمان کے رسوم وعادات نے اونچی ذات کے ہندوؤں کے عادات ورسوم کو بہت کچھ ابھارا اور جو لطافت ونزاکت کہ ہماری موجودہ سوسائٹی میں پائی جاتی ہے۔ وہ زیادہ تر انہی کا طفیل ہے مسلمانوں نے ملک کے اندر ایک نئی زبان رائج کی جو اپنے ساتھ ایک حیرت انگیز ادبی ذخیرہ رکھتی ہے۔ انھوں نے شاندار اور خوبصورت عمارتیں تعمیر کرائیں۔ اور ہندوستان کے فن تعمیرات میں ایک انقلاب پیدا کر دیا (تاریخ ہند) پروفیسر دوارکا داس رقمطراز ہیں ایسا جامع اور روح افزا پیغام ہے (قرآن) کہ ہندو مذہب اور مسیحیت کی کتابیں اس کے مقابلہ میں بمشکل کوئی بیان پیش کر سکتی ہیں (اخبار منصفہ بجنور اپریل ۲۷ء بحوالہ اسلام آوٹ لک) ڈاکٹر آرنلڈ فرماتے ہیں مسیو دوال نہایت درست لکھتے ہیں اسلام ہی کی بدولت لڑکی کشی مسدود ہو گئی، ورنہ مفقود ہو گئی انسانی قربانی آدم خوری موقوف ہو گئی۔ عورتوں کے حقوق مقرر ہو گئے تعداد ازدواج باقاعدہ ہو گیا حقوق خاندانی مضبوط ومستحکم ہو گئے۔ غلاموں کا بندوبست کیا اور آزادی کا دروازہ اس کے سامنے کھل گیا۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ، دینداری نے اوضاع انسانی کو پاک وبرتر بنا دیا۔ فصاحت وخیرات کا خیال ہر شخص میں پیدا ہو گیا اور جنگ کے

ڈاکٹر لیبان رقمطراز ہیں ہانگر نے ایک لمبی چوڑی فہرست ان اخلاقی احکام کی دی ہے جو مسلمانوں میں بطور مقولوں کے رائج ہیں۔ ان سے بہتر کوئی دستور العمل انسان کے عملاً نیکی کی طرف راغب اور بدی سے محترز کرنیکے لئے نہیں ہو سکتا (تمدن عرب) یہ تو ضرور ماننا پڑیگا کہ قرآن جیسا محمدؐ نے بیان کیا وہی کا وہی ہے اور اس کی کسی آیت میں توریت و انجیل کی طرح تحریف نہیں ہوئی (دیباچہ قرآن الگزینڈر) سر ولیم میور رقمطراز ہیں اسلام نے ہمیشہ کیواسطے توہمات باطلہ کو جن کی تاریکی مدتوں سے چھا رہی تھی کالعدم کر دیا بت پرستی موقوف ہو گئی اور خدا کی وحدانیت اور غیر محدود کمالات اور ہر ایک جگہ موجود قدرت کا مسئلہ حضرت محمدؐ صاحب کے معتقدوں کے دلوں اور جانوں میں ایسا ہی زندہ اصول ہو گیا ہے۔ جیسا کہ حضرت محمدؐ کے دل میں تھا مذہب اسلام میں سب سے پہلی بات جو خاص اسلام کا مفہوم ہے یہ ہے کہ خدا کی مرضی پر کامل بھروسا اور توکل کرنا چاہیے بلحاظ معاشرت کے بھی اسلام میں کچھ کم خوبیاں نہیں ہیں چنانچہ مذہب اسلام میں یہ ہدایت ہے۔ کہ سب مسلمان آپس میں ایک دوسرے کیساتھ برادرانہ محبت رکھیں۔ یتیم کیساتھ نیک سلوک کرنا چاہیے۔ غلاموں کیساتھ نہایت شفقت سے پیش آنا چاہیے۔ نشہ کی چیزوں کی مخالفت ہے۔ مذہب اسلام اس بات پر فخر کر سکتا ہے کہ اس میں پرہیزگاری کا ایسا درجہ موجود ہے جو کسی اور مذہب میں پایا نہیں جاتا (لائف آف محمدؐ) مذہب اسلام کے نہایت کامل اور روشن حصے یعنی قرآن مجید کی اخلاقی تعلیم میں کذب، غرور، انتقام، غیبت، استہزا، طمع، اسراف، عیاشی، بدگمانی نہایت قابل ملامت قرار دی گئی ہے۔ نیک نیتی، فیاضی، حیا، تحمل، صبر، بردباری، کفایت شعاری، سچائی، راستبازی، صلح، محبت اور سب سے پہلے خدا پر ایمان رکھنا۔ اس کی مرضی پر توکل کرنا سچی ایمانداری کا رکن اور سچے مسلمان کی شناختی خیال کی گئی ہے (عجائب زر انسائیکلو پیڈیا) ڈاکٹر سموئیل جانسن رقمطراز ہیں قرآن کے مطالب ایسے ہمہ گیر ہیں۔ اور ہر زمانہ

کیلئے اس قدر موزوں ہیں کہ زمانہ کی تمام صدائیں خواہ مخواہ اس کو قبول کر لیتی ہیں
اور وہ محلوں، ریگستانوں اور شہر اور سلطنتوں میں گونجتا ہے۔ ایک مسیحی نامہ نگار۔
رقمطراز ہیں ہم عیسائیت اور اسلام کا مقابلہ کرتے ہیں تو ایک نمایاں فرق نظر آتا ہے۔
عیسائی مذہب کے راستہ میں جب علوم و فنون آگئے تو اس نے نہایت بیدردی سے
ان کو پائمال کیا۔ لیکن اسلام نے خود علوم و فنون کی بنیادیں قائم کیں اور عیسائیت اور
مجوسیت نے جن شائقین علم کو شوق علم کے جرم میں جلاوطن کیا۔ اسلام نے انکو اپنے
دامن میں پناہ دی جس طرح عیسائی علم و تمدن کے میدان میں اسلام کے دوش بدوش
نہیں چل سکتے۔ اسی طرح اخلاقی حیثیت سے بھی اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتے (مصری اخبار
ایجنٹ) بشپ آف لاگوس (نائجیریا) رقمطراز ہیں مہذب انسانوں کے دلوں میں اگر کوئی
چیز گھر کر رہی ہے تو وہ اسلام کی پاک تعلیم ہے اور یہ اس بات کی شہادت ہے کہ اسلام
کی فتح تلوار کے ذریعہ سے نہیں۔ اسلام فی الحقیقت شرک اور بت پرستی کے مذہب سے
بہت بلند حیثیت رکھتا ہے (ایسٹ اینڈ ویسٹ) قرآن کے احکام مطابق عقل و حکمت
واقع ہوئے ہیں اگر انسان انہیں چشم بصیرت سے دیکھے تو وہ ایک پاکیزہ زندگی بسر
کر سکتا ہے۔ شریعت اسلام نہایت اعلیٰ درجہ کے عقلی احکام کا مجموعہ ہے (انسائیکلو
پیڈیا برٹانیکا) ایک مسیحی نامہ نگار رقمطراز ہے پیغمبر اسلام نے مسلمانوں کی قوم کے پھیلنے
اور باقی رہنے کے تمام سامان فراہم کر دیے ہیں۔ کیونکہ مسلمان جب قرآن و حدیث
میں غور کریں گے تو وہ اپنی ہر دینی و دنیوی ضرورت کا علاج اسمیں پائینگے (مصری
اخبار وطن) کچھ شک نہیں کہ اسلام انسان کے طرز زندگی چال چلن کو شائستہ اور معزز
بنانے میں موثر ثابت ہوا ہے (ایشیاٹک کوارٹرلی ریویو آف لندن اکتوبر ۱۹۰۴ء)
میں تسلیم کرتا ہوں کہ مذہب اسلام کے بغیر دنیا اس قدر نیک اور اچھی حالت میں
ہر گز نہیں ہو سکتی تھی جیسی اب ہے (تقریر پادری گر یہم ہارٹن ۱۹۲۶ء مذہب اسلام و عیسائی)

قرآن میں قواعد دیوانی و فوجداری و سلوک باہمی پائے جاتے ہیں۔ مسائل نجات و
روح و حقوق رعایا و حقوق شخصی و نفع رسانی خلایق وغیرہ وغیرہ پر بھی حاوی ہے
(اپالوجی فار محمد اینڈ قرآن) کوئی کتاب بارہ۱۲سو برس سے ایسی نہیں ہے کہ اس کی عبارت
اتنی مدت مدید تک خالص رہی ہو (سر ولیم میور) قرآن وہ کتاب ہے جس میں مسئلہ
توحید ایسی پاکیزگی اور نفاست اور جلال و جبروت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ اسلام
کے سوا کسی مذہب میں یہ مسئلہ اس سے بہتر طریقہ سے نہیں بیان کیا گیا (پروفیسر اڈورڈ
مونٹل) قرآن کی وہ شریعت ہے اور ایسے دانشمندانہ اصول اور اس قسم کے عظیم الشان
قانونی انداز پر مرتب ہوئی ہے کہ سارے جہاں میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی (گبن)
قرآن کی عبارت کیسی فصیح و بلیغ اور مضامین کیسے عالی و لطیف ہیں جس سے ثابت ہوتا
ہے کہ امین ناصح نصیحت کر رہا ہے۔ اور ایک حکیم فلسفی حکمت الہی بیان کرتا ہے (فرک مورخ
جرمنی) قرآن انتہائی لطیف و پاکیزہ زبان میں ہے۔ اس کتاب سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی
انسان مثل اس کی نہیں بنا سکتا یہ لازوال معجزہ ہے جو مردہ زندہ کرنے سے بہتر ہے۔
(مسٹر سیل) یہ تحریف سے پاک ہے (دیباچہ ترجمہ قرآن جی ایم راڈویل) تمدن اسلامی کا
بہت ہی زبردست تسلط عالم پر رہا ہے۔ عربوں کے تسلط اخلاقی نے یورپ کی اُن
اقوام وحشی کو جنھوں نے رومیوں کی سلطنت کو تہ وبالا کیا انسان بنایا اور دماغی تسلط
نے یورپ کیلئے علوم و فنون ادبیہ فلسفہ کا جس سے وہ بالکل ناواقف تھے دروازہ کھولدیا
اور چھ صدی تک یہی عرب ہمارے اُستاد اور ہمیں تمدن سکھانیوالے رہے (ایجنگ صفحہ ۲۶)
قرآن ایک محیر العقول اور معجز نما صحیفہ ہے (اخبار نیرالیسٹ لندن اپریل ۲۲ سنہ ۶)

(معجزہ) دنیا میں جس قدر مذاہب رائج ہیں ان کا عمل کسی کتاب پر ہے جسکو وہ کلام خدا مانتے ہیں اگر تعصب کو چھوڑ کر طالب حق تحقیق کرے تو نہایت آسانی سے معلوم کر سکتا ہے کہ دنیا کی تمام کتابوں میں قرآن ہی خدا کی کتاب کہلانے کا مستحق ہے جو اپنی فصاحت بلاغت لطافت مضامین لطافت احکام کے اعتبار سے تمام کتابوں سے افضل ہے تحریف و انسانی دست اندازی سے پاک ہے اس کی تاریخ شک و شبہ سے صاف ہے۔

غرض دنیا کے جس جس خطہ پر اسلامی پرچم لہرایا علم و تہذیب حسن اخلاق امن و امان کا سمندر موجزن ہو گیا۔ ہندوستان میں جہاں ویدک دھرم رائج تھا اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ مہاتما و دوان موجود تھے۔ مگر ستی دختر کشی انسانی قربانی وغیرہ وغیرہ رسوماتِ قبیحہ کس نے دور کیں؟ اسلام نے!

بائبل کے متعلق خود علماء نصاریٰ کو اقرار ہے کہ اس میں تحریف ہوئی ہے اور وہ اصل وہ کتاب نہیں جو زمانہ مسیح میں تھی اور اس کی بعض کتابیں ایسی ہیں جنکو دوسروں نے تصنیف کر کے حواریوں کے نام سے مشہور کر دیا۔ کرسسٹم اپنی تفسیر نوئیں باب متی میں لکھتے ہیں کہ بہت سے پیغمبروں کی کتابیں نیست و نابود ہو گئیں۔ یہودیوں نے غفلت اور بدنیتی سے بعض کتابیں کھو دیں بعض جلا دیں بعض پھاڑ دیں۔ اسکاٹ صاحب لکھتے ہیں صحائف یہ جنکے نام لکھے ہیں انہیں کی تصنیف ہیں۔ آگے لکھتے ہیں بعض صحیفوں کے مصنف کا پتہ نہیں لگتا (تصدیق الکتاب) انجیل یوحنا کے متعلق سر ولیم میور لکھتے ہیں بیشک یہ کتاب مدرسہ اسکندریہ کے کسی طالب علم نے تصنیف کی (تاریخ کلیسا) ڈیونیس کا قول ہے کہ کرنتیس نے کتاب مکاشفات تصنیف کر کے یوحنا کے نام سے مشہور کر دی شرح بائبل روم من ۱۸۴۶ء میں ہے اعمال لوقا کی تصنیف نہیں بلکہ تھیوفلس کی تصنیف ہے پادری عماد الدین لکھتے ہیں کہ لوقا حواری نہ تھا (تحقیقات صفحہ ۵) خود کتاب مقدس کی شہادت اپنے متعلق یہ ہے تم کیسے کہتے ہو ہم دانشمند ہیں شریعت ہمارے پاس ہے یقیناً جھوٹے کاتبوں نے اسے جھوٹ سے بدل دیا ہے (یرمیا اصحاح ۸) اس لئے کہ تم نے تحریف کر ڈالا خدا کے کلام کو (یرمیا اصحاح) یہ امر مسلم ہے کہ عہد عتیق کے تمام نسخے یروشلم اور ہیکل کے ساتھ بخت نصر کے لشکر کے ہاتھوں برباد ہو گئے عزرا کے نسخوں کی نقلیں بھی حادثہ انٹوکس میں ضائع ہو گئیں وغیرہ لہٰذا ایسی کتاب پر جو نبی کی تصنیف نہ حواریان نبی کی تالیف اور جس کے مصنفوں کے نام و حالات بھی تحقیق نہیں۔ اس پر طرہ یہ کہ پھر بھی تحریفات سے پر کیا ایمان کا انحصار کرنا دانشمندی ہے۔

پارسی مذہب کی کتاب کی بھی ایسی ہی حالت ہے زرتشت کی کتاب ۳۳۱ سال قبل مسیح سکندر نے زند اوستا زرتشت کی کتاب کو جلا دیا تھا اب صرف حصہ اوستا کی پانچ کتب الہامی تسلیم کی جاتی ہیں (زند زرتشت اور اسکا دین صفحہ ۴۵ مصنفہ آراتیج مسٹر مطبوعہ ۱۸۷۶ء) پھر دو مترجم اس کتاب کے ایک ترجمہ پر بھی متفق نہیں ڈسٹر ڈ نے جو ترجمہ کیا ہے اسپیگل نے اس کے خلاف کیا ہے اس صورت میں صحیح مطلب منکشف نہیں ہو سکتا۔ وید کے متعلق یہ تحقیق ہوتا ہے کہ ژند اوستا کا ترجمہ یا تفسیر ہے اور زمانہ سابق میں یہ کتاب اسی نسبت سے معروف تھی جب اصل کتاب کی وہ حالت ہے تو تفسیر کا حال خود خیال میں آسکتا ہے پھر ان دونوں مذاہب کے حالات اس قدر ملتے جلتے ہیں کہ ایک ہونیکا گمان ہوتا ہے جس طرح آریہ اپنے مذہب کی ابتدا وید کے الہام کا زمانہ خلاف قیاس کروڑوں برس کا بیان کرتے ہیں۔ یہی طرح مذہب ژند کا زمانہ اس سے بھی زیادہ طویل بیان کیا جاتا ہے جس طرح اسکے حامل زرتشت کے وجود میں شبہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح وید کے رشیوں کے متعلق بھی گمان ہے وہ یادِ الٰہی کنات کو کتاب کہتے ہیں۔

اسلام کی رواداری مذاہب غیر سے

قرآن مجید میں سب سے پہلے جو آیت مرقوم ہے جس کے لئے حکم ہے کہ ہر وقت ہر کام کے کرنے سے پہلے ورد زبان کرو گویا یہ تعلیم ہے کہ اُس کے الفاظ و معانی پر نظر رکھکر انسان ہر امر میں صفت رحم پر پابند رہے یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس کے اثر و حکم سے مخلوقات کی کوئی جنس مستثنیٰ نہیں اور حکم ہوتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ یعنی اللہ پاک حکم دیتا ہے کہ انصاف کرو احسان کرو اور خذ العفو وأمر بالمعروف واعرض عن الجاہلین یعنی لازم پکڑو معاف کرنے کو اور نیکی کا حکم کرو اور جاہلوں سے بچتے رہو۔ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس یعنی جنت اُنکے لئے ہے جو غصہ کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معافی دیتے ہیں و ان احد من المشرکین استجارک فاجرہ یعنی کوئی مشرک تجھسے پناہ مانگے تو اُس کو پناہ دے لا یجرمنکم شنان قوم علی ان لا تعدلوا اعدلوا یعنی کسی قوم سے بوجہ عداوت ناانصافی نہ کرو رسول کریم اور خلفاء راشدین نے جو عہدنامے غیر مذہب والوں کو لکھہ کر دیئے ہیں وہ تمام تاریخی کتابوں میں مذکور ہیں اُنکے مطالعہ سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ حاملان اسلام نے غیر مذاہب کیساتھ کیا احسن سلوک کا برتاؤ کیا ہے۔ یہ ترجمہ ہے اُس عہدنامہ کا جو رسول مقبول ؐ نے عیسائیوں کو دیا۔

یہ گیتا کہتے ہیں۔ اُس میں ماتندرانیوں کی ہجو وشکایت ہے اس میں غیر آریوں کی اُمیدیں دریا و ہلمند کی مدح ہے اس میں گنگا کی تعریف بعض ہندو مصنفین نے تسلیم کیا ہے اور مورخین نے بھی لکھا ہے کہ بیاس زرتشت کی ملاقات کو گیا اور صحف پارسیان میں مذکور ہے کہ بیاس زرتشت کا مرید ہوا منشی تلسی رام رقمطراز ہیں یہ غلط ہے کہ بیاس جی زرتشت کے چیلے تھے بلکہ وہ مباحثہ کرنے گئے تھے اس کامیاب سفر سے واپسی پر انہوں نے ویدوں کو جمع کیا (واقعات ہند) سعدی شیرازی فرماتے ہیں

نہیں برہمن را ستودم بلند
کہ ای پیر تفسیر اوستا و زند

وَهُوَ هٰذَا

یہ وہ عہد نامہ ہے جو محمد بن عبداللہ خدا کے بشیر و نذیر و امین نے سب لوگوں کیلئے لکھا ہے تاکہ لوگوں کو رسول کے بعد کوئی عذر معذرت کی دلیل نہ رہے خدا تعالےٰ غالب حکیم ہے میں نے یہ عہدنامہ نصاریٰ اور ان لوگوں کیلئے جو نصرانی ہو جاویں خواہ اس ملک کے مشرق و مغرب میں ہوں خواہ وہ نزدیک ہوں یا دور ہوں عربی ہوں خواہ عجمی معروف ہوں خواہ مجہول جو شخص اس نامہ کے خلاف کریگا وہ وعدۂ الٰہی کو توڑنے والا اور لعنت الٰہی کا سزاوار ہوگا خواہ وہ بادشاہ ہو یا عام آدمی۔ اگر کوئی درویش کسی جنگل میں یا پہاڑی یا غار یا معبد میں پناہ گزیں ہو کر ٹھیرے تو میں مع اپنے اعوان کے اس کی حمایت کروں گا۔ کیونکہ وہ میرے اہل ذمہ میں ہے اور میں اس عہد کرنیوالوں سے خراج لینے میں ایذا رفع کرونگا جس قدر کا جی چاہے خراج دیں حصول خراج کیلئے ان پر کوئی جبر نہ ہوگا کسی پادری کو اسکے منصب سے متغیر نہیں کیا جائیگا۔

ڈاکٹر والٹر رقمطراز ہیں وید اوستا کی کنجی ہے ویدی سنسکرت کو ژند کے ساتھ اسی طرح کا تعلق ہے جس طرح اطالیہ زبان کو فرانسیسی زبان سے یا گجراتی کو مرہٹی سے ہاوک صاحب رقمطراز ہیں برہمنوں اور پارسیوں کے بھیدوں کی زبان ایک ہے (صفحہ ۱۳) ڈاکٹر ہوئر صاحب لکھتے ہیں کہ موجودہ علمی تحقیقات اور محققانہ معلومات کی بنا پر جس قدر صادقہ کو واقعات کے ساتھ صریحی تطابق حاصل ہے اسے اتنا ضرور تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ اتھروید مجوسی اور ہنود اعتقادات کا جامع اور معجون مرکب ہے۔

الغرض سعدی کے مقولہ کی ہر طرح تصدیق ہوتی ہے۔ یہ بھی تحقیق نہیں ہوتا کہ یہ کتاب کس کی تصنیف ہے۔ ہنٹر صاحب رقمطراز ہیں کہ وید بیاس نے بنائے (تاریخ ہند) بیاس نے وید ونکو جمع کیا (آئینہ تاریخ نما راجہ شیو پرشاد) برہما کی زبان سے چار رچا پاک برآمد ہوئے ہیں انکی تشریح بیاس نے ایک لاکھ اشلوک لکھکر کی (لاکھ پرکاش) وید برہما پر الہام ہوا (آریتو پرکاش اندرمن) آریہ کہتے ہیں وید آیو آدت انگرہ اگنی چار رشیوں پر الہام ہوا۔ پنڈت کرشن کمار بھٹاچاریہ پروفیسر سنسکرت رزیڈنسی کالج کلکتہ لکھتے ہیں کہ ......

کسی راہب کو رہبانیت سے کسی عابد کو عبادت سے کسی سیاح کو سیاحت سے نہ روکا جائیگا
اُن کے عبادتخانے نہ برباد کئے جائیں گے اُنکے گرجوں کا کوئی مال مسجد بنانے میں داخل نہ
کیا جائیگا اور راہبوں اور عابدوں پر کوئی جزیہ نہ ہوگا اور میں ان کے عہد کی حفاظت
کروں گا۔خواہ وہ کہیں ہوں۔ مالداروں زمینداروں تاجروں کی ذات سے ہر سال بارہ[۱۲]
روپیہ سے زیادہ خراج نہیں لیا جائیگا۔ اگر وہ مسلمانوں سے مذہبی امور میں مباحثہ کرنا
چاہیں تو بطریق احسن مباحثہ کیا جائیگا اور بازوے رحمت میں ان کی حفاظت کی جائے
گی۔اگر کوئی عیسائی مسلمانوں کے پاس آوے تو اس کو اس کی رضامندی پر پہنچا
دیا جائیگا۔ اور اس کے دین میں کوئی امر حائل نہ ہوگا ان کے معابد کی مرمت میں
ان کی مدد کی جائے گی۔

اس ہی قسم کا وہ عہد نامہ ہے جو حضرت عمرؓ نے بعد فتح لاٹ پادری صفرینوس بطریق
بیت المقدس کو دیا تھا۔رسول مقبول نے ایک عہد نامہ پارسیوں کو لکھا تھا جو سولی بن
شخصان کے نام تھا جو حضرت علی کا مرقومہ ہے۔ آخر میں مہر نبوت ثبت ہے۔ ایک عہد نامہ
حضرت علی نے بہرام شاد بن خیرا درس ساکن آذرآباد کو لکھا تھا جس پر امام حسینؓ کے دستخط
ہیں۔ ان عہد ناموں کو بصورت کتاب مسٹر سہراب جی آف بمبئی نے سنہ ۱۸۶۱ء میں طبع کرایا تھا۔

رگوید کے حصے اس ملک کے شاعروں اور رشیوں نے تصنیف کئے ہیں اور وہ مختلف زبانوں میں لکھے گئے ہیں دید نمبر
(ایشوری پرشاد لکھتے ہیں رگوید کے بہت سے منتر عورتوں کے بنائے ہوئے ہیں (تاریخ ہند حصہ اول صفحہ ۱۲)
منوسمرتی ادھیائے نمبر ۱۔ اشلوک ۲۳ میں ہے کہ آگ ہوا سورج ان تینوں سے رگ یجر شام وید دن کو دوہا
منشی اجودھیا پرشاد در قمطراز ہیں جوں جوں زمانہ گزرتا گیا نئی نئی باتوں کی ضرورت لاحق ہوتی گئی حتی کہ قربانی اور
شلپ ودیا (صنعت و حرفت) کے منتروں کی ضرورت ہوئی چنانچہ امر اول کیلئے شام وید اور دوسرے کیلئے
یجر وید تیار ہو۔ پھر ضرورت پڑی کہ ادھر سب کا ایک وید بنایا جائے اس مطلب کیواسطے اتھر وید مرتب ہوا
جس میں رگوید کی آخر کی سرتیاں یا زائد چند نظموں کے ہیں (تاریخ ہند مطبوعہ ۱۸۸۵ء صفحہ ۱۷) یہ بھی معلوم
ہوتا ہے کہ یہ کتاب کب تصنیف ہوئی۔ مذکورہ بالا خیالات سے معلوم ہوتا ہے کہ وقتاً فوقتاً تصنیف ہوئی۔ آریہ
دو ارب سال کہتے ہیں۔ راجہ شیو پرشاد آئینہ تاریخ نما میں لالہ سانون رام مصباح التواریخ میں ہنٹر صاحب
ولیم صاحب تاریخ ہند میں ویدوں کی تصنیف کا زمانہ تین ہزار سال قرار دیتے ہیں۔ اس کتاب کی تعداد بھی
معلوم نہیں منوسمرتی کے حوالہ مذکورہ میں تین ویدوں کے نام ہیں۔ برہمانت اپنشد میں ہے۔

ان عہد ناموں سے مذہب اسلام کی رواداری کا کافی ثبوت ملتا ہے جس کا مسٹر شریان نے اپنی کتاب میں اعتراف کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ اگر زردشتیان ایران کو نقصان اٹھانا پڑا اور حقیقت میں یہ نقصان عظیم تھا تو وہ نہ تو اسلام کی وجہ سے نہ تمام تر اہل عرب کی وجہ سے بلکہ وہ ایک نتیجہ تھا۔ ایک مجموعۂ اسباب کا جن میں آخری ساسانی عہد کی رہبانی حکومت کا مذہبی اقتدار کچھ کم نمایاں نہ تھا دوسری جگہ لکھتے ہیں یہ صرف ابتدائے اسلام کے روادارانہ طرز عمل کا نتیجہ تھا۔ اور اہل کتاب جن میں پارسی بھی شامل ہیں ان کی جو محافظت مسلمانوں نے کی اس کی شاہد ہیں۔

سنو جی کی دانست میں وید تین ہیں۔ تینوں ویدوں میں ایک دوسرے کے خلاف مضامین ہیں چنانچہ مرقوم ہے کہ چاروں ویدوں کے احکام باہم متناقض ہیں (الکھ پرکاش) اس کتاب میں تحریف بھی ہوئی۔
جوگ لبشٹ میں ہے ویدوں کا یہ حال ہے کہ کوئی ان میں سے ایسا نہیں ہے کہ جو تغیر تبدل یا کمی بیشی سے خالی ہو۔ اور دو ایک میں) ویدوں کی ایسی تحریف ہوئی کہ آدھے ہی تحریر میں آئے (ریہ ۱۲) بیاس نے جو چار وید مشہور کئے ہیں وہ ہندستہ گم ہو گئے تھے۔ ہزاروں راجہ گزرے مگر کسی نے توجہ نہ کی ہزار آدمی شاہزادہ دارا شکوہ کو جو تلاش کرنے جمع کئے (الکھ پرکاش) الہ اپنشد رام تاپنی گوپال تاپنی وغیرہ متعصب فرقہ والوں نے تعصب میں اکبر کے زمانہ میں بنائے (ستیارتھ پرکاش) اور اسمیں سلسلہ تحریف ابتک جاری ہے۔ چنانچہ اخبار الامان دہلی نے پنڈت راج نرائن کا ایک اشتہار نقل کیا ہے کہ آریہ سماجیوں کا یہ طریقہ خطرناک ہے کہ وہ ویدوں اور ہمارے دیگر دھرم گرنتھوں میں کمی بیشی کر رہے ہیں چنانچہ ستمبر اشتاب ۱۸۸۶ میں پنڈت نند کشور دیو شرما اور دیگر ساجیوں نے ایک نیا منتر گھڑا تھا یعنی دیانند آئے۔ سوامی دیانند آئے۔ اور اس نو ایجاد منتر میں دیانند کے نام پر ۱۰۸ آہوتیاں دی تھیں۔ اس کا ذکر آریہ پرتی ندی سبھا صوبہ متحدہ کے اخبار آریہ متر مطبوعہ ۳ اپریل ۱۹۲۵ء میں بھی کیا گیا ہے (۱۵ مئی ۱۹۲۶ء) اور اس کتاب کی عبارت مہمل ہے چنانچہ شرح گیتا غ ۳ میں ہے کہ وید ان شاستر و پرانوں کو قدیم زمانہ کے ..... لوگوں نے ایسا بنایا ہے کہ لفظوں میں معنی نہیں رکھے منشی سدا سکھ لال رقمطراز ہیں۔ بیاس کے سب شعروں میں وید قدیم ہے۔ اس میں جو سنسکرت زبان ہے بگڑتے بگڑتے کچھ اور ہی طرح کی ہو گئی ہے۔
(تاریخ ہند صفحہ ۱۲ کرشن جی کہتے ہیں کہ . . . ویدیوں نے عقلی قیاسی باتیں بہرو بہ حسب وہ گرفت میں آئیں جب ہی ملا سے لکھ کے باندھ دئے اور ان کو خارج نہ کیا (بھاگوت اسکند ۱۱ ۔ ۲ بھاگ ۲۱) یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کا صحیح ترجمہ نہیں ہو سکتا جس سے صاف مطلب سمجھا جا سکے ایک ہی منتر سے ایک بت پرستی ثابت کرتا ہے۔ دوسرا اسی کے ترجمہ سے ہوائی جہاز بنانے کا طریقہ بتاتا ہے۔

جرجان والوں کو بعد فتح جو معاہدہ لکھکر دیا گیا اس میں یہ فقرہ بھی ہے لہم الامان علیٰ
انفسہم واموالہم وملکہم وشرایعہم ولایغیر من شی من ذالک یعنی انکی جان ومال -
املاک مذہب سبکو امان ہے کسی شے میں تغیر نہ کیا جائیگا معاہدہ آذربائیجان کا یہ فقرہ
ہے الامان علی انفسہم واموالہم وملکہم وشرایعہم یعنی امان ہے ان کی جان مال جائداد
اور مذہب کو معاہدہ موقان کا یہ فقرہ ہے الامان علی اموالہم وانفسہم وملتہم وشریعتہم
یعنی جان مال مذہب شریعت سب کو امان ہے - یہ معاہدہ ہر تاریخ مخالف وموافق
میں موجود ہیں - آنحضرت نے عیسائیان نجران کو پوری مذہبی آزادی دی تھی
(سر ولیم میور) ہندو فاضل مسٹر سروجنی نائیڈو نے لندن میں دوران تقریر کہا -
قرآن غیر مسلموں سے بے تعصبی اور رواداری سکھاتا ہے - دنیا اسکے اصول کی
پیروی سے خوشحال ہو سکتی ہے (تقریر ۲۸ دسمبر ۱۹ء مسجد ووکنگ) مسٹر ابرٹس رقمطراز
ہیں وہ مسلمان ہی تھے جن میں اشاعت مذہب کے جوش کے ساتھ رواداری ملی ہوئی تھی
ایک طرف تو وہ اپنے پیغمبر کے دین کو پھیلاتے تھے اور دوسری طرف ان اشخاص کو
جو اُسے قبول نہیں کرتے تھے اپنے اصل ادیان پر قائم رہنے دیتے تھے (تاریخ چارلس پنجم)
موسیو درہبان رقمطراز ہیں جسوقت حضرت عمرؓ بیت المقدس کو فتح کیا تو انہوں نے -

---

چنانچہ ایک ہندو فاضل رقمطراز ہیں بھاگ کا خود پسند ترجمہ بنا کر (دیانند نے) اس سے ریل تار جہاز
توپ بندوق وغیرہ ثابت کر دیئے (آئینہ اعمال دیانند صفحہ) گرونانک صاحب فرماتے ہیں
وید پڑھت برہما مرے چاروں وید کہانی - سادھو کی مہما وید نے نہ جانی
یعنی وید کی حقیقت ایک کہانی سے زیادہ نہیں برہما پڑھ پڑھ کر مر گئے مگر منزل فقر سے آشنا نہ ہوئے (سکنی)
وید پران پڑھے پڑھ ہی گیتا رام بھجن بن سکھ ہو پریتا - یعنی وید پران پڑھے مگر خدا کی یاد
سے خالی رہا (کبیر داس جی) الغرض جس کتاب کے ایسے ناگفتہ بہ شقہ حالت ہیں کیا اس پر مذہب کی بنا قائم
کرنا عقل سلیم منشور عدہ سکتی ہے ہرگز نہیں ہرگز نہیں - یہ زندہ لازوال معجزہ بھی خداوند کریم نے اسلام کو
عطا فرمایا ہے کہ اس کی کتاب کمل معمد فصیح وبلیغ معتد نصائح کا مجموعہ قاطع ادہام باطلہ ہے جسکی
تعلیم عقل و فطرت کے مطابق جس کی نظیر باوجود تحدی کے کوئی مخالف پیش نہ کر سکا -

عیسائیوں کو مطلق نہیں ستایا برخلاف اس کے جب صلیبوں نے اس شہر مقدس کو لیا۔ تو انہوں نے نہایت بیرحمی سے مسلمانوں کا قتل عام کیا اور یہودیوں کو جلا دیا (تاریخ جنگ صلیبی۔ موسیو ربہان) رقمطراز ہیں عیسائیوں کیلئے نہایت افسوس کی بات ہے کہ مذہبی رواداری جو مختلف اقوام میں ایک بڑا قانون مروت ہے عیسائیوں کو مسلمانوں نے سکھایا یہ بھی ایک ثواب کا کام ہے کہ انسان دوسرے کے مذہب کی عزت کرے۔ اور کسی کو مذہب کے قبول کرنے پر مجبور نہ کرے (کتاب سفر مشرق)

یہاں تک جو کچھ لکھا گیا اُس کا تعلق مسئلہ جہاد سے کم ہے لیکن محض اسلئے لکھا گیا ہے کہ یہ اندازہ ہوسکے کہ جو شخص خیر مجسم جو کتاب پُر حکمت جو مذہب معلّم اخلاق حسنہ ہے۔ اُس کے احکام ظالمانہ جابرانہ ہوسکتے ہیں۔ اور اگر کوئی تاریخی روایت کسی چیز کی دستیاب ہو تو کیا اسقدر بیانات کے بعد وہ صحیح قرار دیجاسکتی ہے۔ طالب حق کیلئے حقانیت اسلام سمجھنے کیلئے اور یہ خیال کرنیکے لئے کہ اشاعت اسلام میں مطلق جبر سے کام نہیں لیا گیا اور اسلام ایک رحم و انصاف کا مذہب اسیقدر کافی ہے۔ لیکن ابھی ہم کو مسئلہ جہاد کی تفصیل کرنی باقی ہے۔

ابتدائی واقعات

حضور علیہ السلام جب مبعوث برسالت ہوئے اور آپ نے وعظ وپند شروع کیا۔ اہلِ عرب چونکہ بت پرستی زنا شراب خواری قمار بازی دختر کشی قتل و غارتگری وغیرہ اخلاق رذیلہ کے عادی ہوگئے تھے۔ اور انہی ان حرکات ناشایستہ کو موجب افتخار خیال کرتے تھے۔ اس لئے ان کو حضور کی نصیحت ناگوار ہوئی۔ اسلئے سب نے حضور علیہ السلام کی مخالفت شروع کی اور طرح طرح اذیتیں دینے لگے کشش حق معجزانہ کلام حسن اخلاق سے لوگ حضور کے گرویدہ ہونے لگے۔ جو لوگ مسلمان ہوتے۔ انکو نہایت وحشیانہ عذاب دئیے جاتے حضرت بلالؓ کو جلتے ریت پر لٹاکر دوپہر میں گرم پتھر اُنکے سینہ پر رکھا جاتا تھا۔ اس قسم کی تکلیفوں سے چند مسلمان مرد و عورت شہید ہوگئے شردھے پرکاش دیو جی رقمطراز ہیں انھوں نے مسلمانوں کو بے انتہا تکلیفیں اور اذیتیں پہونچانی شروع کیں۔ عزیزوں کا بھی لہو سفید ہوگیا۔ سگا چچا ابو طالب دشمن جانی بنگیا۔ چچی کا یہ حال کہ جنگل سے کانٹے گوکھرو سمیٹ لاتی اور جن جن راہوں سے پہنچا گزرتا وہاں وہ گوکھرو اور کانٹے بکھیر دیتی محمدؐ کے پانوں زخمی ہوجاتے وہ بیٹھ جاتے۔ اپنے پانوں سے بھی کانٹے نکالتے اور راستہ سے بھی دور کرتے کہ اور چلنے والے بھی اس اذیت سے بچیں۔ آپ جب وعظ کہنے کھڑے ہوتے اور قرآن مجید پڑھتے تو لوگ غل مچاتے کہ کوئی بات نہ سن لے۔ آپ کو کہیں کھڑا نہ ہونے دیتے اور جب وہ تنگ ہوکر چلے تو اُن پر پتھر اور ڈھیلے پھینکے جاتے یہانتک کہ آپ کے ٹخنے اور پنڈلیاں زخمی ہوجاتیں اور خون بہنے لگتا۔
حضرت کے اوپر جو ظلم ہوتا تھا اُن سے جسطرح بن پڑتا وہ برداشت کرتے تھے۔ مگر اپنے رفیقوں کی مصیبت دیکھہ دیکھہ انھیں بھی تاب نہ رہتی تھی اُن غریبوں پر ظلم وستم کا پہاڑ ٹوٹ

پڑا تھا۔ لوگ انھیں پکڑ کر جنگل لیجاتے اور برہنہ کر کے شدت کی دھوپ میں جلتے تپتے ریت پر لٹا دیتے اور ان کی چھاتیوں پر پتھر کی سلیں رکھدیتے گرمی کی آگ سے تڑپتے مارے بوجھ کے زبان باہر نکل پڑتی بہتیروں کی جانیں اس عذاب سے نکل گئیں بہتیرے آپنے آپ میں ان آفتوں کی برداشت کی طاقت نہ پاکر نہایت لاچاری سے دین کو چھوڑ بیٹھے۔ انھیں مظلوموں میں ایک شخص عمار تھا جسے اس ہمیرۂ حوصلہ کیوجہ سے جو اُس نے ظلموں کی برداشت میں ظاہر کیا حضرت عمارؓ کہنا چاہئے۔ اُنکی مشکیں باندھکر انھیں پتھریلی زمین پر لٹاتے تھے اور ان کی چھاتی پر بھاری پتھر رکھدیتے تھے اور حکم دیتے تھے کہ محمدؐ کو گالیاں دو یہی حال ان کے بوڑھے باپ کا کیا گیا اور وہ عاجزانہ فریاد زبان پر لائے اس پروہ بیگناہ ایماندار عورت جس کی آنکھوں کے روبرو اسکے شوہر اور جوان بیٹے پر ظلم کیا جاتا تھا۔ برہنہ کی گئی اور اُسے سخت بیحیائی سے ایسی تکلیف دیگئی جس کا بیان کرنا داخل شرم ہے آخر اس عذاب شدید میں تڑپ تڑپ کر اُس ایماندار بی بی کی جان نکل گئی (سوانح عمری محمدؐ صاحب) محمدؐ صاحب کے پیرؤں کو بھی بڑی بڑی تکالیف برداشت کرنی پڑتی تھیں۔ لیکن انھوں نے حق کو نہ چھوڑا۔ جب اہالیان مکہ نے انھیں بہت تنگ کیا تو وہ مدینہ چلے گئے (دلیران تاریخ ہند صفحہ ۲۵) پھر تمام کفار عرب نے متفق ہوکر ہر قسم کے تعلقات منقطع کردیئے اور حضورؐ کئی سال تک ایک درہ کوہ میں محصور رہے جب مسلمان تکلیف اُٹھاتے اُٹھاتے تنگ آگئے تو بہت سے اصحاب نے حبشہ کو ہجرت کی والی حبشہ کے دربار میں کفار مکہ نے وفد بھیجکر ان مہاجرین کو طلب کیا۔ مگر وہاں سے ناکام واپس آئے ان چند الفاظ میں ان لا انتہا مصائب کا مختصر تذکرہ ہے جو حضور علیہ السلام اور آپ کے متبعین کو پہونچے اور جن کے تذکرے سے موافق و مخالف تاریخوں کی جلدیں بھری پڑی ہیں۔ آخر ایک جلسہ میں حضور علیہ السلام کے قتل کی قطعی تجویز پاس ہوئی۔ آپ مجبور ہوکر مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی بہت سے جانثار

آپ کے پاس مدینہ پہونچ گئے جو رہ گئے ان کو کفار نے روک لیا۔ اور ان پر طرح طرح کے
مظالم شروع کئے۔ قرآن مجید میں بھی اس واقعہ کو بیان کیا گیا ہے مالکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ
والمستضعفین من الرجال والولدان یقولون ربنا اخرجنا من ہذہ القریۃ الظالم ۃ یعنی
کیوں نہیں لڑتے اللہ کی راہ میں اور ضعیف آدمیوں اور بچوں کی رہائی کیلئے جو ظلم سے تنگ
ہو کر کہتے ہیں کہ اے خدا ہمیں ظالمونکے شہر سے نکال۔ مدینہ میں بھی اشرار نے چین سے نہ
بیٹھنے دیا۔ اہل مدینہ کو ابھارا بہکایا دھمکایا ابوجہل نے پیغام بھیجا کہ مدینہ والوں کے بھروسہ
نہ رہنا وہیں آکر سمجھونگا۔ رسول مقبول کے قتل پر خفیہ آدمی مقرر کئے گئے چند ٹکڑیاں
ایسی مقرر کی گئیں جو نواح مدینہ میں چکر لگاتیں۔ تاکہ کوئی صورت حضور یا مسلمانوں کی آزار
دینے کی ہاتھ آئے۔ ابوسفیان نے ایک شخص کو تعینات کیا کہ دھوکہ سے نبی کریم کو قتل کردے
وہ مع خنجر گرفتار ہوا اور اس نے تمام واقعات بتلائے (مواہب لدنیہ) مدینہ مکہ سے زیادہ
خطرناک ہو گیا تھا۔ مکہ میں صرف کفار مکہ کا خطرہ تھا یہاں پہونچنے پر ادہر تو کفار مکہ نے ریشہ
دوانی داؤگھات شروع کئے اور ادھر چونکہ رسول کریم نے مدینہ پہونچکر اہل مدینہ کو متفق کیا
یہ امر یہود مدینہ کو ناگوار گزرا کیونکہ مدینہ والوں کا اختلاف ان کے غلبہ کا باعث تھا۔ پھر مدینہ
والوں نے حضور کے پہونچنے سے قبل عبداللہ بن ابی کو اپنا بادشاہ بنانا تجویز کیا تھا۔ اور اس
کے لئے ایک تاج تیار کرایا گیا تھا۔ حضور کے پہونچنے سے اور عہدنامہ مساوات کے مرتب
ہونے سے وہ تاجپوشی ملتوی ہو گئی۔ یہ امر عبداللہ مذکور کو سخت گراں گزرا اس نے یہ
کیا کہ مع اپنے ہمساز اشخاص کے بظاہر مسلمان ہو گیا اور موقعہ کا منتظر رہا یہ گروہ منافقین
مشہور تھا اس جماعت سے بہت نقصان اور تکلیف پہونچی اور اس گروہ نے ہر موقع پر
دغا دی۔ قریش نے ایک خط عبداللہ کو لکھا۔ انکم اویتم صاحبنا وانا نقسم باللہ لتقاتلنہ او لتخر
جنہ او لنسیرن الیکم باجمعنا حتی القتل مقاتلتکم و نستبیح نساءکم .... یعنی تم نے
ہمارے آدمی (محمد) کو پناہ دی ہے ہم قسم کھاتے ہیں کہ یا تو تم اس کو قتل کر دو یا مدینہ سے

نکال دو۔ ورنہ ہم سب تم پر حملہ کریں گے اور تم کو فنا کرکے تمہاری عورتوں پر تصرف کریں گے (سنن ابو داؤد خبر النضیر) دوسرا خط اسی قسم کا یہود کو لکھا۔ انکم اھل الحلقۃ والحصون وانکم تقاتلن صاحبنا او لنفعلن کذا وکذا لا یحول بیننا و بین خدم نسائکم شئی ۵

یعنی تم صاحب سلاح و قلعہ ہو ہمارے حریف (محمد) کو قتل کردو ورنہ ہم تمہارے ساتھ ایسا ایسا کریں گے۔ اور تمکو تمہاری عورتوں تک پہونچنے سے کوئی چیز مانع نہ ہوگی (سنن ابو داؤد) چونکہ رسول کریم مدینہ میں مقیم تھے لہذا قریش نے باتفاق تمام قبائل اہل مدینہ کو زیارت بیت اللہ سے روکدیا چنانچہ ابوجہل نے سعد بن معاذ سے کہا کہ تم محمد کو قتل کردو۔ ورنہ ہم تم کو زیارت بیت اللہ سے روکدینگے۔ سعد نے کہا ہم تمہارا شام کے قافلوں کا راستہ روک دینگے۔ (بخاری باب المغازی) ان تمام واقعات سے ایک ایسی خطرناک صورت اختیار کرلی تھی۔ کہ حضور کو کوئی صورت چین و اطمینان کی نہ رہی۔ یہانتک نوبت پہونچی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول ما قدم المدینۃ یسھر من اللیل یعنی رسول مقبول جب اول مدینہ آئے تو راتوں کو جاگا کرتے تھے (صحیح نسائی) عن ابی بن کعب قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ المدینۃ واوتھم الانصار رمتھم العرب عن قوس واحدۃ وکانوا لا یبیتون الا بالسلاح ولا یصبحون الا فیہ یعنی رسول کریم جب مدینہ آئے اور انصار نے ان کو پناہ دی تو تمام عرب ایک ساتھ لڑنے کو آمادہ ہوگیا صحابہ صبح تک ہتھیار باندھکر سوتے تھے۔ (مسند دارمی) انہیں (محمد صاحب) بڑی بڑی دقتوں کا سامنا کرنا پڑا انکے قتل کی بھی کوشش کی گئی (دلیران تاریخ ہند صفحہ ۱۲) یہ واقعات ہیں جو کم و بیش ہر موافق و مخالف کتاب میں موجود ہیں۔ اسلئے میں نے زیادہ تفصیل سے لکھا اور کثرت سے حوالہ نقل کرنا ضروری نہیں سمجھا۔ ان واقعات پر نظر کرکے ہر صاحب انصاف یہی کہیگا کہ مسلمان کفار کے ساتھ جو کچھ بھی کرتے وہ تھوڑا تھا۔

جہاد

جہاد کا نام سُنا اور آریوں عیسائیوں نے آسمان سر پر اُٹھا لیا - اور قصہ بنا کر جاہلوں کو بہکانا شروع کیا حالانکہ یہ لفظ جہد سے مشتق ہے جس کے معنی کوشش کرنے کے ہیں - مجازاً لڑائی پر بھی بولا جاتا ہے جاہدوا باموالکم وانفسکم یعنی اپنے مال سے اپنے نفس سے جہاد کرو افضل الجہاد کلمة الحق عند سلطان جابر یعنی بڑا جہاد یہ ہے کہ ظالم کے آگے سچی بات کہے طلب الحلال جہاد حلال روزی کی تلاش جہاد ہے الجہاد اربع جہاد النفس و جہاد الشیطان و جہاد الکفار و جہاد المنافقین یعنی جہاد کی چار قسمیں ہیں اپنے نفس سے جہاد شیطان سے جہاد کافروں سے جہاد منافقوں سے جہاد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الذروة العلیا منہ فاستولی علی انواعہ کلہا فجاہد فی اللہ حق جہادہ بالقلب والجنان والدعوة والبیان والسیف والسنان یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ مرتبہ پر تھے - تمام جہاد کی قسموں میں جہاد کیا - آپ نے کیا دل سے زبان سے تبلیغ سے بیان سے تلوار سے نیزے سے زاد المعاد جلد اوّل جس خطرناک حالت میں رسول مقبول تھے جن مصائب شدیدہ میں مسلم بوڑھے بچے عورتیں مبتلا تھیں ان کا مختصر تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔ اُن پر نظر کرنے کے بعد کفار کی فرعونیت و مظالم پر خیال کر کے کون دل رکھنے والا ہے کہ بے اختیار نہ کہہ اُٹھیگا کہ مظلومیت و صبر و تحمل کی حد ہو گئی اب تلوار کے سوا چارہ ہی نہیں اور بصورت خاموشی آگے خودکشی اور بزدلی کی منزل ہے جو اخلاقی قوت شجاعت کے زائل ہو جانے کا نام ہے - آریہ اخبار تیج بھی اس امر میں ہمارا ہم آہنگ چنانچہ کہتا ہے جس ملک کے باشندوں یا افراد کی یہ حالت ہو کہ وہ ہر قسم کے مظالم کو بے چون و چرا کے برداشت کرتے جائیں - ٹھوکر پہ ٹھوکر لگتی چلی جائے مگر سوائے گریہ وزاری کرنے کے ان کی رگ حمیت جوش میں نہ آئے اور مظالم سے

سے باب کیلئے کوشش نہ کریں۔ ان کا دنیا میں زندہ رہنے کا حق بھی کیا ہے اگر وہ چاہیں بھی تو کتنے دن تک زندہ رہ سکتے ہیں آج نہیں تو کل اپنی قوم کا خاتمہ ہو کر رہیگا۔ فی الحقیقت ایسے لوگوں کا شمار زندہ مردوں میں ہوتا ہے اور وہ جس قوم کے ساتھ بھی تعلق رکھیں باعث ننگ ہوتے ہیں (مئی ۲۲ء) چنانچہ مذکورہ اسباب جنگ کا تذکرہ قرآن مجید میں بھی ہے ' مالکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ والمستضعفین من الرجال و الولدان الذین یقولون ربنا اخرجنا من ہذہ القریۃ الظالم اہلہا یعنی کیوں نہیں لڑتے اللہ کی راہ میں ان ضعیف آدمیوں بچوں کے چھڑانے کے لئے جو تنگ ہو کر کہتے ہیں۔ یا خدا ہمیں ان ظالموں کے شہر سے نکال۔ وقاتلوہم حتیٰ لا تکون فتنۃ یعنی لڑو ان سے یہانتک کہ فتنہ فرو ہو جائے گویا مظلوموں کا چھڑانا مفسدہ پردازی کا روکنا موجب جنگ تھا جب کمزوروں پر مظالم کی انتہا ہو گئی جب ایمان والوں کا صبر وتحمل حد سے گذر گیا جب کفار کی شقاوت و فتنہ پردازی کمال پر پہنچ گئی تو غیرت حق کو حرکت ہوئی اور رسول کریم کو حکم ہوا دیکھو کس قدر منصفانہ حکم ہے پہلا حکم یہی ہے قاتلو فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم یعنی خدا کی راہ میں ان سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں (تفسیر ابن جریر) دوسرا حکم یہ ہے اُذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا یعنی اجازت دیجاتی ہے لڑائی کی کیونکہ ظلم کیا جارہا ہے وقاتلو المشرکین کافۃ کما یقاتلونکم کافۃ یعنی لڑو ان مشرکوں سے مجتمع ہو کر جیسے وہ تم سے لڑتے ہیں مجتمع ہو کر یہ آیتیں خود بتلاتی ہیں کہ مسلمانوں کو نہ لڑنے کا حکم تھا نہ وہ لڑتے تھے نہ لڑنا چاہتے تھے۔ ان کو ہر طرح جنگ پر مجبور کیا گیا اور یہ امر قرین عقل بھی ہے کیونکہ مسلمان قلیل و غریب و بے سامان تھے اور فریق ثانی کثیر و باسامان اس لیئے قریش ضرور یہ خیال کرکے کہ مخالف کو قوی ہونے سے قبل کچل دینا چاہیئے تاکہ آیندہ وہ قوت نہ پکڑ سکے مسلمانوں کو مشتعل کرتے ہوں گے۔ اور مسلمان ہر طرح دبتے ہوں گے۔ کیونکہ کمزور ہمیشہ مقابلہ سے بچتا ہے۔

قرآن مجید میں بھی ان حرکات کی طرف اشارہ ہے کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاہا اللہ و
یسعون فی الارض فسادا و اللہ لا یحب المفسدین یعنی جب کبھی یہ لڑائی کی آگ بھڑکاتے
ہیں اللہ اس کو بجھا دیتا ہے اور یہ زمین پر فساد پھیلاتے ہیں اور اللہ فساد کرنیوالوں
کو دوست نہیں رکھتا لیکن حکم جنگ نازل ہونے پر بھی مسلمانوں نے پیشدستی نہیں
کی ابتداء جنگ بھی ادھر ہی سے ہوئی جیسا کہ ارشاد ہے وہم بدؤکم اول مرۃ یعنی
انہوں نے ہی تمہارے ساتھ ابتدا کی کفار کی شرارتوں کا قرآن مجید میں بہت سی جگہ
ذکر ہے اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ یعنی اپنے گھروں سے صرف
اس لئے نکالے گئے (مسلمان) کہ یہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ ہے یسئلونک عن الشہر الحرام
قتال فیہ قل قتال فیہ کبیر و صد عن سبیل اللہ و کفر بہ و المسجد الحرام و اخراج اہلہ منہ
اکبر عند اللہ و الفتنۃ اکبر من القتل و لا یزالون یقاتلونکم حتی یردوکم عن دینکم ان
استطاعوا یعنی سوال کرتے ہیں ماہ حرام میں لڑائی کی نسبت کہدو کہ اس میں لڑنا
گناہ ہے۔ لیکن اللہ کے راستہ سے روکنا اس پر ایمان نہ لانا اور مسجد حرام میں نہ جانے
دینا۔ وہاں کے باشندوں کو نکالدینا اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑھکر ہے۔
اور فتنہ خونریزی سے سخت تر ہے یہ کافر تم سے برابر لڑتے رہینگے۔ یہانتک کہ ان کا
بس چلے تو تم کو تمہارے دین سے برگشتہ کر دیں۔ اس آیت میں مجملاً کفار کی زیادتیوں
کا بیان ہے یعنی انھوں نے مسلمانوں کو ان کے وطن سے نکالا اس لئے کہ وہ مسلمان
تھے۔ ان کو زیارت بیت اللہ سے روکا ان سے تبدیل مذہب کے خواستگار تھے
ہمارے مخالف بتائیں کہ ان ہر سہ امورات میں کفار کسی ایک میں بھی حق بجانب تھے
اور اس کا جواب کیا تھا پھر یہ بھی نہیں کہ شمشیر زنی کی ابتدا مسلمانوں نے عرب میں کی
بلکہ وہاں ہر امر کا فیصلہ آخر اس ہی پر تھا۔ مہاتما گاندھی رقمطراز ہیں اسلام کا ظہور
ایسے گردونواح میں ہوا تھا جہاں تلوار پہلے بھی سب سے بڑا قانون تھی (اخبار الخلیل

بجنور جنوری ۱۹۲۷ء بحوالہ ینگ انڈیا) ان تمام مظالم سے قطع نظر کر کے بھی اگر اہل عرب رسول کریم اور مسلمانوں کو کچھ تکلیف نہ دیتے پھر بھی وہ اس لائق تھے کہ جس طرح بھی ممکن ہوتا ان کو راہ راست پر لایا جاتا تمام تاریخوں میں مذکور ہے اور ہم پہلے فضلاء ہنود و نصاریٰ کے تحریرات سے ثابت کر چکے ہیں کہ عرب اس وقت مظالم و مفاسد و عیوب کا مرکز بنا ہوا تھا۔ تو کیا ایک مہذب انسان کا فرض نہیں ہے کہ بداخلاقی کا استیصال کرے۔ کیا ظالموں کو رخصت دیجائے کہ بیکسوں کو خوب ستائیں کیا قماربازوں کو قماربازی سے نہ روکا جائے کیا دختر کشی اور زندہ اولاد دفن کرنیوالوں اس کے ترک پر مجبور نہ کیا جائے عقل سلیم رہبری کرتی ہے کہ ہر انسان کا فرض ہے کہ جرائم کا انسداد کرے جس طرح بھی ممکن ہو اگر دنیا میں کوئی ایسا مذہب ہو کہ وہ سرقہ زنا لواطت وغیرہ افعال کو روا رکھے تو کیا ایسے مذہب کو شائع ہونے دیا جائے۔

احکام جہاد

جس قوم نے وحشیانہ مظالم کئے جن لوگوں نے سفاکانہ شرارتیں کیں جنہوں نے قتل وغارت میں پیشدستی کی جنہوں نے گھر سے نکالا ان کے ساتھ جنگ کرنے کے ایسے رحیمانہ اور منصفانہ احکام ہیں اسکی نظیر کوئی مذہب یا کوئی قانون پیش نہیں کر سکتا۔

(مسٹر ایڈورڈ گبن رقمطراز ہیں) قدرت کے قانون میں ہر شخص اسلحہ کے ذریعے اپنی ذات و ملکیت کی حفاظت کا حق رکھتا ہے اور وہ اپنے دشمنوں کو دفع کر سکتا ہے اُن سے زیادتی کا بدلہ لے سکتا ہے اور اپنے انتقام و معاوضہ کو ایک مناسب حد تک وسیع کر سکتا ہے۔ محمد صاحب کو ان کے ہموطنوں نے اس وقت محروم و جلاوطن کیا جبکہ وہ اپنی خیراندیش اور صلح آمیز رسالت پر عامل تھے) پیشتر مذکور ہو چکا ہے کہ جنگ کیلئے حکم ہے کہ جو تم سے لڑیں ان سے لڑو یہ نہیں کہ خواہ مخواہ امن پسندوں ہی پر

چلنے والوں پر چڑھائی کرو پھر حکم ہے کہ اس وقت تک لڑو جب تک کہ فتنہ فرو ہو یعنی
رفع شر کیلئے جنگ کرو فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی علیکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین
یعنی تمہارے دشمن جس قدر تم کو تکلیف دیں، اسی قدر تم ان کو تکلیف دے سکتے ہو۔ زیادتی
نہ کرنا اللہ زیادتی کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا۔ جنگ احد میں جب رسول کریم کے چچا
حضرت حمزہ شہید ہوئے دشمن نے انکے ناک کان کاٹے۔ پیٹ چاک کرکے جگر نکالا عرب میں
اس کو مثلہ کرنا کہتے ہیں جب حضور کو اطلاع ہوئی موقع پر پہونچکر چچا کی لاش دیکھی فرط غم و
غصہ میں فرمایا کہ میں ان کے ستر آدمیوں کو مثلہ کرونگا۔ اس پر وحی نازل ہوئی وان
عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لھو خیر للصابرین یعنی اگر تم تکلیف دینا چاہتے
تو اسی قدر تکلیف دو جس قدر تم کو تکلیف پہونچی ہے۔ اور اگر صبر کروگے تو یہ اچھا ہے
اس حکم کی اس طرح تعمیل ہوئی کہ حضور نے کفار کے کسی آدمی کو مثلہ نہیں کیا۔ اور وحشی
قاتل حمزہ اور اس ظلم عظیم کے باعث ہندہ نے جب معافی چاہی آپنے معاف کردیا۔ لشکر
اسلام جب روانہ ہوتا تو امیر لشکر کو یہ احکام دیے جاتے تھے اوّل یہ کہ پہلے فریق
مخالف پر تبلیغ اسلام کرو تاکہ اگر کوئی غلط فہمی میں مبتلا ہو یا کسی مجبوری سے شریک جنگ
ہوا ہو اس کی اصلاح ہوجائے وہ علیحدہ ہوجائے یہ اس لئے تھا کہ کفار اسلام کے متعلق
غلط باتیں مشہور کرکے عوام کو برگشتہ کرتے تھے چنانچہ اس عمل سے کئی موقعوں پر چند
آدمی مشرف باسلام ہوئے سریہ یعنی مہم دومۃ الجندل میں ایک قوم اسی طرح مشرف
باسلام ہوئی کئی شخص ایسے نکلے جو مجبور کرکے شریک جنگ کئے گئے تھے چنانچہ حکیم بن حزام
نے بیان کیا کہ مجھکو اس سفر (جنگ بدر) سے زیادہ کوئی سفر ناگوار نہیں ہوا۔ میں بار بار
واپسی کا قصد کرتا تھا۔ مگر چار و ناچار جاتا تھا اور بدر جانیوالے لوگوں میں سے ہوں۔
کفار نے جن لوگوں کو مجبور کرکے ساتھ لیا تھا ان میں حارث بن عامر امیہ بن خلف عتبہ و
شیبہ وغیرہ چند آدمی تھے۔ یہانتک کہ ابوجہل نے ان کو طعن و تشنیع کیا چنانچہ میدان بدر

میں پہونچکر جب قبائل زہرہ و عدی کو معلوم ہوا کہ ابوسفیان کا قافلہ جسکے بچانے ابوجہل یہاں تک لایا تھا خطرہ کی حد سے نکل گیا تو انھوں نے ابوجہل سے کہا کہ اب جنگ کی کیا ضرورت ہے لیکن وہ نہ مانا اور یہ دونوں قبائل واپس ہو گئے - اسی طرح جنگ بدر کے سپہ سالار کفار عتبہ بن ربیعہ سے حکیم بن حزام نے کہا کہ آج کا دن نیکنامی کا ہے اگر یہ خونریزی رک گئی تو آپ کا نام نیک یادگار رہیگا۔ حضرمی کا خون بہا جس کو ابوجہل نے حیلۂ جنگ بنایا ہے آپ ادا کر کے اس جنگ کو روک دیجئے۔ عتبہ رضامند ہوگیا مگر ابوجہل نے سنکر اس کو لعن وطعن کی وہ مجبور ہوکر آمادۂ جنگ ہوا - ایک کام کفار یہ بھی کرتے تھے کہ عوام کے ذہن نشین کیا جاتا تھا کہ جنگ ناگزیر ہے کسی طرح رک نہیں سکتی اسلئے یہ حکم تھا کہ بعد عرض سلام اُن سے کہا جائے کہ تم ہمارے باجگذار اجزیہ دینے والے بنجاؤ تاکہ آئندہ ہم کو تم سے اندیشۂ فساد نہ رہے اور یہ حکم تھا و لاتکونوا کالذین خرجوا من دیارہم بطراً و رئاء الناس و یصدون عن سبیل اللہ یعنی ان لوگوں کی طرح نہ بنو جو اپنے گھروں سے مغرورانہ اور خدا کے راستہ سے روکتے ہوئے نکلتے ہیں فاذا نزلت بساحتہم فلا تقاتلہم حتی یقاتلوک یعنی جب تم وہاں پہونچو جب تک تم پر کوئی حملہ نہ کرے تم بھی حملہ نہ کرنا (ابن سعد) لاتقتلوا شیخاً فانیاً و لا طفلاً و لا صغیراً و لا امرأۃ یعنی بوڑھے بچے عورتیں نہ قتل کئے جائیں (ابوداؤد) وہ عورت اس حکم سے مستثنیٰ سمجھی جاتی تھی - جو بانی قتل وقتال اور ایسی صاحب الرائے ہو کہ اسکے حکم سے فساد ہو سکے اذا ملکت فاسجح یعنی جب قابو پا جاؤ تو عفو سے کام لو (مسلم) چنانچہ حضور نے فتح مکہ کے دن معافی عام کا اعلان فرمایا اس معافی سے فائدہ اٹھانے والے کون تھے - وہی جن کے وحشیانہ مظالم کا تذکرہ ہو چکا ہے - ان میں خاص وحشی قاتل حضرت حمزہ ہندہ بانی قتل حمزہ ابن اسود جن کے مظالم سے زینب بنت رسول شہید ہوئیں عکرمہ ابوجہل کے بیٹے کفار مکہ کے جرنل وغیرہ وغیرہ و ان ہجو الاسلم فاسمح بہا الانسانی کو

یعنی اگر وہ صلح چاہیں تو تو بھی صلح کی طرف رغبت کر۔

رامچندر نے جب لنکا پر قابو پایا تو جلا کر خاک سیاہ کر دیا یہ پروفیسر ایشوری پرشاد رقمطراز ہیں رامچندر جی لنکا گئے اور انہوں نے شہر میں آگ لگا دی (دلیراق تاریخ ہند صفحہ ۱۵) حالانکہ اگر انصاف سے دیکھا جائے تو سیتا کے بھگانے میں راون کا قصور نہ تھا بلکہ وہ رامچندر کے بھائی لچھمن کے ظلم کا نتیجہ تھا۔ یہ پروفیسر ایشوری پرشاد رقمطراز ہیں ایک دن راون کی بہن سوپنکھا انکے (رام چندر) کے پاس آئی۔ وہ ان سے شادی کی درخواست کی رام نے ہنس کے کہا کہ ہماری تو شادی ہو گئی ہے لکشمن سے کر سکتی ہو۔ وہ لکشمن کے پاس گئی انہوں نے تنگ آکر اسکے ناک کان کاٹ لئے وہ اپنے بھائی کھر دشن کے پاس گئی اور سارا حال کہہ سنایا آنکھیں لال پیلی کر کے کھر دشن بولا دیکھیں تو وہ کون ہے جس نے تمہاری ناک کاٹ کر تمہیں بدشکل کیا ہے راکشش لڑنے کو چلے اور رامچندر جی پر تیروں کی بوچھار کرنے لگے۔ مگر آخر کار وہ ہار گئے جب راون نے سنا تو بڑا ناراض ہوا اور ماریچ سے کہا تم خوبصورت سونے کے ہرن بنو اور جب لکشمن تم کو مارنے آویں گے تب ہم چپکے سے سیتا کو لے آویں گے (دلیراق تاریخ ہند صفحہ ۱۴)

اور یہ حکم ہے کہ آگ نہ لگائی جائے اس حکم سے وہ سامان مستثنیٰ تھا جس سے مخالف تقویت پا سکے جیسے آجکل دشمن کا سامان رسد وغیرہ جلا دیتے ہیں اور یہ امر ہمیشہ سے تمام اقوام و ممالک میں رائج ہے عابد فقیر نہ قتل کئے جائیں۔ کھیت باغ ویران نہ کئے جائیں نواح قنسیرین میں جب لشکر اسلام خیمہ زن تھا تو ایک دن سپہ سالار اسلام امین الامتہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے غلاموں کو ایندھن کیلئے زیتون کی جڑیں اور انار کی لکڑیاں لاتے دیکھا تو فرمایا کہ اگر آئندہ مجھے معلوم ہوا کہ کسی نے کوئی پھلدار درخت کاٹا ہے تو سخت سزا دوں گا۔ معابد نہ منہدم کئے جائیں وعدہ پورا کیا جائے طالب امان کو امن دیا جائے۔ ہدایات لشکر اسلام کے متعلق ڈاکٹر آرنلڈ رقمطراز ہیں یہ لشکر ان انصاف اعتدال کے اصول کا پابند تھا جنکو حضرت ابوبکرؓ نے اول معرکہ شام میں پابندی کیلئے اس طرح ہدایت فرمائی تھی کہ انصاف کرنا۔ جو وعدہ کرو اس کو نہ توڑنا بچوں بڈھوں عورتوں کو قتل نہ کرنا جن درختوں میں پھل

نکلے ہوں ان کو نہ کاٹنا۔ بیہ پیڑوں گلوں اونٹوں کو کھانے کی ضرورت کے سوا نہ مارنا (ریچینگ صفحہ ۲۶)

ہجوم و دفاع

اسلامی لڑائیوں کو علما نے دو قسموں پر منقسم کیا ہے ایک ہجوم دوسرے دفاع ہجوم یہ کہ دشمن پر مسلمانوں نے حملہ کیا ہو دفاع یہ کہ دشمن کے حملہ کا جواب دیا ہو چونکہ ہجوم بھی رفع شر اور دفع مضرت کیلئے بربناء وجوہات معقول کیا جاتا ہے اس لئے یہ بھی دفاع ہی ہے غالبًا اس ہی خیال سے ڈاکٹر آرنلڈ نے فرمایا ہے کہ آنحضرت کی جس قدر لڑائیاں تھیں وہ اقدامی نہ تھیں دفاعی تھیں (ریچینگ صفحہ ۵)

باب دوم

اب عہد اسلام میں جس جس قوم سے لڑائیاں ہوئیں ہیں اُن کے اسباب لکھے جاتے ہیں تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ زیادتی کس فریق کی تھی جب دو فریق لڑتے ہیں تو یہ ضرور دیکھا جاتا ہے کہ کس کی زیادتی ہے پیشدستی کس نے کی۔ شروع جنگ کس مقام سے ہوئی کیوں ہوئی مگر جب لڑائی شروع ہو جاتی ہے تو فریقین کے حدود مختلف مقامات میں ہوتے ہیں۔ ہر سرحدی خطہ پر جنگ ہوتی ہے اور یہ لڑائیاں اس ہی پہلی لڑائی کے سلسلہ کی کڑیاں ہوتی ہیں اور ان سب کا سبب بھی ایک ہوتا ہے جو پہلی لڑائی کا ہوتا ہے پس ہر جنگ کے اسباب کی تلاش بیکار ہے۔ اس التماس سے میرا یہ مطلب نہیں کہ رسول مقبول کے غزوات و سرایا صحابہ کرام کے محاربات کے وجوہات نہ معلوم کئے جائیں۔ بلکہ یہ ایک امر واجب ہے اور اس کا اظہار ضروری ہے۔ اب باب میں صرف ابتدائی جنگ کے وجوہات لکھے جائینگے باقی تمام محاربات عہد اسلام کے اسباب باب سوم میں مرقوم ہونگے۔

کفار عرب سبب جنگ

اس وقت تک جو کچھ لکھا گیا ہے وہی تمام اسباب جنگ ہیں۔ کفار کے مظالم مسلمانوں کا صبر و تحمل دکھلایا جا چکا ہے۔ اب اس کا اعادہ تحصیل حاصل ہے

کفار عرب ابتدائے جنگ

(غزوۂ سفوان یا بدر الاولی) پہلے بیان ہو چکا ہے کہ حضور علیہ السلام جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے قریش کی مختلف ٹکڑیاں نواح مدینہ میں چکر لگایا کرتی تھیں کہ کوئی موقع مسلمان کی آزار رسانی کا ہاتھ آئے۔ پروفیسر الیٹوری پرشاد رقمطراز ہیں ان کے (رسول مقبول) دشمنوں نے یہاں (مدینہ) بھی پیچھا نہ چھوڑا (دلیران تاریخ ہند صفحہ ۴۶) چنانچہ انھیں ٹکڑیوں میں سے ایک ٹکڑی بسر کردگی کرز بن جابر فہری۔ ربیع الاوّل سنہ ۲ ہجری میں مدینہ کے جنگل سے مسلمانوں کے مویشی پکڑ کرلے گئی حضور نے اطلاع پاکر میدان سفوان تک تعاقب کیا مگر وہ ہاتھ نہ آیا اس کے بعد جنگ بدر ہوئی۔

یہود سے سبب جنگ

یہودی اور عیسائی جو عرب میں آباد تھے نہایت سخت گیر اور بداعمال تھے۔ قرآن مجید میں کئی جگہ ان کے حالات مذکور ہیں وَتَرٰی کَثِیْرًا مِّنْهُمْ یُسَارِعُوْنَ فِی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَکْلِهِمُ السُّحْتَ یعنی ان میں سے بہتوں کو دیکھو گے گناہ ظلم جھوٹ مال حرام پر گرتے ہوئے اِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَیَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ یعنی اکثر ان کے عالم عابد ناحق لوگوں کا مال کھاتے ہیں ڈی ایم سی اڈبنرا کا مفصل قول پہلے نقل کیا جا چکا ہے کہ یہودیت گمراہ و بدنما ہو چکی تھی عیسائیت نے نفسانیت کی مریدی اختیار

کر لی تھی۔ پادری فنڈر صاحب تحطر از ہیں درحقیقت ملک عرب میں جو عیسائی اور یہودی تھے وہ سخت بدچلن ہو گئے تھے اور ملک کیلئے ان کا وجود خطرناک تھا (میزان الحق) یہی قینقاع جو یہودی المذہب تھے مدینہ میں آباد تھے اور اوس وخزرج قبائل بھی وہیں آباد تھے ان میں باہم رقابت قدیمی تھی اوس وخزرج مسلمان ہو گئے اسلئے یہود کو مسلمانوں سے خصوصیت کیساتھ عداوت ہو گئی حضور نے مدینہ پہونچکر یہود اور دیگر اہل مدینہ سے ایک معاہدہ کیا تھا جس کا یہ منشاء تھا کہ سب کو مذہبی آزادی رہے سب کے حقوق برابر رہیں مجرم کو بغیر رعایت سزا دیجائے۔ ایک دوسرے کے مخالفوں سے ارتباط نہ کریں اگر کوئی مدینہ پر حملہ آور ہو سب ملکر مدافعت کریں۔ یہود اس معاہدہ سے خوش نہ تھے کیونکہ بوجہ ساہوکاری ان کو مدینہ میں تفوق حاصل تھا۔ اور ان کی بداعمالیوں پر چشم پوشی کرنے کے لئے لوگ مجبور تھے۔ لیکن یہود نے خلاف معاہدہ قریش سے خط وکتابت کے عہد وپیمان کئے۔ انکے شعرا نے مسلمانوں کی ہجویں لکھکر عوام کو یاد کرائیں جو بازاروں میں گائی جاتی تھیں۔ یہ سب کچھ چھیڑ تھی اور مسلمان اس کو صبر وسکون کے ساتھ برداشت کرتے رہے (غزوۂ بنی قینقاع شوال سنہ۲ھ) ایک مسلمان لڑکی یہود کے محلہ میں کچھ خریدنے گئی چند یہودیوں نے اس کی عصمت دری کرنی چاہی ایک مسلمان یہ دیکھکر اس کا حامی ہوا یہودیوں نے اس مسلمان کو شہید کر دیا۔ حضور نے حسب معاہدہ طلب کیا تو گستاخانہ پیش آئے اور عہدنامہ واپس کر کے لڑنے کو طیار ہو گئے حضور نے ان کے محلہ کا محاصرہ کر لیا۔

عیسائی سلطنت قیصر روم سے سبب جنگ

ایران وروم یہ دونوں سلطنتیں اس زمانہ میں سب سے زیادہ قوی الشوکت تھیں اور ان دونوں کا دانت عرب پر تھا اور عرب کو اپنا شکار سمجھے ہوئے تھیں۔ اسلام کے

ابتدا میں تو ان کو یہ خیال رہا کہ عرب ہی اس مسکین نبی کا خاتمہ کر دیں گے۔ مگر جب اسلام زور پکڑنے لگا اور کفار عرب زیر ہونے لگے تو ان کی آنکھیں کھلیں اور ان کو مناسب معلوم ہوا کہ اس مذہب کو ترقی نہ کرنے دیں۔ لہذا انھوں نے مخالفین اسلام کی امداد کی (سریہ موتہ ۸ھ) حضور علیہ السلام نے شاہ بصریٰ کو خط لکھا۔ حارث ازدی لیکر روانہ ہوئے راستہ میں شرجیل والی غسان نے بمقام موتہ (علاقہ شام) انکو قتل کر دیا چونکہ ایلچی کا قتل اور وہ بھی خواہ مخواہ کسی قانون و مذہب میں روا نہ تھا حضور نے تین ہزار اصحاب بسرکردگی زید بن حارثہ روانہ کئے۔ والیٔ غسان کی مدد کیلئے آس پاس کے عیسائی جمع ہو گئے اور قیصر روم نے ایک لاکھ فوج بھیجی۔ نہایت ہولناک جنگ ہوئی مشہور برادران اسلام زید جعفر طیار عبداللہ شہید ہوئے۔ اس واقعہ سے سلسلہ جنگ قائم ہوا دوران جنگ میں بھی مسلمان صلح کی طرف مائل رہے۔ مگر سرداران روم شرارت سے باز نہ آئے چنانچہ خلیفۂ اسلام حضرت صدیق اکبر نے خالد بن ولید سپہ سالار اسلام کو جب وہ ہرقل کی فوج سے برسر جنگ تھے ہدایت فرمائی وَ اِنْ انزلت علی المدینۃ العظمیٰ ذات الجبل المطل الطاکیہ فان الملک ہناک فصالحک فصالحہ وان حاربک فحاربہ یعنی جب پہونچو تم شہر انطاکیہ پر بادشاہ وہیں ہے اگر وہ صلح کرے تم صلح کر لینا۔ اگر لڑے تم لڑنا۔

ایرانیوں سے سبب جنگ

(عہد خلافت اوّل میں)

اسلامی ریاست بحرین کا ایک قبیلہ بنی بکر باغی و مرتد ہو گیا۔ اور اُس نے دوسرے قبیلہ بنی عبد القیس کو جبراً اپنا ہمنیاں بنانا چاہا۔ اس پر فریقین میں جنگ ہوئی شاہ ایران نے بنی بکر کی فوجی امداد کی جس سے قبیلہ بنی عبد القیس کو سخت نقصان و اذیت پہونچی۔

ترکوں سے سبب جنگ

(عہد خلافت دوم میں)

باب در حد و د ارمینیہ ایرجو اسلامی حکومت میں تھا خزر اور ترکوں نے لوٹ مار شروع کی ۲۲ھ ہجری میں عبدالرحمٰن بن ربیعہ والی آرمینیا کو دربار خلافت سے ان کی سرکوبی کا حکم ہوا اور ترکوں نے محارب اسلام یزدجرد شہنشاہ ایران کی مسلمانوں کیخلاف امداد کی

ہندوستان سے سبب جنگ

عہد خلافت دوم میں

ایرانیوں سے جب مسلمانوں کی جنگ ہوئی تو راجگان ہند نے شہنشاہ ایران کی مدد کی ایران میں ہاتھی نہیں ہوتا اور ایران کی فوج میں جو مسلمانوں سے برسر جنگ تھی کثرت سے ہاتھی تھے۔ جن سے لشکر اسلام کو سخت نقصان پہونچا یہ ہاتھی راجگان ہند نے بھیجے تھے جب ایران کی سلطنت درہم برہم ہوئی اور مسلمانوں نے اس کے دارالسلطنت پر قبضہ کیا۔ انھوں نے تمام ممالک ایران کو اپنے زیرنگین کرنا شروع کیا۔ راجہ چچ نے موقع غنیمت جان کر کرمان وغیرہ پر قبضہ کیا اور اسلامی مفتوحہ علاقہ مکران پر پیش قدمی کی۔ سیر المتاخرین میں ہے کہ چچ در مکران و کرمان چیرہ دستی یافت در زمانہ عمر خطاب مغیرہ ابو العاص از راہ بحرین آمد (ذکر راجہ چچ حصہ اول) مسلمان سرداران نے راجہ کو شکست دیکر اپنا قبضہ جمالیا چنانچہ بابو ستو ہر لال رقمطراز ہیں جب شاہ ایران اور اسلام میں جنگ ہوئی تو شاہ ایران نے راجہ سندھ سے امداد چاہی راجہ چچ نے ایک رسالہ جاٹوں کا مع ہاتھیوں کی فوج کے مدد کیلئے روانہ کیا۔

جب اسلامی فتوحات کا مکران تک سیلاب پہونچا تو راجہ چچ کو یہ خیال ہوا کہ ہمسایہ سلطنت کا ملک اجنبیوں کے قبضہ میں جارہا ہے۔ اور ہم کو باوجود مدد دینے کے بھی کوئی فائدہ

نہوا۔ اس خیال سے راجہ نے مکران پر قبضہ کر لیا۔ خلیفہ عمرؓ نے اس با سطوت راجہ سے جنگ کرنا مناسب نہ سمجھا۔ لیکن تھوڑے عرصہ بعد راجگان ہند میں پھوٹ پڑ گئی تو خلیفہ عثمان نے حملہ کرکے مکران چھین لیا۔ کیونکہ وہ سلطنت ایران کے مقبوضات کو اپنا حق سمجھتے تھے (بیسہ اخبار اکتوبر ۱۹۱۱ء) اصل واقعہ یہ ہے کہ عہد خلافت حضرت عمرؓ میں۔ مکران پر راجہ چچ کو لشکر اسلام نے شکست دی اور حکم بن ابی العاص والئ بحرین نے اپنی فوج بندر تانا (شہر بمبئی کے قریب تھانہ کے مقام پر) اُتاری اور عثمان بن ابی۔ العاص الثقفی کے بھائی نے اپنی فوج بھڑوچ (بروچ) بندر گاہ گجرات اور اسکے دوسرے بھائی مغیرہ نے دیبل (کراچی) پر اُتاریں۔ جب راجہ مکران سے ہٹ گیا۔ یہ سب فوجیں بھی واپس ہو گئیں۔ حضرت عثمان کے عہدِ خلافت میں جب تھا دند مکران کی رعایا نے بغاوت کی اور راجہ سندھ نے ان کی امداد کی تو عبدالرحمٰن بن سمرہ نے بلوچستان و سندھ کی طرف رُخ کیا اور بحر ور واقع سندھ تک نشانِ فتح اُڑاتا چلا آیا اواخر ۳۹ھ میں بعد شہادت حضرت عثمان بعہد خلافت چہارم حارث بن۔ مرۃ العبدی اس مہم پر متعین ہوئے جو چند کامیابیوں کے بعد خراسان و سندھ کے سرحد قیقان پر شہید ہوئے۔ ان تمام مہمات سے خواہ مخواہ لڑنے والے دشمنوں کی مدد کرنے والے باغیوں کو اُبھارنے والے۔ راجہ کی گوشمالی مقصود تھی۔ اس لئے جب فتنہ فرو ہو گیا اسلامی فوجیں ہٹ گئیں نہ قبضہ کیا نہ سلطنت قائم کی (رخبۃ المشرق و مطلع النور المشرق)

عہد خلافت سوم و چہارم و پنجم میں کسی نئی قوم سے جنگ نہیں ہوئی آگے بادشاہت کا دور ہے بادشاہ جانیں اور ان کی سیاست۔ مذہب سے کیا علاقہ چنانچہ بابو منوہر لال رقمطراز ہیں سخت غلطی ہے کہ مسلمانوں کی معرکہ آرائیوں کو مذہبی قرار دیا جائے۔ واقعات اور تاریخ سے صاف ثابت ہے کہ تمام لڑائیاں ملک گیری اور ملک داری کیلئے تھیں۔

مذہب سے کوئی واسطہ نہیں (بحوالہ اخبار الکوثر ۲۳ء) آریوں کا مسلمانوں کی ملک گیری پر
غوغا کرنا بیجا ہی نہیں کیونکہ جس قوم کے صنادید جو سر کھیلتے عورت بھگانے پر لڑے ہوں
وہ کیا بائیں کہ ملک گیری اور ملک داری کیلئے بھی لڑائیاں ہوتی ہیں۔ پروفیسر ایشوری
پرشاد رقمطراز ہیں ، دریودھن اور دو نے فریب سے جو سر میں ..... پانڈوں کو ہرا کر .....
..... ملک سے نکال دیا (دلیران تاریخ ہند ۱۹۲۸ء) واقعات مذکورہ کو ذہن نشین کرنے
کے بعد کوئی منصف نہیں کہہ سکتا۔ کہ مسلمانوں کی زیادتی تھی اور کسی کتاب میں کسی
ایک متنفس کے بھی بجبر مسلمان کرنے کو صحیح طور پر ثابت نہیں کیا گیا جس قدر واقعات لکھے
گئے ہیں اکثر کے حوالے تحریر کر دیئے ہیں اور جو واقعات ہر معمولی سے معمولی موافق و مخالف
مصنف نے بیان کئے ہیں ان پر حوالہ کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

ان واقعات کے علاوہ ہندوستان کی اس وقت حالت ضرور اس قابل تھی کہ اس کی اصلاح ذریعہ سلاطین کیجاتی
تمام اخلاق رذیلہ ہندوستان میں رائج و شائع تھے مثلاً ستی دختر کشی انسانی قربانی ظالمانہ و وحشیانہ طور پر حیوانات
کی قربانی قمار بازی ایک ایک عورت کے کئی کئی شوہر وغیرہ وغیرہ یہ تمام امورات ہنود میں ہمیشہ سے شائع تھے
بزرگان ہنود کے چال چلن کی داستانیں اس پر شاہد عادل ہیں۔ راجہ ہرشچندر نے نیت کی کہ اگر میرے بیٹا ہو
تو اس کو قربان کروں گا جب لڑکا ہوا راجہ کا جی نہ چاہا کہ اس کو قربان کرے وہ وقت ٹالتا رہا لڑکا بڑا ہو گیا
جب لڑکے کو یہ معلوم ہوا وہ اس خیال سے کہ کہیں مجھکو قربان نہ کریں بھاگ گیا اور اپنے بدلہ ایک برہمن کا لڑکا خرید
کر بھیجا راجہ نے اس کو قربان کیا اس قربانی میں بڑے بڑے برہمن رشی شریک تھے جیسے وششٹ مہاراج -
وشوامتر (بھاگوت پران) درودپدی پانچوں بھائیوں کی بیوی قرار پائی (تاریخ ہند ماسٹر اجودھیا پرشاد و
دلیران تاریخ ہند) مارکوپولو نے ۱۲۹۰ء میں ہندوستان کا سفر کیا وہ اپنے سفر نامہ میں ملابار کے متعلق لکھتا ہے کہ وہاں
رسم ستی کا کثرت سے رواج ہے عرب سیاح البیرونی نے ۱۰۳۰ء میں ہندوستان کا سفر کیا وہ لکھتا ہے کہ رسم ستی کثرت
سے رائج ہے پرتگیز جنرل الفانسو البوکرک نے ۱۵۱۰ء میں جزیرہ گوا کو فتح کر کے وہاں رسم ستی کو قانوناً ممنوع
قرار دیا۔ راجہ جیت سنگھ مارواڑی کی وفات پر اس کی چوراسی رانیاں ستی ہوئیں پہلے برہما نے سارستی اپنی
بیٹی کو بنایا پھر کام دیو (شیطان) کو بنایا کام دیو نے برہما سے التجا کی کہ وہ اس کو یہ قدرت دے کہ وہ جسکے دل
میں گھسے اس کی عقل رخصت ہو جائے۔ برہما نے اس کو یہ قدرت دیدی وہ برہما کے دل میں گھس گیا۔ اب برہما
نے اپنی بیٹی سے زنا کا قصد کیا۔ وہ بہت بھاگی پھری مگر برہما نے اپنا ارادہ پورا کیا (بھاگوت) راجہ داہر نے اپنی
حقیقی بہن کو بیوہ بنایا (واقعات ہند) شیو مت کے فرقوں میں ایک فرقہ اگھوری تھا یہ انسان کا گوشت کھانا جائز
سمجھتے تھے۔

جزیہ

مسلمان غیر قوموں سے ایک محصول لیتے تھے جس کو جزیہ کہتے ہیں۔ آریوں نے یہ مشہور کیا ہے کہ یہ محصول اس لئے لیا جاتا تھا کہ وہ مجبور ہو کر مسلمان ہو جاویں لیکن اہل تحقیق جانتے ہیں کہ یہ ایک لغو اعتراض ہے۔ جزیہ یہ لفظ معرب گزیہ کا ہے یہ محصول نوشیروان عادل کی ایجاد ہے (تاریخ قدیم) نوشیروان کے تذکرہ میں لکھا ہے والزم الناس الجزیۃ یعنی لوگوں پر جزیہ مقرر کیا (طبری)

گزیت نہادند بر یک درم — گرامایہ فون کہ دہقانہ گشتے درم

اور پیشاب پاخانہ ملا کر پیتے تھے ایک فرقہ اگم نامی تھا یہ انسان کو قتل کر کے آگ میں بھون کر کھانا بہت ہی ثواب کا موجب سمجھتے تھے اور ان میں بہت سے حیا سوز مسائل جاری تھے ایک فرقہ ایسا تھا جو مردہ کو دفن کر کے تین دن بعد نکال کر کھاتے تھے ایک فرقہ پرم ہنس نامی تھا جو برہنہ رہتے اور عورتوں سے ..... پوجا کراتے (تاریخ مالوہ) اس تہذیب و روشنی کے عہد میں بھی ہندوؤں میں اس قسم کی برہنہ رہنے والی جماعت ناگوں کی موجود ہے۔ چنانچہ اس ہی سال ہردوار میں کمبھ کے میلہ میں ان کا جلوس نکلا سینکڑوں عورت مرد برہنہ تھے اور لاکھوں معتقدین مرد عورت انکی زیارت کر رہے تھے اور ان کے پاؤں کے نیچے کی مٹی تبرکاً اٹھا کر بدن کو ملتے تھے اس پر تمام اخبارات نے نوٹ لکھے ہیں (اخبار منصور بجنور ۱۰ اپریل ۳۲ء ملاحظہ ہو) تھانیسر کے مندر میں ایک بت تھا اس کے آگے خودکشی کرنا موجب نجات سمجھا جاتا تھا سومنات کے مندر میں نوزائیدہ لڑکی بھینٹ چڑھائی جاتی تھی غرض اس قسم کی بری رسمیں رائج تھیں جس کا عام رواج اور اس میں پیشوایان مذہب اور امیران قوم کا شامل ہونا ثابت کرتا ہے کہ مذہبی مراسم تھے یہی وجہ ہے کہ باوجود سلاطین اسلام کی کوششوں اور دیگر سلطنتوں کی قانونی بندشوں کے ان مراسم کے اثرات آج تک ہندوستان میں موجود ہیں۔ سال میں دو ایک واقعات اس قسم کے اخبارات میں ضرور دیکھنے میں آتے ہیں اکبر وغیرہ سلاطین نے ستی کو روکا جنرل البانسو نے روکا ۱۸۲۹ء میں جب لارڈ ولیم بنٹنک کے عہد حکومت میں ممانعت ستی کا قانون پاس ہوا تو ہندوؤں نے پارلیمنٹ میں درخواست کی کہ یہ قانون واپس لیا جائے۔ اخبار وکیل امرتسر رقمطراز ہے مدراس میں اب بھی دستور ہے کہ جانوروں کو دسہرہ وغیرہ کے موقع پر ذبح کرنے سے پہلے ان کے ناک کان کاٹ دیتے ہیں (اکتوبر ۲۹ء) اخبار مہر نیمروز بجنور رقمطراز ہے ریاست سیتاپور میں ایک راجپوت نے ذبح کرنے سے پہلے پانچ بھیڑوں کے کان کاٹ ڈالے (نومبر ۲۹ء) رام کمار نامی ایک شخص نے اپنی لڑکی کی شادی ایک ساتھ دو شخصوں سے کی (مہر نیمروز بجنور اکتوبر ۲۹ء) جی پی بھٹناگر وکیل رقمطراز ہیں۔ تبت میں جابجا لاتعداد خانقاہیں بنی ہیں ان خانقاہوں میں صرف مرد ہی رہتے ہیں۔ چونکہ وہاں عورتوں کی تعداد بہت کم ہے۔

وجزا اور دس اہل الذمتہ جمع جزیتہ فہو معرب گزیت وہو الخراج بالفارسیت یعنی ذمیوں سے
جو جزیہ لیا جاتا ہے گزیہ کا معرب ہے اس کے معنی فارسی میں خراج کے ہیں (مفاتیح العلوم)
یہ پہلے رسول مقبول کے عہد نامہ میں مذکور ہو چکا ہے کہ جزیہ کی تعداد بارہ روپیہ سالانہ سے
زیادہ نہتھی کیا کوئی قیاس کر سکتا ہے کہ اس حقیر رقم پر جو متعدد ٹیکسوں کی جگہ لیجاتی تھی کوئی
مذہب فروخت کریگا۔ چونکہ مسلمان فوجی خدمات انجام دیتے تھے اور غیر مسلم اوس سے مستثنیٰ
تھے اس لئے اوس کے بدلہ میں یہ محصول ان سے لیا جاتا تھا۔ اگر کوئی غیر مسلم فوجی انجام
دیتا تھا تو وہ جزیہ سے مستثنیٰ ہو جاتا تھا ڈاکٹر آرنلڈ رقمطراز ہیں جب کوئی عیسائی گروہ
اسلامی فوج میں داخل ہوتا تھا وہ جزیہ سے بری کر دیا جاتا تھا چنانچہ قبیلہ جراجمہ کے ساتھ
جو ایک مسیحی قبیلہ انطاکیہ کے قرب وجوار میں آباد تھا ایسا ہی واقعہ گزرا ا پریچنگ صفحہ ۵۲
یہ خلیفہ سوم کے عہد کا واقعہ ہے (معجم البلدان) جب مصری مسلمان کاشتکار فوجی خدمتوں
سے مستثنیٰ ہوئے تو ان پر بھی اسی قسم کا محصول لگا دیا گیا جس قسم کا عیسائیوں پر تھا۔
پریچنگ صفحہ ۵۳) جب کسی غیر مسلم سے کوئی جنگی خدمت لیجاتی تھی۔ تو اس کو جزیہ معاف کر دیا

ہیں زیادہ تر مرد لاما بنکر کسی نہ کسی خانقاہ میں داخل ہو جاتے ہیں اور مجرد رہ کر اپنی زندگی گزار دیتے ہیں
عورتوں کی تعداد اس قدر کم ہے کہ ایک خاندان میں صرف بڑا بھائی نکاح کرتا ہے گو دوسرے بھائی بھی شریک
ہو جاتے ہیں (اخبار الخلیل بجنور) (تاریخ ۱۹۲۸ء) ویلیز صاحب تاریخ ہندوستان باب دوم میں رقمطراز ہیں ایک عورت کے
متعدد شوہر کا وجود رگوید کے ایک بھجن میں پایا جاتا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے اے اشونو! تمہارے رتھ گھوڑے
تو دو گاڑی سنبھالے ہوئے ہیں جن کو سنکر یہ قارتم نے منزل پر پہونچنے کیلئے آراستہ کیا اور وہ دوشیزہ لڑکی جو تمہارا
انعام تھی تمہاری محبت سے آگئی اور یہ کہکر کہ تم سب میرے خاوند ہو اس نے تمہارے خاوندوں کا اعتراف کیا
صفحہ ۵۰) راجہ نے اپنی بیٹی (ریا دیوی کو اکیس خاوند کرائے (پدم پران ادھیائے ۵۰) مسٹر ڈپٹی لال نکم
رقمطراز ہیں اس نے اس صوبہ کے رسوم ذمیمہ کا انسداد کیا اور یہ فرمان دیا کہ کوئی عورت ایک سے زیادہ خاوند
نہ کرے (سوانح عمری ٹیپو سلطان) مانک پور میں کاتکی پورنماشی کو دیوی درشن اور گنگا اشنان کا میلہ لگا کرتا
ہے ہمیشہ کی طرح امسال بھی میلہ میں خاص چہل پہل رہی ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں یاتری دور دور
سے آئے تھے انتظامات نہایت اعلیٰ تھے قمار بازی کا بھی زور تھا پٹہ باز بھی موجود تھے۔ ایک ٹھاکر صاحب
اپنی عورت کو بھی ہار گئے اور قمار باز اس کو لیکر چمپت ہو گئے (اخبار الخلیل بجنور دسمبر ۱۹۲۶ء) اور یہ بیا جوے
کی تعریف ہے بڑے بڑے قمار بازوں کے کھیل جب ہو نہار اور کٹا دہ مقام پر ڈالے جاتے ہیں تو سمت ہو جاتا ہوں

جاتا تھا حضرت عمر کے عہد میں جب عتبہ بن فرقد نے آذربائجان فتح کیا تو معاہدہ میں یہ
الفاظ لکھے علیٰ ان یودوا الجزیۃ علیٰ قدر طاقتہم ومن حشر منہم فی سنۃ وضع عنہ جزاء
تلک السنۃ یعنی حسب مقدور جزیہ ادا کریں اور جس شخص سے جس سال کوئی جنگی خدمت لیجائے
گی۔ اس کو اس سال کا جزیہ معاف کر دیا جائیگا (فتوح البلدان) حضرت عمر ہی کے عہد میں
اہل آرمینیہ کے معاہدہ میں لکھا گیا والحشر من جزائہم یعنی لڑائی ذمیوں کا شریک ہونا
جزیہ کا قائم مقام ہے (طبری) اہل جرجان کے معاہدہ میں یہ عبارت تھی ومن استعنا بہ
منکم فلہ جزاؤہ فی معونتہ عوض عن جزائہ یعنی اگر کسی ذمی سے لڑائی میں مدد لینگے تو یہ جزیہ
چھوڑ دیں گے (طبری) جزیہ ادا کرنا ذمیوں کیلئے کمال نفع اور راحت کا باعث تھا۔ ایک

جس طرح سوم رس پینے سے مجھے مزہ آتا ہے اسی طرح پان سے مجھے شانتی بناتے ہیں (رگوید منڈل ۱ سوکت ۲۳ منتر ۱)
ایک ہندو نے خواب میں دیکھا کہ کالی دیوی اس انسان کی بھینٹ چاہتی ہے ---- کالی دیوی کشور گنج سے تین میل
فاصلہ پر اور اس کے دو ایک گاؤں میں ایک بارہ سالہ لڑکے کی بھینٹ چڑھائی گئی (الاماں مئی ۱۹۲۵ء) دہ تلہ کے متصل
جمنا کے راستہ میں (دہلی) ایک سادھو کے پاس آیا اور کہا کہ میں آپ کو بھینٹ چڑھانا چاہتا ہوں اس نے انکار کیا یہ واپس چلا
گیا عرصہ کے بعد پھر آیا اور سادھو کو پتھر والے کنوئیں میں پھینکا اور کالی دیوی کی جے پکار کر کہا یہ تیری بھینٹ
ہے پولیس تحقیقات کر رہی ہے کہ کالی دیوی کا بھگت گرفتار ہو (اخبار الامان دہلی جون ۱۹۲۶ء) مسٹر ڈھنی لال نگم قصد نمبر
ہیں اپ کلادی میسور کے شمال مغرب میں ایک چھوٹا سا گاؤں ہے اس میں دو بھائی رہتے تھے جن کے ۱۹۲۰ء میں ایک
خزانہ ہاتھ آیا۔ اور انہوں نے اس وقت کی وحشیانہ رسمیات کے مطابق ایک آدمی کی قربانی چڑھائی (سوانح عمری ٹیپو سلطان
صفحہ ۱۵) سلچار ملک آسام میں ایک ہندو نے خواب میں دیکھا کہ کالی دیوی اس سے اسکے باپ کی بھینٹ چاہتی ہے۔ اس لئے
اس نے باپ کو قتل کیا عدالت حجی نے اس کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی (الامان مئی ۱۹۲۶ء) صاحبان انصاف غور فرمائیں
کہ ایسے ملک کی اصلاح کی ضرورت تھی یا نہیں اور صاحب سیف ملک کی اصلاح بغیر سیف کیونکر ممکن تھی۔ انسداد جرائم بغیر
سیاست ممکن نہیں اگر سیاست سے کام نہ لیا جائے تو اندیشہ ہے کہ دوسرے بھی دیکھا دیکھی جرأت کریں اس طرح
تمام دنیا کی بربادی کا خطرہ ہے۔ گلنے والے عضو کو اس ہی لئے کاٹ دیتے ہیں کہ دیگر اعضاء اس کے اثر سے محفوظ رہیں
بعض ہندوؤں کا یہ غل مچانا کہ مسلمانوں نے مذہب میں مداخلت کی ظلم کیا گمان غالب ہے۔ کہ اس کا یہی سبب ہے کہ اس
قسم کی رذائل کو روکا اور ہندو ان کو مذہب کا جزو سمجھتے تھے۔ جیسا کہ اوپر ٹیپو سلطان کی سوانح عمری کا حوالہ مرقوم
ہو چکا ہے +

تو وہ فوجی خدمت سے مستثنیٰ تھے دوسرے اگر کسی ذمی کا کچھ نقصان بوجہ نقص حفاظت
ہو جاتا تھا تو وہ بیت المال سے ادا کیا جاتا تھا۔ اس سے زیادہ منصفانہ رحیمانہ کوئی۔
محصول کوئی طریقہ ہو سکتا ہے۔ کیا کوئی مذہب کوئی ملک کوئی قوم اس کی نظیر پیش
کر سکتی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر کی وفات کے بعد جب رومیوں نے اسکندریہ پر حملہ کیا اور
سخت جنگ کے بعد مسلمان کامیاب ہوئے تو حضرت عمرو بن العاص نے بعد فتح جس
قدر نقصان ذمیوں کا ہوا تھا ادا کیا (طبری) ڈاکٹر آرنلڈ رقمطراز ہیں کہ جب حیرہ کے متصل
شہروں سے خالد بن ولید نے عہدنامہ کیا تو لکھا کہ اگر ہم تمہاری حفاظت کریں تو جزیہ ہم پر۔
واجب الادا ہوگا اور اگر ایسا نہ کریں تو واجب الادا نہ ہوگا (پریچنگ صفحہ) جزیہ سے بوڑھے
بچے عورتیں عابد فقیر نادار مستثنیٰ تھے راہبوں بطریقوں انکے ملازموں کو جزیہ معاف تھا (تاریخ
جنگ صلیبی میشو) جزیہ ایک قسم کا محصول تھا جو ہندوؤں سے وصول ہوتا تھا برہمن لوگ
اس سے مستثنیٰ تھے (تاریخ ہند حصہ دوم صفحہ ١٩١ پروفیسر ایشوری پرشاد) راہب اور
عورتیں اور بچے جزیہ سے مستثنیٰ تھے (پریچنگ صفحہ ٢٨٢) جب لوگ جزیہ دینا قبول کرتے
خوشی سے خواہ جبر سے تو وہ اپنے اختیار سابق کے مستحق سمجھے جاتے تھے۔ اور انہیں
اجازت تھی کہ جس طرح چاہیں اپنے مذہبی احکام عمل میں لائیں۔ جب کوئی بادشاہ جزیہ
دینا قبول کرتا تو اس کا ملک اس کو واپس دیا جاتا تھا (تاریخ ہند الفنسٹن) ان تمام ظالمانہ
غیر محدود مطالبوں کے عوض جو شہنشاہان یونان وصول کرتے تھے۔ صرف ایک سالانہ
جزیہ لیا جاتا تھا۔ جس کی تعداد دس روپیہ تھی (پریچنگ صفحہ ١٣١) جزیہ سے بوڑھے بچے
عورتیں مفلس (جن کے پاس دو سو درہم سے کم ہوں) مستثنیٰ تھے (تاریخ قدیم) اگر جزیہ
مجبور کرنے کیلئے ہوتا تو برہمن عورتیں بچے مفلس مستثنیٰ نہ ہوتے اور اس قدر قلیل تعداد نہ
ہوتی۔ مسلمانوں پر اس سے زیادہ سخت محصول تھا۔ یعنی زکوٰۃ جس سے کوئی
متنفس مستثنیٰ نہیں۔ خواہ فقیر ہو خواہ عالم خواہ عورت خواہ بوڑھا ور زکوٰۃ کیلئے صاحب

حیثیت وہ شخص مانا گیا ہے جس کے پاس ھ۔۔ روپیہ کا مال ہو وہ دو روپیہ آٹھ آنہ فی کس سالانہ ادا کرے پھر فوجی خدمت سے بھی مستثنیٰ نہیں اگر اس کا نقصان ہو جائے تو زکوٰۃ سے معاوضہ بھی نہیں پاسکتا۔ اب اہلِ انصاف غور کریں کہ سخت محصول مسلمانوں پر تھا یا غیر مسلموں پر اور وہ محصول غیر مسلموں کیلئے رحمت تھا یا کلفت اور مجبور کرنیکے لئے تھا یا معاوضہ حفاظت۔

غلامی

تاریخوں سے صاف صاف ثابت ہے کہ زمانہ قدیم میں ہر ملک و ہر قوم میں رواج تھا کہ اسیرانِ جنگ کو قتل کر دیتے تھے یا عمر بھر اپنا غلام بنا کر رکھتے تھے اور ان کے ساتھ نہایت ذلت وشدت کا برتاؤ کرتے تھے۔ فریق مخالف کی ہمت شکنی اور ان میں تفرقہ ڈالنے اور اپنی سطوت قائم کرنے کی اُس زمانہ میں یہ بہترین تدبیر تھی۔ پروفیسر ایشوری پرشاد رقمطراز ہیں کہ راجہ اشوک اور راجہ اڑیسہ کی جنگ میں ڈیڑھ لاکھ آدمی قید ہوئے (دلیران تاریخ ہند) اسلام نے نہ غلامی کو ایجاد کیا نہ غلامی کو لازمی قرار دیا۔ بلکہ اس رسم کی مناسب موزوں اصلاح کردی کہ غلام جلد آزاد ہو سکے اور جب تک غلام رہے آرام سے رہے منشی تلسی رام رقمطراز ہیں ہندوستان میں اسیران جنگ عمر بھر زنجیروں میں جکڑے رہتے تھے۔ اور حیوانات کی طرح کام کاج کرتے تھے (واقعات ہند) یورپ میں حیوانات سے بدتر سمجھے جاتے تھے۔ ایران و عرب میں قتل یا جلائے جاتے تھے (مجمع الامثال کراچی مطبوعہ ایران صفحہ ۲۴۲) حضور علیہ السلام نے اس رسم کی یہ اصلاح کی کہ زر فدیہ لیکر چھوڑ دیا جائے اگر زر نقد نہ ہو تو کوئی شرط سہل کر لی جائے۔ جیسے حضور نے اسیران بدر میں سے چند اشخاص نے یہ شرط کر لی تھی کہ چند مسلمانوں کو لکھنا سکھا دیں تو آزاد ہیں۔ صیفی بن رفاعہ بدر میں قید ہوا اس نے حضور سے عرض کیا کہ میں اسقدر زر فدیہ

مکہ جا کر بھیجدوں گا۔ مجھکو چھوڑ دیجئے آپ نے چھوڑ دیا عمرو بن عبداللہ بدر میں قید ہوا
اس نے عرض کیا کہ میں عیالدار ہوں غریب ہوں زر فدیہ ادا نہیں کر سکتا اگر قید غلامی
میں رہا تو اہل و عیال برباد ہو جاوینگے۔ آپنے اس سے صرف یہ وعدہ لیکر چھوڑ دیا کہ آئندہ
مسلمانوں کے خلاف تلوار نہ اٹھائیگا۔ شرع اسلام میں غلام آزاد کرنیکا بڑا ثواب رکھا
گیا ہے بعض گناہوں کے کفارہ میں غلام آزاد کرنا قرار دیا گیا ہے۔ غلام کو جزو خاندان
بنایا گیا اور اس کے ساتھ حسن سلوک کی بیحد تاکید کی گئی ہے چنانچہ آپنے اخیر وقت میں
ارشاد فرمایا الصلوٰۃ ما ملکت ایمانکم یعنی نماز اور غلاموں کا بڑا خیال رکھنا۔ پروفیسر
الیغوری پرشاد نے کتاب دلیران ہند کے صفحہ ۱۳۳ پر حضور علیہ السلام کے آخری نصائح کے
تذکرہ میں لکھا ہے۔ عورتوں کے ساتھ برابر برتاؤ کرنا غلاموں کے آرام کا بھی خیال
رکھنا۔ اگر وہ کچھ قصور بھی کریں تو معاف کر دینا (صفحہ ۱۳۴) والذین یبتغون الکتب مما
ملکت ایمانکم فکاتبوھم ان علمتم فیھم خیراً و اتوھم من مال اللہ یعنی تمہارے غلاموں میں
سے جو یہ خواہش کرے۔ کہ تم ان کو آزادی کی دستاویز لکھدو تو تم کو چاہئے کہ لکھدو
بشرطیکہ تم ان میں بھلائی کے آثار پاؤ اور آزاد کرتے وقت جو مال خدا نے تم کو دیا
ہے اس میں سے کچھ ان کو دیدو۔ وابن السبیل وما ملکت ایمانکم یعنی احسان کرو۔
مسافروں اور غلاموں سے حدیث میں ہے عبیدکم اخوانکم جعلھم اللہ تحت ایدیکم اطعمو
ھم مما تاکلون والبسوھم مما تلبسون ولا تعذبوا عباد اللہ یعنی تمہارے غلام تمہارے
بھائی ہیں جو تم کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ جو تم پہنو ایسا ہی پہناؤ اور اللہ کے بندوں کو
تکلیف نہ دو۔ دوسری حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو
ایسا عمل بتائیے جو جنت سے قریب کر دے۔ آپ نے فرمایا سب سے زیادہ پیارا عمل خدا
کے نزدیک غلام کا آزاد کرنا ہے اور قرضدار کا قرض ادا کرنا فتح مکہ کے وقت اسی
آدمی گرفتار ہو کر آئے۔ آپ نے سب کو آزاد کر دیا۔ اسی طرح قوم ہوازن کے چھ ہزار

قیدی ایکدم آزاد کر دے۔ شردھے یہ کاش دیوجی رقمطراز ہیں قبل نبوت بھی محمد صاحب نے
ہمدردی بنی نوع انسانی کا ایک پورا پورا نمونہ نہ صرف اپنے اہل وطن بلکہ دنیا کو دکھلایا۔ وہ
یہ تھا کہ زید ابن حارث کسی لڑائی میں پکڑا گیا۔ اس کے دشمنوں نے اس کو خدیجہ کے بھتیجے کے ہاتھ
فروخت کر دیا بھتیجے نے یہ غلام اپنی پھوپی کی نذر کیا محمد صاحب نے زید کی حالت پر رحم کھا کر
اس کو خدیجہ سے مانگ لیا اور آزاد کر دیا۔ زید کے باپ کو اس بات کی خبر نہ تھی تھوڑے دنوں
بعد وہ کچھ لیکر اس کی رہائی کرانے کیلئے آیا تو محمد صاحب نے کہا یہ آزاد ہے۔ اس کی مرضی چاہے
یہاں رہے چاہے آپ کے ساتھ چلا جائے۔ مگر زید نے باپ کے ساتھ جانا منظور نہ کیا بلکہ
محمد صاحب ہی کے پاس رہنا پسند کیا (سوانح عمری محمد صاحب) وانکحوا الایامیٰ منکم و
الصالحین من عبادکم وامائکم یعنی جس کا نکاح نہیں ہوا ہے اس کا نکاح کر دو۔ مہر بشیک بحث
لونڈی غلاموں کا بھی نکاح کر دو۔ ایک حدیث میں ہے کہ جس شخص نے لونڈی کو تعلیم دی۔
نیک اخلاق سکھائے اور پھر اس کو آزاد کیا اسکے لئے دوہرا ثواب ہے حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ نے کسی قصور پر اپنے غلام کا کان مروڑا پھر اس پر نادم ہوئے توبہ کی اور اس غلام
سے کہا تو بھی میرا کان مروڑ میں قیامت کے دن کی سختی نہیں برداشت کر سکتا۔ لونڈی غلام
کے متعلق اسلام کی یہ تعلیم ہے اور یہ حاملان اسلام کا طرز عمل تھا۔ ہمارے مخالفوں نے عوام
کو دھوکہ دینے کے لئے مشہور کر رکھا ہے کہ مسلمان غیر مسلموں کے بیوی بچوں کو پکڑ کر لونڈی
غلام بناتے ہیں یہ سراسر افترا ہے۔ صرف لڑنے والے فساد کرنے والے غدار مارے پکڑے
جاتے ہیں۔ انہیں کے اموال و اولاد پر قبضہ کیا جاتا ہے۔ امن پسند غیر محارب سے کوئی
تعرض نہیں کیا جاتا یہ اسلام ہی کی شان ہے کہ اس کی غلامی کا نتیجہ آزادی سرداری بادشاہی
ہوا ہے شہنشاہ دہلی قطب الدین ایبک غیاث الدین تغلق شمس الدین التمش کون تھے
غلام تھے۔ موسیو اپیرس رقمطراز ہیں ہم اس امر کو چھپا نہیں سکتے کہ اسلامی ممالک میں
لونڈی غلام کی زندگی نہایت آسائش سے بسر ہوتی ہے ڈاکٹر آرنلڈ فرماتے ہیں کہ۔

مسلمانوں میں غلامی کی حالت اس سے بالکل علیحدہ ہے جو عیسائیوں میں تھی۔ مشرق میں غلاموں کی حالت یورپ کے خانگی ملازموں سے بہتر ہے وہ اپنے مالک کی بیٹی سے شادی بھی کر سکتے ہیں اور اپنے مالک کے خاندان کا جزو سمجھے جاتے ہیں۔ اور اعلیٰ درجہ پر پہونچ سکتے ہیں مشرق میں غلام کے لفظ کے ساتھ کسی قسم کا خیالِ حقارت شامل نہیں ہے مشرق کا غلام بہت زیادہ اپنے مالک کا ہمرتبہ ہوتا ہے (پیرینگ صفحہ ۴۴۵) موسیو آبور قمطراز ہیں کہ ممالک اسلامی میں غلامی اس قدر کم معیوب ہے کہ کل سلاطین قسطنطنیہ جو امیر المومنین ہیں لونڈیوں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں۔ اکثر اوقات مصر کے امراء غلاموں کو لیکر پرورش اور تعلیم کرتے ہیں اور اس کے بعد اپنی بیٹی سے شادی کر کے کل جائداد کا مالک بنا دیتے ہیں۔ قاہرہ میں وزرا سپہ سالار جلیل القدر اس قسم کے نظر آتے ہیں جو اپنے بچپنے میں آٹھ سو سے بارہ سو تک بکتے تھے کل سیاح جنہوں نے مشرقی غلامی کی رسم پر غور کی ہے اس بات کو مانتے ہیں کہ اہلِ یورپ جو کچھ شور و غل غلامی کے خلاف مچاتے ہیں یہ بالکل بے بنیاد ہے اور نہ ان کی نیت خالص ہے۔ اس کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ مصر جہاں غلام محض اپنے بیان پر غلامی کے بندے چھوٹ سکتا ہے ہرگز وہ آزادی کی خواہش نہیں کرتا موسیو دی دوانی رقمطراز ہیں کہ لونڈی کا بیٹا بالکل بی بی کے بیٹے کی برابر ہے اگر وہ خاندان کی اولاد اکبر ہو تو اس کو کل اعزاز خاندانی ملتا ہے۔ آج بھی بہت سے اعلیٰ درجے کے افسر اور حکام ایسے موجود ہیں جو متبنیٰ کر لئے گئے تھے اور تعلیم تربیت پانے کے بعد انھوں نے اپنے مالک کی بیٹی سے شادی کی ہے غلاموں سے مصر ہی میں ایسی شفقت کا برتاؤ نہیں کیا جاتا بلکہ کل ممالک اسلام میں اُن کے ساتھ ایسا ہی سلوک ہوتا ہے لین پول صاحب رقمطراز ہیں اور تو سب کچھ تھا ہی مگر یہ انقلاب سلطنت (مسلمانوں کا اسپین فتح کرنا) بیچارے غلاموں کے لئے زیادہ مبارک ہوا۔ جو گاتھ اور رومن کی سختیوں سے ازبس تنگ آ گئے تھے۔ ضابطہ غلامی لیکن ایک متشرع مسلمان کے اختیار میں ہو اسلام کا نہایت نرم اور شایستہ قانون ہے (کارنامہ مور صفحہ

مس بلیٹ رقمطراز ہیں کہ عرب کا غلام لاڈ لا بیٹا ہی۔ (تیسرا لیسٹ ایہ ہے اسلامی غلامی اور اس کا نتیجہ - اور حقیقت جو منصف مزاج کو سراسر رحمت معلوم ہوگا - یہ امر مکرر قابل توجہ ہے کہ اسلام نے نہ غلامی کو ایجاد کیا نہ غلامی کو ضروری قرار دیا اور غلام آزاد کرنے کا بڑا ثواب رکھا ہی اور غلام سوائے محاربے کے اور کسی شخص کو نہیں بنایا جاتا جنگی لوگ بھاگ گئے والے ان کے عیال و اطفال پکڑے جاتے ہیں - جو شخص فدیہ ادا کرنے پر رہا ہو جاتے ہیں جو نادار لاوارث ہوتے ہیں وہ لونڈی غلام بنکر رہتے ہیں ان کیسا تھ سلوک کا برتاؤ کیا جاتا ہی تاکہ لاوارث و یتیم بیوائیں پریشان ہو کر گداگری چوری اور دیگر فواحش میں مبتلا نہوں انکو ہاتھوں پر تقسیم کردیا جاتا ہی اس قسم کی عورتوں سے مالک کو متمتع ہونے کی اجازت ہے تاکہ وہ طبعی تقاضے سے تنگ نہوں اور بلا وجہ افزایش نسل سے محروم نہ رہیں کیونکہ اس زمانہ میں قریب قریب تمام قوموں میں بیوہ کا نکاح معیوب تھا - اس لئے ان غیر مسلم عورتوں کو فواحش و بربادی سے بچانے کی یہی بہتر صورت تھی -

---

نکاح بیوگان یہ مفید رسم مسلمانوں کی دیکھا دیکھی اب ہندوؤں میں رائج ہوگئی ہی ویدکی مذہب تعلیم دیالو رحیم ایشور (خدا) کا یہ حکم تھا کہ جو جوڑا بچھڑ جائے وہ پھر دوسرے سے نہ ملے عورت زندہ آگ میں جلے مگر دوسرا نہ کرے چنانچہ پنڈت کشن پرشاد کول لکھتے ہیں کہ ویدک دہرم میں بدھوا بواہ کا دہان نہیں ہی لیکن آج بدھوا بواہ کو سماجک اصلاح میں خاص جگہ حاصل ہی دھرم آگیا تو یہ ہی کہ نہ مرد استری کے مرنے پر دوسرا بواہ کرے اور نہ استری پتی کے مرنے پر بیاہی جائے (اخبار الامان دہلی جون ۲۵ء) عورت اور مرد کا ایک ہی بار بیاہ ہوتا وید اور شاستروں میں لکھا ہے دوسری بار نہیں (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۳۲) ایس اس صورت میں کہ بیوہ کی شادی نہ ہو مقتولین کی عورتیں بجز اس کے کہ افعال ذلیلہ میں مبتلا ہوں اور کیا نتیجہ ہی - اس لئے اسکا بہترین علاج یہی تھا کہ فاتح اپنے پاس انکو آرام سے رکھے اور ان سے متمتع ہو - ان احکام پر نظر کرتے ہوئے آریوں کو ان تین صورتوں میں سے ایک تسلیم کرنی پڑے گی -

۱ - یہ کہ شادی خلاف عقل و انصاف ہی اور سماجیوں نے جو اس کو اختیار کیا ہے یہ خلاف مذہب ہے اور بڑا فحش ہے -

۲ - یہ کہ وید مذہب میں بیوہ کی شادی جائز ہے - سوامی جی نے جو ستیارتھ پرکاش میں اس کو ناجائز لکھا ہے یا تو وہ غلط ہے یا وہ اس کو سمجھ نہ سکے -

۳ - یہ کہ بیوہ کی شادی ایک اچھی رسم ہی لیکن وید میں جائز نہیں اسکی خوبیوں پر نظر کرکے اہل سماج نے اس کو اختیار کیا اس لئے یہ مذہب ترمیم طلب ہی - نتیجہ یہ کہ ان صورتوں پر غور کرنے سے ثابت ہوگا کہ وید کے مذہب میں ترمیم کا سلسلہ ہی اسلئے یہ مذہب حکیم و علیم خدا کی تعلیم نہیں مذہبی ترمیم کا سلسلہ نہایت تیزی سے جاری ہی دیگر مذاہب کی مفید باتیں رفتہ رفتہ داخل اصول کی جا رہی ہیں چنانچہ اپنے خاندانی رشتہ داروں سے رشتہ قائم کرنا ہندوؤں میں ناجائز ہی

عہد اسلام میں عرب اور تمام مملکت ایران سندھ تک ہندوستان افریقہ فتح ہوئے تھے کسی کتاب سے ثابت نہیں۔ کہ کہیں کوئی مندر کوئی آتشکدہ کوئی گرجا منہدم کیا گیا ہو نہ اس عہد کے متعلق کسی معترض کا کوئی اس قسم کا اعتراض لکھا کسی معبد کو ظلم و جبر سے منہدم کر کے مسجد بنانے اور سامان و آراضی مغصوبہ میں مسجد بنانے کا الزام دو شخص اسلام پر لگا سکتے ہیں۔ ایک تو وہ جو مذہب اسلام سے ناواقف ہوں۔ کیونکہ آراضی و مال مغصوبہ سے مسجد کی تعمیر جائز نہیں۔ اور ایسی مسجد مسجد کا حکم نہیں رکھتی۔ دوسرے وہ جس نے ہٹ دھرمی پر کمر باندھی ہو۔ اسلام نے معابد کی حفاظت کی ہے۔ کفار باہم لڑ لڑ کر ایک دوسرے کے معابد کی توہین کیا کرتے تھے چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد یعنی اللہ اگر بعض ظالموں کو بعض سے دفع نہ کرتا تو درویشوں کی خانقاہیں۔ گرجے مسجدیں سب برباد ہو جائیں۔ ہاں عرب کے بتخانے ضرور عہد اسلام میں منہدم کیے گئے۔ لیکن واقعات کو نظر انصاف سے دیکھنے والے ان کے متعلق کوئی الزام قائم نہیں کر سکتے۔ ان واقعات کے سمجھنے کے لیے پہلے عرب اور بیت اللہ کی تاریخ کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ بیت اللہ جس میں سے تین سو[1]

[1] لیکن آجکل اس کی ترجیح کی سعی کی جا رہی ہے چنانچہ اخبار منصور پشاور رقمطراز ہے۔ لالہ راجندر بی۔ اے ایل ایل بی ایڈوکیٹ لاہور اپنے ملتان وغیرہ کے دورہ کا ذکر کرتے ہوئے اخبار درویش سماچار کے لاہور میں لکھتے ہیں اس علاقہ میں اکثر مقامات پر یہ زبردست تحریک پیدا ہو رہی ہے کہ نزدیکی رشتہ داری کی بندشوں کو توڑ دیا جائے منٹگمری جھنگ اور شاہ پور کے اضلاع اس پر بہت آمادہ ہیں کہ وہ چچا پھوپا اور خالو کے ہاں شادیوں کا سلسلہ جاری کر کے اس روک کو دور کرنا چاہتے ہیں بلکہ اکثر افراد تو اس قسم کے رشتہ کر چکے ہیں۔ لالہ جی نے ہندو لیڈروں اور عالموں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس جدید تحریک پر غور کریں ضروری ہے۔ اسی طرح چھوت چھات کا مسئلہ جو ذاتوں کی تقسیم کا بنا ہے اور ہندوؤں کا قدیمی شعار ہے۔ آج اس کو مٹایا جا رہا ہے۔

ساتھ بت نکالے گئے۔ حضرت آدم پیغمبر اسلام کا معمورہ معبد تھا پھر اس کو ابراہیم و اسماعیل
علیہم السلام پیغمبران اسلام اجداد رسول کریم نے تعمیر کیا غرض بیت اللہ مسلمانوں کا
موروثی معبد تھا عمرو بن لحی جب عرب پر مسلط ہوا۔ اس نے سب سے پہلے جبراً ایک بت۔
بیت اللہ پر نصب کیا جسکا نام ہبل تھا (تاریخ قدیم) پس عقل و انصاف کا مقتضی یہ ہے
کہ اولاد ابراہیم اور ہر موحد کا حق تھا کہ بیت اللہ پر قبضہ کر لے۔ اور اس کو شرک کی نجاست
سے پاک کرے۔ لیکن حضور علیہ السلام جب مبعوث برسالت ہوئے تو آپ نے نہ کوئی بت
نکلوایا نہ کسی بت کو پوجنے سے جبراً روکا نہ بیت اللہ پر قبضہ کرنے کا مطالبہ کیا۔ بلکہ آپ۔
اپنی عبادت علیحدہ کرتے تھے۔ لیکن کفار نے آپ کو عبادت بھی نہ کرنے دی نماز پڑھتے میں
اینٹ پتھر مارتے غلیظ ڈالتے۔ جب آپ ہجرت فرما گئے تو تمام عرب نے متفق ہو کر مسلمانوں
کو زیارت بیت اللہ سے روک دیا۔ ان واقعات پر نظر کر کے اگر مسلمان تمام عرب کے معابد
منہدم کر دیتے تو بھی حق بجانب ہوتے۔ لیکن حضور نے کوئی معبد منہدم نہیں کیا جب
مکہ فتح ہو گیا۔ اور اہل مکہ مسلمان ہو گئے اور بیت اللہ سے جو مرکز تھا۔ بت پرستوں
کے بت نکالے گئے پھر جوں جوں قبائل عرب مسلمان ہوتے گئے۔ انھیں کے بتکدے مسمار
ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ عرب میں کوئی بت پرست باقی نہ رہا اور بعد قبول اسلام
قبائل عرب نے خود بتخانوں کے انہدام کی درخواست کی (طبقات ابن سعد جز و مغازی و
تاریخ کبیر) جب بت پرست باقی نہ رہے تو بتکدے کس کے لئے رکھے جاتے جب وہ مذہب
نہ رہا تو ان کے انہدام سے کس کی توہین ہوئی۔ جب ان کے پوجنے والوں نے خود ان کو
منہدم کیا تو کس نے کس کی توہین کی۔ بت پرستان عرب نے مسلمانوں کے معبد
بیت اللہ پر قبضہ کر کے بتخانہ بنا کر صدیوں تک اس کی توہین کی۔ پس اگر مرقومہ بالا
وجوہات سے بھی قطع نظر کی جائے تو مسلمانوں کو حق تھا۔ کہ جس طرح چاہیں۔ ان کے
معابد کی توہین کریں اور اس پر کوئی اہل انصاف معترض نہیں ہو سکتا۔

غنیمت یعنی لوٹ

آریہ یہ بھی مشہور کرتے ہیں کہ مسلمان غیر مسلموں کا مال گھر بار لوٹ لیتے ہیں یہ بھی سراسر الزام و اتہام ہے۔ اس کی صرف اسقدر اصل ہے کہ جو لوگ فساد کریں جنگ کریں جب وہ فرار ہوں یا مغلوب ہوں ان کے مال پر قبضہ کر لیا جائے جس کا کچھ حصہ بیت المال میں داخل ہے جس سے مساکین کی دستگیری ہوتی ہے۔ باقی لشکر میں تقسیم کیا جائے۔ امن و امان سے رہنے والے گھروں میں بیٹھنے والے غیر مقابل کو لوٹنے کا حکم نہیں ہے۔ سامان رسد اسباب لشکر اثاث سرکار مقابلہ جہاد کرنے والوں کا ذخیرہ لوٹا جاتا ہے چنانچہ فتح مکہ میں حضور نے اعلان کر دیا تھا کہ جو دروازہ بند کرے۔ اسکو امان ہے جو مقابلہ نہ کرے اسکو امان ہے۔ اور یہ طریقہ لوٹ کا ہر ملک ملت ہر قوم میں ہر زمانہ میں رائج رہا ہے۔ آجکل بھی دشمن منفرور کا سامان اپنے قبضہ میں لے لیا جاتا ہے۔

باب سوم

عہد اسلام کی تمام لڑائیوں کے وجوہات

اس باب کو شروع کرتے وقت مجھکو بہت سی کتابیں دیکھنے کی ضرورت پیش آئی۔ اردو فارسی کی کوئی کتاب ایسی نظر سے نہیں گذری جس میں رسول مقبول کے تمام غزوات و سرایا و بعوث کا ذکر لکھا ہو عربی سورخین میں بعض سرایا کے امراء عسکر کے ناموں میں اختلاف ہے بعض کے مقام و سنین و تقوع میں اختلاف ہے بعض مہمات کے کئی کئی نام ہیں کسی مورخ نے کسی نام سے ذکر کیا ہے کسی نے کسی نام سے یہ اختلاف اردو مصنفین کے لئے [illegible] دقت و کلفت کا باعث ہوا ہے اسلئے بعض نے ایک سریہ کو دو سمجھا ہے

محتاط حضرات نے اس دقت سے بچنے کیلئے اپنی تصانیف میں اس قسم کی مہمات کا تذکرہ ہی نہیں لکھا۔ اس باب میں تمام مہمات کا ذکر لکھا گیا ہے۔ اور جس مہم کے جسقدر نام ہیں تحریر کر دئیے ہیں۔ تاریخ نویس حضرات ان مشکلات کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں جو اس صورت میں مجھکو پیش آئی ہونگی۔ جن کتابوں سے میں نے مدد لی ہے انمیں سے خاص خاص کے نام یہ ہیں۔

طبری واقدی۔ ابن خلدون۔ ابن خلکان۔ سیرت ابن ہشام۔ مواہب لدنیہ۔ سیرت حلبیہ طبقات ابن سعد۔ تفسیر خازن۔ کتب صحاح ستہ۔ سیرت المحمدیہ عربی مولنا کرامت علی دہلوی۔ مدارج النبوت۔ سلوۃ الکئیب بذکر الحبیب قلمی غیر مطبوعہ موجودہ کتب خانہ دارالعلوم دیوبند مصنفہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی۔ نشر الطیب مولنا اشرف علی صاحب الاسلام مولانا عاشق الٰہی صاحب تاریخ حبیب الٰہ تاریخ حافظ اسلم جیراجپوری تاریخ اسلام مولوی اکبر شاہ خاں۔ سیرت المصطفےٰ مولوی فیروز الدین مختصر سیرت نبوی مولانا عبد الشکور صاحب۔ تذکرۃ المصطفےٰ سید نواب علی۔ ایم۔ اے ایس۔ سی پروفیسر بڑودہ کالج سیرت النبی علامہ شبلی رحمۃ للعلمین قاضی سلیمان صاحب تفسیر القرآن سرسید سوانح عمری محمد صاحب مصنفہ شردھے پرکاش دیوجی۔ اس سوانح عمری میں خاص خاص غزوات کا ذکر ہے۔ جن غزوات کو انھوں نے لکھا ہے۔ ان غزوات کے بیان میں میں نے ان کا حوالہ نقل کیا ہے۔ اس سوانح عمری کے متعلق مصنف موصوف نے لکھا ہے۔ جو واقعات اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں ان کی خاطر خواہ چھان بین کر لی گئی ہے اور باطمینان کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان واقعات کی صحت میں دوست دشمن کسی کو کلام نہیں۔ (دیباچہ)

اس باب میں یہ التزام بھی کیا ہے کہ جس غزوہ یا سریہ کا ذکر قرآن مجید میں ہے حوالہ تحریر کر دیا ہے۔ مہمات عہد رسول کریم کے تین نام ہیں۔ غزوہ جس مہم میں حضور بہ نفس نفیس شریک ہوئے۔ سریہ جو مہم کسی صحابی کی سرکردگی میں روانہ کی گئی۔

بعض وہ مہم جو کسی غزوہ یا سریہ کے لشکر سے کچھ آدمی علیحدہ کر کے کسی دوسری مہم پر مامور کئے گئے۔ یا وہ لشکر جو جنگ کے لئے روانہ ہوا۔ لیکن اہل سیر نے ان ناموں اور تعریفات کی پابندی کو ضروری نہیں قرار دیا۔ اس باب میں اسکی پوری پابندی کی گئی ہے۔

تمام مہمات پر نظر کرنے سے عہد رسول کریم کی مہمات پانچ قسم کی ثابت ہوتی ہیں اول تفتیش مخالفین کے حالات و عزم معلوم کرنے کے لئے جو مہم روانہ کی گئی۔ دوم تبلیغی وعظ و پند کے لئے جو مہم روانہ ہوئی سوم انتظامی ان امورات کے سرانجام دینے کے لئے جو مہم روانہ ہوئی جو استحکام امن و حفاظت اسلام کے لئے ضروری تھے چہارم تادیبی اقوام جرائم پیشہ کی تنبیہ یا دشمنوں کو مرعوب کرنے کے لئے جو مہم روانہ ہوئی پنجم جنگی یعنی جدال وقتال کے لئے جو مہم بھیجی گئی۔ قسم پنجم یعنی جنگی تین قسم کی تھیں۔ ایک ہجومی یعنی دشمن کے طیار ہونے سے قبل جو لشکر اسلام چڑھکر گیا دوسرے دفاعی دشمن کے مقابلہ کے لئے جو لشکر گیا۔ درحالیکہ دشمن نے ہجوم کیا۔ تیسرے انتقامی قتل و دغا کا بدلہ لینے کے لئے جو لشکر گیا۔ اس باب میں ہر مہم کے ساتھ اس کی قسم بھی لکھدی گئی ہے۔

چونکہ رسول مقبول نے ماہ ربیع الاول میں ہجرت فرمائی تھی۔ اسلئے اکثر اہل سیر نے تذکرہ مہمات میں سال ربیع الاول سے شمار کیا ہے۔ اس رسالہ میں سال ابتدا یعنی ماہ محرم سے شمار کیا گیا ہے۔

۵ سرایا ایسی ہیں جن کا ذکر میں نے دانستہ چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ میرے نزدیک وہ سریہ کی تعریف میں نہیں آتے۔ بعض مورخین نے بھی ان کو سرایا کے تحت میں نہیں لکھا۔ ان کو نقشہ ذیل میں ظاہر کیا جاتا ہے۔

نمبر	نام سریہ	بسمت	کیفیت
۱	سریہ عبداللہ بن عوسجہ	ابی عمر بن حارث	رسول مقبول کا دانا نامہ عمرو بن حارث کے پاس بیجگئے پس اسکو سریہ کہنا کسی طرح موزون نہیں ورنہ دیگر اصحاب جو دیگر والیان ملک کے نام والا نامجات لیکر روانہ ہوئے۔ مثل دحیہ کلبی و سلیط بن عمر وغیرہ ان کے سرایا بھی قائم کرنے چاہئیں۔
۲	سریہ عقبہ بن ولید	بنی مصطلق	یہ وصول صدقات پر مامور ہوئے تھے۔ اس کا تعلق محکمہ جنگ سے نہیں اگر ان کا سریہ قائم کیا جائے تو دیگر محصلان زکوٰۃ مثل عباد بن بشر و ابن اللتبیہ وغیرہ کے سرایا بھی قائم ہونے چاہئیں۔
۳	سریہ ابو موسیٰ و معاذ بن جبل	یمن	بشرح صدر
۴	سریہ ابن امیہ	الیٰ ابی سفیان	ابو سفیان نے مکہ سے ایک شخص کو بھیجا کہ دھوکہ سے رسول مقبول کو قتل کردے وہ شخص گرفتار ہوا۔ اور تمام معاملہ منکشف ہوا۔ اس کے جواب میں عمر بن امیہ وغیرہ مدینہ سے مکہ کو چلے۔ کہ ابو سفیان کو قتل کرینگے۔ لیکن ان کا راز بھی فاش ہوگیا کسی صحیح روایت سے ان کی ماموری بامر

نمبر	نام سریہ	سنہ	کیفیت
			رسول کریم ثابت نہیں لہٰذا یہ سریہ نہیں ہوسکتا روضۃ الاحباب میں بھی اس کو سرایا کے تحت میں نہیں لیا۔ بعض نے اس کو سریہ سلمہ بن اسلم یا حباب بن صخر ا میں بھی لکہا ہے۔
۵	سریہ محیصہ	الی ابی سینہ ۳ھ	سیرۃ ابن ہشام کے سوا کسی کتاب میں اس واقعہ کا ذکر سرایا کے تحت میں نہیں نہ کسی صحیح روایت سے ثابت ہے کہ محیصہ کو رسول مقبول نے ابی سینہ کے قتل پر مامور فرمایا تھا۔
۶	سریہ عمر بن عدی	الی عصما ۲ھ	کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں کہ رسول مقبول نے عمر بن عدی کو مامور کیا ہو۔ مواہب لدنیہ اس واقعہ کے سریہ ہونے سے انکار کیا ہے۔
۷	سریہ سالم بن عمر	الی ابی عفکہ	روضۃ الاحباب مدارج النبوۃ میں اس کا ذکر سرایا کے تحت میں نہیں نہ صحیح روایت سے سالم بن عمر کے ماموری ثابت ہے۔ بعض نے ابی عفکہ کی جگہ ابو العقل لکھا ہے۔
۸	سریہ علیؓ	بن خدیمہ	سریہ خالد میں جو بنی خدیمہ کے آدمی قتل ہوئے

نمبر شمار	نام سریہ	پتہ	کیفیت
			تھے۔ ان کا خوں بہا ادا کرنے کے لیے مامور ہوئے
9	سریہ جریر بن عبد اللہ	یمن	بشرح ع۱

نوٹ متعلق ع۲۔ ولید بن عقبہ قوم خزاعہ سے وصول صدقات پر مامور کئے گئے جب یہ لوگ وہاں پہونچے تو وہ لوگ استقبال کو نکلے۔ زمانہ جاہلیت میں چونکہ ان کی ان سے عداوت تھی۔ یہ سمجھے کہ لڑنے کو آتے ہیں۔ لہذا یہ واپس آئے اور رسول کریم سے اپنے خیال کے موافق عرض کیا۔ لیکن بعد تحقیقات معاملہ برعکس ثابت ہوا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا ..... یعنی اگر آوے تمھارے پاس کوئی گنہگار خبر لیکر آوے تو اس کو تحقیق کر لیا کرو۔

چند مہمات کو سرایا و بعوث کے تحت میں نے بڑھایا ہے۔ کیونکہ وہ صحیح طور پر ان تعریفات میں آتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تو قریب قریب تمام اہل سیر نے کیا ہے۔ لیکن سرایا و بعوث کا عنوان نہیں۔

:- ان کی تفصیل یہ ہے :-

بعث سعد ۶ھ۔ بعث قیس بن سعد ۸ھ۔ بعث خالد ۹ھ۔ سریہ جریر بن ۱۰ھ۔ سریہ قبر ۱۱ھ

قرآن مجید میں سترہ غزوات و دو سرایا کا ذکر ہے۔ دو غزوات و پانچ سرایا میں مسلمانوں کو شکست ہوئی۔ آٹھ غزوات تیئس سرایا چار بعوث میں مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ آٹھ غزوات پچیس سرایا چار بعوث میں قتال وجدال ہوا۔ کل مہمات کی تفصیل قسم وار نقشہ ذیل سے ظاہر ہوگی۔

[illegible]	تبلیغی	تفتیشی	[illegible]	[illegible]	جنگی ہجومی	جنگی انتقامی	جنگی دفاعی	میزان کل
غزوات	۰	۱	۳	۲	۶	۲	۱۵	۲۹
سرایا	۶	۷	۴	۵	۶	۵	۲۷	۶۰
بعوث	۰	۰	۲	۲	۲	۱	۲	۹
میزان قسم وار	۶	۸	۹	۹	۱۴	۸	۴۴	۹۸

اس نقشہ پر نظر کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام جنگ کے خواہاں اور شائق نہ تھے۔ نیز آئندہ بیان سے واضح ہوگا کہ مسلمانوں نے مجبور ہو کر تلوار اٹھائی ہے اور حتی الامکان خونریزی سے درگذر کیا ہے۔ کفار عرب نے یہ سلسلہ قائم کیا تھا۔ کہ مسلمان ہمیشہ مصروف جنگ رہکر تنگ آجائیں۔ جب ایک گروہ لڑائی یا اجتماع یا مظاہرہ سے فارغ ہوتا تو دوسرا قبیلہ کھڑا ہو جاتا۔ چنانچہ نو برس تک یہی سلسلہ قائم رہا۔

مہمات عہد رسول کریم

(سریہ حمزہ) رمضان سلہ) خبر آئی کہ ابوجہل معہ ایک گروہ کے مکہ سے روانہ ہوا ہے حضور نے حضرت حمزہ کو معہ تیس اصحاب بغرض دریافت حال روانہ کیا۔ ناحیہ عیص سرزمین جہینہ میں سیف البحر کے قریب ابوجہل معہ تین سو آدمیوں کے ملا۔ اور قلیل التعداد مسلمانوں پہ حملہ کرنا چاہا۔ حضرت حمزہ بھی مقابلہ کے لئے آمادہ ہو گئے۔ مگر ایک عرب رئیس مجدی بن عمر الجہنی نے بیچ بچاؤ کرکے فریقین کو واپس کر دیا۔ یہ سریہ تفتیشی تھا۔

(سریہ رابغ شوال سلہ) رابغ ایک قصبہ ہے۔ درمیان مکہ اور مدینہ خبر آئی کہ قریش کا لشکر

رواز ہوا ہے۔ حضور نے بغرض دریافت حال حضرت ابوعبیدہ کو معہ کچھ اصحاب کے روانہ کیا میدان رابغ میں عکرمہ بن ابی جہل معہ دو سو آدمیوں کے ملے چونکہ قریش کا مقصد بنجہ پر یہ حملہ کرنا تھا اس لئے اب آگے بڑھنا مناسب نہ سمجھا اور چند تیر مسلمانوں کی طرف پھینکے اُدھر سے جواب دیا گیا بس اسقدر مقابلہ کے بعد قریش واپس ہوئے اس کو سریہ ابوعبیدہ و سریہ احیاء بھی لکھتے ہیں۔ احیاء ایک پانی کا نام ہے حجاز میں یہ سریہ تفتیش تھا

(سریہ خرار ذیقعد ۱ھ) خرار ایک موضع ہے جحفہ کے قریب ایک گروہ قریش کے نکلنے کی خبر پاکر بیس اصحاب بسر کردگی سعد بن وقاص روانہ کئے گئے۔ قریش مسلمانوں کی خبرداری سے آگاہ ہوکر راستہ سے لوٹ گئے۔ اس کو سریہ سعد بھی کہتے ہیں یہ سریہ تفتیش تھا۔

(غزوہ ابوا صفر ۲ھ) اس غزوہ میں بنی ضمرہ سے یہ معاہدہ کیا گیا۔ یہ غزوہ انتظامی تھا اس کو غزوۂ ودان بھی کہتے ہیں۔ ابوا و ودان دو موضع ہیں۔ تین تین میل کے فاصلہ پر مکہ و مدینہ کے درمیان۔

(غزوہ بواط ربیع الاول ۲ھ) پہاڑی فرقوں میں وعظ و پند کے لئے حضور تشریف لیگئے۔ بواط ینبوع کی ایک پہاڑی کا نام ہے۔ ینبوع رضوی کے کنارہ ہے جہینہ میں یہ غزوہ تبلیغی تھا۔ اس قسم کی مہمات کے متعلق طبری نے صاف طور پر لکھا ہے

قد کان رسول اللہ بعث فیما حول مکۃ سرایا تدعوا الی اللہ عزوجل ولم یامرہم بقتال یعنی رسول مقبول نے نواح مکہ میں دعوت اسلام کے لئے مہمیں بھیجیں اور ان کو جدال و قتال کا حکم نہ تھا۔

(غزوہ سفوان ربیع الاول ۲ھ) کرز بن جابر فہری معہ ایک جماعت کے خفیہ مدینہ میں آئے اور مسلمانوں کے مویشی پکڑ کر لیگئے حضور نے سفوان تک جو نواح بدر میں ایک موضع ہے تعاقب کیا۔ مگر وہ ہاتھ نہ آئے۔ یہ غزوہ تادیبی تھا۔ اس کو غزوہ بدر الاولیٰ بھی کہتے ہیں۔

(غزوہ ذی العشیرہ جمادی الاولی سنہ ۲ھ) قریش نے مسلمانوں پر ایک متفقہ زبردست حملہ کی تجویز کی اس کے مصارف کے لئے عام چندہ ہوا اس چندہ میں ہر ایک عورت جسکے پاس جو کچھ تھا سب دیدیا جیسا کہ ابوسفیان کے قول سے ثابت ہے کہ کسی قریشی مرد عورت کے پاس کچھ نہ رہا (طبقات ابن سعد) نقد کے علاوہ جو اشیاء وصول ہوئیں ان کے فروخت کرنے کے لئے ابوسفیان شام کو چلے۔ رسول مقبول کو قریش کے نکلنے کی اطلاع ہوئی تو آپ موضع ذی العشیرہ تک تشریف لائے یہ ایک موضع تھا بنو مدلج کا شام کے راستہ پر لیکن قافلہ نکل چکا تھا۔ آپنے بنو مدلج سے معاہدہ کیا اور واپس تشریف لائے۔ چونکہ یہ وہی قافلہ تھا جو واپسی میں جنگ بدر کا بہانہ بنا اس لئے بعض نے اس کو بدرالاولی محض اسی وجہ سے لکھا ہے جو موزوں نہیں معلوم ہوتا کہ غزوہ سفوان کو جو بدر کے قریب ہے بدرالاولی نہ کہا جائے۔ اور ذی العشیرہ کو محض قافلہ کے باعث بدرالاولی کہا جائے۔ یہ غزوہ ہجومی تھا اس غزوہ کا مقصد قافلہ مذکور سے تعرض کرنا تھا۔ بعض مورخین و مصنفین نے قافلہ کے تعرض کو تسلیم نہیں کیا۔ لیکن یہ امر صریح احادیث صحاح کے خلاف ہے جو کسی طرح قرین صواب نہیں ہو سکتا۔

(سریہ نخلہ رجب ۲ھ نخلہ ایک آبادی کا نام ہے درمیان مکہ و طائف کے ایک قریہ) قریش کے نکلنے کی خبر سنکر ان کے دریافت حال کے لئے حضور نے حضرت عبداللہ بن جحش کو معہ بارہ اصحاب روانہ کیا۔ قریش نے مسلمانوں کو قلیل التعداد دیکھکر جاؤ شروع کیا مسلمانوں نے حملہ کیا کفار کا سردار عمر بن الحضرمی مارا گیا قریش پس پا ہوئے یہ سریہ تعقیبی تھا۔ اس سریہ کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ یسئلونک عن الشہر الحرام قتال فیہ۔ یعنی تجھ سے سوال کرتے ہیں ماہ حرام میں لڑائی کا۔ اس کو سریہ عبداللہ بھی کہتے ہیں۔

غزوہ بدر الکبریٰ رمضان ۲ھ غزوہ ذی العشیرہ میں جس قافلہ کا بیان ہوچکا ہے۔ اب وہ واپس ہوا جب مدینہ کے قریب پہونچنے کا وقت آیا تو ابوسفیان کو خوف ہوا کہ کہیں مسلمان حملہ نہ کریں اس لئے انھوں نے مکہ ابوجہل کو پیغام بھیجا کہ میری مدد کو آؤ۔ ادھر مدینہ میں قافلہ کی آمد اور مکہ سے مدد آنے کی خبر پہونچی حضور علیہ السلام کو خیال ہوا کہ یہ دونوں گروہ ملکر مدینہ پر حملہ آور نہ ہوں نیز اس قافلہ سے بھی تعرض مقصود تھا۔ کیونکہ یہ قافلہ کوئی تجارتی قافلہ نہ تھا بلکہ اس میں وہ خزانہ تھا جو مسلمانوں کی بربادی کے لئے مہیا کیا گیا تھا۔ اس لئے آپ نے صحابہ سے مشورہ کیا بعض کی یہ رائے ہوئی کہ صرف قافلہ کی تاک لگائی جائے۔ کیونکہ قافلہ میں صرف چالیس آدمی تھے۔ اس پر بہت کچھ کامیابی کا امکان تھا۔ نیز اگر قافلہ پر ہاتھ پڑ جاتا تو جنگجو قریشیوں کی کمر ٹوٹ جاتی اور قافلہ شام سے واپس آتا مدینہ اور شام کے درمیانی قبائل اہل مدینہ کے ہم عہد تھے۔ ان وجوہات سے ان حضرات کو یہی قرین صواب معلوم ہوا کہ قافلہ پر حملہ کیا جائے۔ لیکن حضور نے اس رائے کو پسند نہ فرمایا۔ کیونکہ اگر جانب شام قافلہ پر حملہ کیا جاتا تو یہ مکہ کا لشکر جرار مدینہ میں گھسکر قیامت برپا کر دیتا۔ اس لئے آپ نے مکہ ہی کی جانب قصد فرمایا۔ اس ہی مشورہ کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے۔ كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنظُرُونَ وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ اللَّهُ أَن يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ

یعنی جس طرح تجھکو تیرے خدا نے گھر سے حق پر نکالا ہے۔ درانحالیکہ مسلمانوں کا ایک گروہ اس کو ناپسند کرتا تھا۔ یہ لوگ حق بات کے ظاہر ہونے پر تجھ سے حجت کرتے ہیں۔ گویا کہ موت کی طرف ہنکائے جاتے ہیں۔ اور موت کو آنکھوں سے

دیکھ رہے ہیں۔ اور جب کہ خدا تم سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ دو جماعتوں میں سے کوئی جماعت تم کو ہاتھ لگے گی۔ اور تم یہ چاہتے ہو کہ بے کھٹکے والی جماعت تم کو ہاتھ آئے۔ اور اللہ یہ چاہتا تھا کہ حق کو اپنی باتوں سے قائم اور کافروں کی جڑ کاٹ دے

بعض کج فہم یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ رسول مقبول لوٹ مار کرتے تھے۔ لیکن یہ وہی شخص کہہ سکتا ہے کہ جو یا تو تاریخ سے نابلد ہو۔ یا جس نے تعصب کی پٹی آنکھوں پہ باندھ رکھی ہو حضور علیہ السلام نے بارہ سال تک جو مظالم برداشت کئے اور جو واقعات مدینہ پہونچکر پیش آئے ان کا ذکر ہو چکا ہے اب اعادہ کی ضرورت نہیں۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ جب نہ سڑکیں تھیں نہ کوئی مستقل ذریعہ خبر رسانی کا تھا اس لئے قافلہ کی خبر پہ نکلنا ضرور تھا۔ کیونکہ اگر قریش کا کوئی قافلہ بھی مدینہ پہ پہنچ جاتا۔ تو پھر مسلمانوں کا بچاؤ دشوار تھا۔ اسی وجہ سے حضور ہر چیز پہ مہم روانہ فرماتے تھے۔ اور جب کبھی ان کا کوئی قافلہ مدینہ پہونچگیا مسلمانوں کو نقصان اٹھانا پڑا (دیکھو بیان غزوہ سفوان و غزوہ سویق و غزوہ غابہ) اور غزوات احد و خندق میں تو مسلمان تائید ایزدی ہی سے محفوظ رہے۔ ورنہ بربادی میں کوئی کسر ہی باقی نہ رہی تھی۔ اس لئے حفاظت خود اختیاری کا مقتضیٰ بھی تھا۔ کہ انکو مدینہ کے پاس نہ پھٹکنے دیا جائے پھر قریش کی ٹکڑیاں بار بار مسلمانوں کے قصد سے نکلتی تھیں۔ مسلمانوں کا مال بھی لوٹا جا چکا تھا (بیان غزوہ سفوان) مسلمانوں پہ حملہ بھی کیا جا چکا تھا (بیان سریہ رابغ) باہم جنگ و جدال بھی ہو چکی تھی (بیان سریہ نخلہ) اہل مدینہ کو زیارت بیت اللہ سے روکا جا چکا تھا۔ پھر یہ قافلہ کیا تھا۔ جنگی خزانہ کا حامل تھا۔ اسکا لوٹنا موجب اعتراض ہے تعجب ہے کہ یہ متعصب معترض فوجی لوٹ اور ڈکیتی کے فرق کو نہیں جانتے۔ کیا انکو معلوم نہیں کہ ہمیشہ سے یہ دستور ہے کہ دشمن کے سامان پر حملہ کیا جاتا ہے۔ اور یہ ہر زمانہ میں ہر ملک و قوم میں رائج ہے یا انھوں نے زمانہ سابق و حال کے حالات تاریخوں اور اخباروں میں نہیں پڑھے کیا اس کا نام رہزنی ہے۔ جو واقعات مذکور ہوئے۔ اور کیا علاج اگر کوئی مسلمانوں کے ہاتھ میں تھا تو صرف یہی تھا۔ کہ قریش کے قوافل کی آمد و رفت نہیں جاری ہوں۔ تاکہ وہ مجبور ہو کر صلح و انصاف پر مائل ہوں کیا دشمن کے مظالم سے بچنے کی تدبیر کرنا ظلم ہے۔ اگر کوئی کسی کا گھر لوٹنے یا اسکے اہل و عیال کو ستانے یا اسکو قتل کرنے آئے تو ظالم کو سب کچھ کر دینا چاہئے اسکے ساتھ مجادلہ و مقابلہ کرنا چاہیے یہ کہاں کی فلاسفی ہے حضور کا مقصد ہی یہ تھا کہ یہ مجبور ہو کر راہ صلاح اختیار کریں ورنہ رہزنی تو بہ تو بہ اسلام پاک: وہ لیسی قبیح تعلیم سے ۶ھ میں قریش کی لوٹ مار کے جواب میں زید بن حارثہ نے قریش کے ایک تجارتی قافلہ کو مع مال اور آدمیوں کے گرفتار کر لیا۔ لیکن حضور نے سب کو مال واپس کیا اور چھوڑ دیا (بیان سریہ عیص)

غرض جب ابوسفیان کا پیغام طلب کمک مکہ پہونچا ابوجہل کو تو عید ہوگئی وہ تو لڑائی کے لئے بیتاب تھا۔ کچھ یہ قافلہ کا بہانہ ہاتھ آیا کچھ یہ مقتول سریہ نخلہ عمرو بن الحضرمی کے انتقام کو حیلہ ٹھہرایا

غرض ایک ہزار لشکر جرار فراہم کر کے زیر کمان عتبہ بن ربیعہ چلا اور میدان بدر میں پہونچکر پانی پر قبضہ کر لیا اور حکم دیا کہ مسلمانوں کو پانی نہ لینے دیا جائے۔ چنانچہ لشکر اسلام کو سخت مصیبت کا سامنا ہوا لیکن خداوند کریم نے باران رحمت کا نزول فرمایا جس سے لشکر اسلام کی کلفت رفع ہوئی چنانچہ ارشاد ہے۔ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ۔۔۔۔۔۔۔ یعنی اتارا تم پر پانی تاکہ تم کو پاک کرے اور تم سے شیطان کی نجاست کو دور کرے۔ الغرض حضور معہ تین سو تیرہ بے سروسامان جانبازوں کے جن کے پاس دو گھوڑے اور چند اونٹ تھے نہ اسلحہ مکمل تھے۔ نہ سامان رسد کافی کوچ کیا اور میدان بدر میں تشریف لے آئے۔ اس ہی درمیان میں۔ قریش کا قافلہ صحیح وسلامت نکل گیا۔ اس پر قبائل عدی وزہرہ نے کہا کہ اب جنگ کی ضرورت نہیں۔ عتبہ راضی ہوگیا۔ مگر ابوجہل نہ مانا۔ سب کو طعن وتشنیع کیا۔ لیکن وہ دونوں قبائل واپس چلے گئے۔ ابوسفیان مکہ میں قافلہ پہونچا کر میدان جنگ آ گئے جب لشکر صف آرا ہوئے حضور نے اول حضرت عمرؓ کو بھیجا کہ قریش سے کہو ہمارا تمھارا لڑنا مناسب نہیں۔ اس پر حکیم بن حزام نے کہا بات تو مناسب ہے۔ لیکن ابوجہل برافروختہ ہوا۔ اگر قریش کا مقصود صرف حفاظت ہوتا تو قافلہ نکل جانے کے بعد لوٹ جاتے۔ مگر نہیں ان کا قصد تو وہی تھا جو غزوہ ذی العشیرہ کے بیان۔

پھر وہ قریش جو ہر طرح اذیت دیتے تھے۔ اموال لوٹتے کیا وجہ تھی کہ بچے تو ان سے تعرض نہ کیا جاتا
ملہ جہلاء عرب کا عقیدہ تھا کہ جب تک مقتول کا انتقام نہیں لیا جاتا اس کی روح الّو بنکر فریاد کرتی رہتی ہے۔ اس عقیدہ کو ثار کہتے ہیں۔

میں مذکور ہوا چنانچہ ارشاد ہے وَلَا تَکُونُوا کَالَّذِینَ خَرَجُوا مِن دِیَارِھِم بَطَراً وَّرِئَاءَ النَّاسِ وَیَصُدُّونَ عَن سَبِیلِ اللّٰہِ یعنی ان لوگوں کی طرح نہ بنو جو اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اور خدا کے رستے سے روکتے ہوئے نکلتے ہیں آخر عتبہ مع اپنے برادر و فرزند صفِ جنگ سے نکلکر اور کہا اے محمدؐ ہمارے مقابلہ کے لئے آدمی بھیج اس پر چند انصار نکلے عتبہ نے کہا اے محمدؐ ان کاشتکاروں کے سر ہماری تلوار کے لائق نہیں ہماری قوم کے آدمی بھیج۔ اس پر حضور نے حضرات علیؓ و حمزہؓ و ابو عبیدہؓ کو بھیجا اور جنگ شروع ہو گئی۔ عتبہ ولید ابو جہل وغیرہ صناد ید قریش قتل ہوئے۔ پانی پر مسلمان قابض ہوئے۔ حضور نے اعلان فرمادیا کہ پانی لینے سے کسی کافر کو نہ روکا جائے۔

الغرض اپنے بہت سے سرداروں کے قتل ہونے سے قریش بھاگے اور لشکر اسلام مظفر و منصور ہوا۔ یہ غزوہ ہجوم تھا۔ اس کو بدر العظمیٰ و بدر القتال بھی کہتے ہیں۔ اس غزوہ کا ذکر چند جگہ قرآن مجید میں ہے چنانچہ ارشاد ہے وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ یعنی اللہ نے تم کو بدر میں فتح دی اور تم کمزور تھے بدر ایک موضع ہے جس کو بدر بن مخلد بن کنانہ نے آباد کیا تھا۔ اس غزوہ کے متعلق شردھے پرکاش دیوجی رقمطراز ہیں ماہ رجب سنہ ۲ھ مطابق نومبر ۶۲۳ء کو مدینہ میں یہ خبر پہنچی کہ مکہ میں مسلمانان مدینہ کے نیست و نابود کرنے کی بڑی بھاری تیاریاں ہو رہی ہیں اور عنقریب بیشمار لشکر حملہ کرنے والا ہے انھیں ایام میں قریش کا ایک قافلہ عظیم شام کی طرف سے آرہا تھا۔ اور یہ منصوبہ قرار پایا تھا کہ وہ قافلہ شمال کی طرف سے حملہ آور ہو۔ اور جنوب کی طرف سے اہل مکہ حملہ کریں۔ اور یہ کارروائی اس اہتمام سے ہو۔ کہ آئندہ کے لئے اہل اسلام کا نام و نشان تک نہ رہے۔ اس خبر نے مسلمانان مدینہ میں نہایت پریشانی اور گھبراہٹ پیدا کردی ان کی حالت نہایت مضطربانہ تھی وہ اپنا گھر بار چھوڑ کر جلاوطن ہوئے اور پردیس میں آپڑے تب

بھی انھیں امن نصیب ہوا۔ وہ اپنے بال بچوں اور عورتوں کی طرف سے نہایت سراسیمہ تھے اور حیران تھے کہ آج ہمارا کیا ہے جسکے عوض ہم پر یہ ظلم وستم روا رکھا جاتا ہے کیا یہی ہمارا قصور ہے کہ ہم ایک خدا کی پرستش کرتے ہیں۔ آخر مایوسی اور خوف نے ان کے دل میں جرأت پیدا کردی اور انھوں نے قصد مصمم کرلیا کہ ہم بھی اب کہیں بھاگ کر نہ جائینگے ہم اپنے دین پر اپنے بال بچوں پر اپنی صداقت پر دشمن سے لڑینگے اور سر کٹوائینگے (سوانح عمری محمد صاحب)

(غزوہ قرقرالکدر ذیقعدہ ۲ھ) قرقرالکدر ایک موضع کا نام ہے بنی سلیم وغطفان نے اجتماع کرکے مدینہ کا قصد کیا حضور خبر پاکر روانہ ہوئے موضع قرقرالکدر تک پہونچے تھے کہ دشمن منتشر ہوگئے بعض نے اس کو غزوہ نبی سلیم بھی لکھا ہے۔ مگر درحقیقت غزوہ بنی سلیم غزوہ نجران کا نام ہے اس کو غزوہ قرقری بھی کہتے ہیں یہ وہ غزوہ جنگی دفاعی تھا۔

(غزوہ سویق ذی الحجہ ۲ھ) ابوسفیان مع دو سو سواران کے مدینہ آئے اور ایک مسلمان انصاری کو قتل کیا باغ میں آگ لگادی۔ خبر ہونے پر حضور روانہ ہوئے مگر وہ فرار ہوگئے حضور نے مقام کدر تک تعقب کیا بھاگتے میں قریش بوجہ دقت اپنی رسد ستو کے بورے گراتے چلے گئے یہ غزوہ دفاعی تھا۔ اسکو غزوہ قرقرالکدر ثانی بھی کہتے ہیں۔

(غزوہ انمار صفر ۳ھ) بنی ثعلبہ ومحارب اجتماع کرکے بسر کردگی دعثور بن حارث (بعض نے غورث بن حارث لکھا ہے ممکن ہے دونوں نام ایک ہی شخص کے ہوں یا دونوں بھائی ہوں) مدینہ کی طرف بڑھے حضور خبر پاکر روانہ ہوئے (باقی قصہ اس غزوہ کا ابتداء رسالہ میں ہوچکا ہے) یہ غزوہ دفاعی تھا۔ اس کو غزوہ ذی امر وغطفان بھی کہتے ہیں جس مقام پر یہ لشکر جمع ہوا تھا۔ وہاں ایک درخت تھا جس کا نام ذات الرقاع تھا۔ اس لئے یہ غزوہ غزوۂ ذات الرقاع اوّل ہے اس غزوہ کا ذکر اشارتاً قرآن مجید میں ہے

یعنی اے مسلمانوں اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو تم پر ارزانی کی جب قوم [illegible] ایک
گروہ نے تمہاری طرف ہاتھ بڑھانا کہ ہلاک کرنے کیلئے پس خدا نے روکا [illegible]

(غزوہ نجران ربیع الاول ۳ھ) بنی سلیم کے اجتماع کی خبر پر حضور تشریف لیگئے دشمن منتشر ہوگئے نجران ایک موضع مدینہ سے آٹھ میل حجاز میں ہے اس کو غزوہ بنی سلیم و غزوہ ذات القرع بھی کہتے ہیں یہ غزوہ دفاعی تھا۔

(سریہ محمد بن مسلمہ ربیع الاول ۳ھ) کعب بن اشرف ایک یہودی رئیس شاعر تھا۔ اسلام کی ہجو میں اشعار کہا کرتا تھا۔ قریش کی مدد کرتا تھا۔ اس نے ایک سازش کی کہ حضور کو دعوت کے حیلہ سے بلا کر قتل کیا جائے لیکن قبل از وقت راز فاش ہوگیا حضور نے محمد بن مسلمہ کی سرکردگی میں چند اصحاب اس کی سرکوبی کے لئے روانہ کئے چنانچہ وہ قتل ہوا یہ سریہ ہجومی تھا۔

(سریہ قردہ ربیع الثانی ۳ھ) قردہ نجد کے ایک چشمہ کا نام ہے درمیان ربذہ و غمرہ کے ذات عراق میں ایک گروہ قریش کی آمد سنکر ایک مہم زیر کمان زید بن حارثہ روانہ کی گئی جو بعد خفیف جنگ کے کامیاب ہوئی یہ سریہ دفاعی تھا۔

(غزوہ قینقاع جمادی الآخر ۳ھ) بنی قینقاع یہود کے ایک قبیلہ کا نام تھا۔ (اس غزوہ کا واقعہ باب دوم میں لکھا جاچکا ہے آخر نتیجہ جنگ یہ ہوا کہ یہود مدینہ سے خارج البلد ہوا یہ غزوہ انتقامی تھا۔ اس کا ذکر قرآن میں ہے۔ و اما تخافن من قوم خیانۃ فانبذ الیہم علی سواء ان اللہ لا یحب الخائنین ۔

یعنی اے نبی اگر تجھکو خوف ہو اس قوم سے جس نے خیانت کی تو تو ان کا عہد برابری سے ان کو لوٹا دے اللہ خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ [illegible] شعر متعلق شعر دیکھے پر کاش دیوی رقمطراز ہیں کہ بدر کی لڑائی میں مسلمانوں کی فتح سے اکثر یہودی جل گئے چنانچہ بعضوں نے پیغمبر کی ہجو میں قصیدے کہے بلکہ بعض نے قریش

لوگ بھارنے کے لئے طرح طرح کے موثر گیت بنائے محمد صاحب ان کو بہت سمجھاتے سلجھاتے تھے۔ مگر ان کے کان پر جوں نہ رینگی۔ اتفاق سے ایک عربی نوخیز لڑکی۔ دودھ بیچنے یہودیوں کے بازار میں چلی گئی یہودیوں نے اُسے چھیڑا اور مجبور کیا کہ وہ اپنے چہرے پر سے برقع اُٹھا دے مگر اُس نے نہ اُٹھایا۔ آخر ایک شریر سنار نے جس کی دوکان پر بیٹھی وہ دودھ بیچ رہی تھی اُسے بے ستر کر دیا۔ ایک مسلمان آپہونچا۔ اس کو بہت غیرت آئی اس نے جھٹ تلوار سونت کر سنار پر وار کیا۔ ادھر سے یہودی مدد کو دوڑ پڑے الخ (سوانح عمری محمد صاحب)

(غزوہ احد شوال ۳ھ) قریش نے گرد و نواح کے قبائل کو جمع کر کے تین ہزار کی جمعیت سے مدینہ پر حملہ کیا کوہ احد پر لشکر لڑا۔ حضور سات سو اصحاب لیکر مقابل ہوئے سخت جنگ ہوئی اول فتح مسلمانوں کی ہوئی مگر آخر میں شکست ہوئی حضور زخمی ہوئے دندان مبارک کو صدمہ پہونچا آپ چادر سے خون پونچھتے جاتے تھے الہی میری قوم کو ہدایت دے یہ میرے رتبہ سے آگاہ نہیں۔ اس ہی جنگ میں وحشی نے آپکے چچا حضرت حمزہؓ کو شہید کیا اور انکے ناک کان کاٹے اور پیٹ چیر کر جگر نکالا۔ (عرب میں اسکو مثلہ کرنا کہتے ہیں) حضور نے چچا کی لاش کو جب دیکھا فرط غم و غصہ سے فرمایا کہ میں انکے ستر آدمیوں کو مثلہ کرونگا۔ لیکن وحی نازل ہوئی کہ تم اسی قدر کر سکتے ہو جس قدر دشمن نے کیا ہے۔ زیادتی نہ کرنا اور اگر صبر کروگے تو یہ اچھا ہے چنانچہ حضور نے کسی کافر کو مثلہ نہیں کیا قریش فتح پاکر چل دیے چلتے وقت ابوسفیان سال آئندہ کے لئے جنگ کیواسطے مقام بدر پر مدعو کر گئے یہ غزوہ دفاعی تھا۔ اس کا ذکر بہت قرآن مجید میں ہے۔ ولا تہنوا ولا تحزنوا انتم الاعلون ان کنتم مومنین یعنی غم مت کرو تمہیں غالب رہوگے اگر تم مومن ہو۔

(غزوہ حمراء الاسد شوال ۳ھ) غزوہ احد سے فتحیاب ہو کر جب کفار چلے تو راہ

میں مشورہ کیا کہ اسوقت اور حملہ کرنیکا موقع ہے۔ مدینہ کی طرف مراجعت کی۔ لیکن حضور خبر پاکر خود بڑھے اور مقام حمراء الاسد تک تشریف لیگئے دشمن آپ کی آمد کی خبر پاکر فرار ہو گئے یہ غزوۂ دفاعی تھا۔

سریہ قطن محرم سنہ ۴ قطن فید کے کوہستانی علاقہ میں ایک آبادی کا نام قطن ہے وہاں کے رؤسا طلحہؓ بن خویلد و سلمہؓ بن خویلد نے بنی اسد کا اجتماع کرکے مدینہ کا قصد کیا خبر پاکر حضور نے ڈیڑھ سو اصحاب بسرکردگی ابو سلمہؓ روانہ کیئے غنیم لشکر اسلام کو دیکھکر فرار ہوئے یہ سریہ دفاعی تھا اس کو سریۂ ابو سلمہؓ بھی کہتے ہیں۔

سریہ عرنہ محرم سنہ ۴ عرنہ وادی عرفات کے قریب ایک مقام ہے وہاں کے رئیس خالد بن سفیان نے حملہ کرنے کے قصد سے اجتماع کیا حضور نے عبد اللہ بن انیس کی سرکردگی میں مہم روانہ کی خالد مذکور قتل ہوا۔ اس کو سریۂ عبد اللہ بن انیس بھی کہتے ہیں یہ سریہ دفاعی تھا۔

سریہ رجیع صفر سنہ ۴ رجیع ایک چشمہ ہے مکہ اور عسفان کے درمیان قبیلہ عضل و قارہ کے چند آدمی سفیان بن خالد کی سازش سے براہ فریب مسلمان ہوئے اور حضور سے درخواست کی کہ ہماری قوم قبول اسلام کیلئے آمادہ ہے چند اصحاب کو بغرض تعلیم و تلقین بھیجدیجیے آپ نے چھ اصحاب انکے ساتھ بھیجدیئے جن میں مرثد اور عاصم بھی تھے۔ جب یہ جماعت رجیع پر پہونچی سفیان نے دو سو آدمیوں سے حملہ کیا اور سب کو شہید کردیا یہ سریہ تبلیغی تھا۔ اسکو سریۂ مرثد اور سریۂ عاصم اور سریۂ عضل و قارہ بھی کہتے ہیں۔

سریہ بیر معونہ صفر سنہ ۴ ابو براء عامر نے حضور سے عرض کیا کہ اہل نجد کی ہدایت کے لیئے ایک جماعت اصحاب کو مامور فرمائیے آپ نے ستر اصحاب کو کہ انمیں منذر بن عمرو و عمرؓ بن امیہ و کعبؓ بن زید بھی تھے روانہ فرمایا اور ایک خط عامر بن طفیل والی نجد

کے نام لکھا کہ تمہارے چچا ابو براء کی درخواست و ضمانت پر بغرض تبلیغ جماعت صحابہ
بھیجے جاتے ہیں اور تم کو بھی مشرف باسلام ہونے کی دعوت دی جاتی ہے جب یہ جماعت
بیر معونہ پر جو ایک چشمہ ہے بلاد ہذیل میں درمیان مکہ و عسفان کے پہونچکر مقیم
ہوئی تو حرام بن ملحان رسول مقبول کا خط لیکر عامر کے پاس پہونچے عامر کو اسلام
سے سخت عداوت تھی۔ قاصد کو دیکھتے ہی آگ بگولہ ہوگیا خط کو پڑھا ہی نہیں اور
قاصد کو شہید کرکے قبائل رعل و ذکوان وعصیہ کی مدد سے جماعت صحابہ کو گھیر لیا
جنگ ہوئی سوائے کعب بن زید کے کوئی زندہ نہ بچا اس جماعت میں سے منذر بن
عقبہ و عمرو بن امیہ اونٹوں کو چرانے گئے تھے جب واپس آئے تو اپنے ساتھیوں کو
مردہ پایا یہ [illegible] تھا۔ اس کو سریۃ المنذر و سریۃ القراء و سریہ رعل و ذکوان و
سریہ عقبہ و سریہ ہذیل بھی کہتے ہیں۔

غزوہ بنی نضیر ربیع الاول سنہ ۴ھ حضور حسب معاہدہ یہود بنی نضیر سے ایک
مقدمہ قتل میں شرکت امداد کے لئے تشریف لے گئے۔ انھوں نے یہ سازش کی کہ
عمرو بن جحاش کو ایک مکان کی چھت پر بٹھلا دیا۔ اور ایک بڑا پتھر اس کے پاس رکھ
کر اس کو ہدایت کی کہ ہم اس دیوار کے نیچے رسول مقبول کو بٹھلائیں گے تو اوپر سے
پتھر لڑھکا دینا حضور کو اس سازش کی اطلاع ہوگئی۔ آپ واپس تشریف لے
آئے اور بنی نضیر کا محاصرہ کر لیا یہود قلعہ بند ہوگئے آخر یہ فیصلہ ہوا کہ یہود خارج البلد
کئے گئے یہ غزوہ ہجوی تھا۔ اس کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ وقذف فی قلوبہم الرعب
یخربون بیوتہم بایدیہم وایدی المومنین فاعتبروا یا اولی الابصار یعنی اللہ نے ان
کے دل میں دہشت پیدا کر دی خود ہی جلا وطن ہونے پر راضی ہوگئے۔ اپنے
گھروں کو اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں برباد کرتے ہیں۔ عبرت پکڑو
اے دیکھنے والو۔ اس غزوہ کے متعلق شر دھے پر کاش دیو جی رقمطراز ہیں۔

بنی خزاعہ پر یہ غزوہ دفاعی تھا۔ اس کے متعلق مسٹر جے پرکاش دیوجی رقمطراز
ہیں۔ جب مسلمانوں کا یہ حال تھا کہ ادھر مکہ میں قریشیاں ان کو آرام سے نہیں
بیٹھنے دیتا تھا اُدھر مدینہ میں یہود ان کے برخلاف سازشیں کر رہے تھے۔ تو اس وقت
ایک اور دشمن نے سر اٹھایا یہ دشمن قبیلہ بنو مصطلق تھا۔ اس قبیلہ نے اپنے بادشاہ
حارث کی سرکردگی میں مسلمانوں پر چڑھائی کی۔ مسلمانوں کو وقت پر خبر لگی۔ محمد صاحب
نے چند چیدہ سوار کار آزمودہ پیادے اپنے ساتھ لیکر ان کو راستہ میں آگھیرا۔
(سوانح عمری محمد صاحب)

(غزوہ خندق) شوال ۵ھ یہودی نضیر کے بیس سردار مکہ پہونچے۔ اور قریش
کو مشورہ دیا کہ سب متفق ہو کر مدینہ پر حملہ کریں اسی طرح دیگر قبائل کو آمادہ کیا
ایک لشکر عظیم مرتب ہو کر مدینہ کی طرف بڑھا۔ حضور نے شہر کے گرد خندق کھدوا
کرائی جب دشمن نے محاصرہ کر لیا یہود قریظہ بھی ان کے ساتھ ہو گئے۔ بیس دن
محاصرہ رہا۔ تیر پتھر سے کبھی کبھی خفیف لڑائی بھی ہوتی۔ اتفاق یہود اور قریش میں
پھوٹ پڑ گئی۔ اور رات کو سخت طوفان آندھی [illegible] مخالف منتشر ہو گئے۔ بنو
قریظہ نے [illegible] یہودیوں کو قلعہ میں پناہ دی۔ یہ غزوہ دفاعی تھا۔ اس کو
غزوۂ احزاب بھی کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کا ذکر ہے۔ سورہ احزاب اسی
کے نام سے موسوم ہے۔ "یا ایہا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاءتکم جنود
فارسلنا علیہم ریحا" یعنی اے مسلمانو اللہ کے اس احسان کو یاد کرو کہ
جب تم پر لشکر چڑھ آئے۔ ہم نے ان پر ہوا بھیجی۔

(غزوہ بنی قریظہ) ذوالحجہ ۵ھ چونکہ غزوہ خندق میں بنی قریظہ نے عہد
شکنی و غداری ظاہر کی تھی آنحضرت نے ان کا محاصرہ کر لیا۔ آخر ان کے
وجود سے کم نہایت بغیر جنگ مدینہ پاک ہوا۔ یہ غزوہ ہجومی تھا۔ اس کا ذکر قرآن مجید

میں ہے الذین عاہدت منہم ثم ینقضون عہدہم فی کل مرۃ وہم لا یتقون فاما تثقفنہم فی الحرب فشرد بہم من خلفہم لعلہم یذکرون یعنی آپ جن لوگوں نے آپ سے معاہدہ کیا تھا وہ انھوں نے چند بار اپنا عہد توڑا اور وہ نہیں ڈرتے۔ اگر آپ انکو جنگ میں پاجائیں تو عبرتناک سزائیں دیں۔ اس غزوہ کے متعلق شرح ہے پر کاش دیوجی رقمطراز ہیں جب قریش کا کچھ اندیشہ نہ رہا۔ تو اہل اسلام نے بنو قریظہ سے عہد شکنی کا جواب طلب کیا۔ اور دغا بازی کے انتقام میں ان کے قلعہ کا محاصرہ کیا (سوانح عمری محمد صاحب)

سریہ عبداللہ بن عتیک ذالحجہ ۵ھ (یہود خیبر کے ایک رئیس ابو رافع نے (سلام بن حقیق بھی لکھتے ہیں) نے جنگ خندق میں دشمنوں کی امداد کی بعد غزوہ قریظہ اس نے خود حملہ کا ارادہ کیا حضور نے ایک مہم بسرکردگی عبداللہ روانہ کی۔ ابو رافع قتل ہوا یہ سریہ ہجومی تھا۔

سریہ سیف البحر ذی الحجہ ۵ھ (قبیلہ جہینیہ کے ایک تجارتی قافلہ پر مہم) بسرکردگی ابو عبیدہ بن الجراح روانہ کی گئی مگر غنیم منتشر ہوگیا یہ سریہ دفاعی تھا۔ اس کو سریہ خطبہ و سریہ سیف البحر و سریہ خبط بھی کہتے ہیں۔

سریہ غمر ربیع الاول ۶ھ (موضع غمر میں بنی اسد کے اجتماع پر مہم زیر کمان عکاشہ روانہ کی دشمن منتشر ہوگیا یہ سریہ دفاعی تھا اس کو سریہ عکاشہ بھی کہتے ہیں۔

سریہ ذی القصہ ربیع الاول ۶ھ (بنی ثعلبہ کے اجتماع پر بغرض دریافت حال محمد بن مسلمہ ذی القصہ (گاؤں کا نام) معہ دس اصحاب بھیجے گئے غنیم ان کو دیکھ کر چھپ رہا جب یہ رات کو سوئے دشمن نے حملہ کر دیا سب شہید ہوئے۔ صرف محمد بن مسلمہ واپس آئے یہ سریہ تفتیشی تھا۔ اس کو سریہ ثعلبہ و سریہ محمد بن مسلمہ بھی کہتے ہیں

سریہ ابو عبیدہ ربیع الاول ۶ھ (ہمرہیان محمد بن مسلمہ کے انتقام کے لئے ایک مہم بسرکردگی ابو عبیدہ بن الجراح روانہ کی گئی غنیم پہلے ہی حملہ میں فرار ہوا۔ کوئی قتل

نہیں ہوا یہ سریہ انتقامی تھا۔ اسکو سریہ ذی القصہ ثانی بھی کہتے ہیں۔

(سریہ جموم ناحیہ ربیع الاول ٦ھ) جموم ناحیہ نخلہ کا نام ہے مابین نخلہ و نقرہ کے قریب مدینہ بعض نے جموح لکھا ہے بنی سلیم کے اجتماع پر زیر کمان زید بن حارثہ مہم بھیجی گئی خفیف جنگ کے بعد غنیم فرار ہوا یہ سریہ دفاعی۔

(غزوہ بنی لحیان ربیع الاول ٦ھ) انتقام شہداء رجیع کے لئے حضور معہ دو سو اصحاب لیکئے لشکر اسلام کی آمد سنکر غنیم فرار ہوا یہ غزوہ انتقامی تھا

(بعث ابو بکر ربیع الاول ٦ھ) لشکر غزوہ بنی لحیان میں سے دس سوار بسر کردگی حضرت ابو بکر تلاش قاتلان شہداء رجیع کے لئے کراع الغیم کی طرف بھیجے گئے مگر کوئی قاتل نہیں ملا۔ یہ بعث انتقامی تھا۔

(غزوہ ذات الرقاع ربیع الاول) اس غزوہ کے متعلق مورخین میں بہت اختلاف ہے صحاح کی روایتوں میں بھی اختلاف ہے بعض مورخ غزوہ انمار کو ذات الرقاع لکھتے ہیں جو اس اعتبار سے تو صحیح ہے کہ ذات الرقاع ارض اطراف نجد میں ایک درخت کا نام تھا۔ اور وہاں بنی ثعلبہ سے صفر ۳ھ میں غزوہ ہوا۔ اس ہی وجہ سے خاکسار نے ذات الرقاع اول لکھا ہے بعض اردو مورخین نے یہ لکھا ہے کہ غزوہ انمار میں صلوۃ الخوف نازل ہوئی یہ صحیح نہیں کیونکہ اس صورت میں علاوہ جلیل القدر مورخین سے اختلاف ہونے کے اکثر روایات صحاح سے بھی اختلاف ہوتا ہے۔ صلوۃ الخوف کا نزول غزوہ عسفان میں ہوا ہے اور اس کو ذات الرقاع اس لئے کہتے ہیں کہ صحابہ کے پاؤں زخمی ہوگئے تھے۔ اور انھوں نے اپنے پیروں پر پٹیاں کپڑے کی باندھی تھیں تفسیر خازن نسائی اور ترمذی صاف روایت ہے کہ صلوۃ الخوف کا نزول عسفان میں ہوا ابو داؤد میں ابن عباس جابر ابی عباس سے تین روایتیں اس ہی مضمون کی ہیں ان ہی روایتوں سے یہ بھی ثابت ہے کہ لشکر کفار کے کمان افسر خالد بن ولید تھے۔ سیرت

ابن ہشام مواہب لدنیہ سیرت حلبیہ ابن خلدون طبقات ابن سعد سیرت محمدیہ۔ سلوۃ الکئیب میں انمار قرقرۃ الکدر نجران ذات الرقاع چاروں کے نام علیحدہ علیحدہ لکھے ہیں جس سے صاف ثابت ہے کہ ذات الرقاع ان تینوں کے سوا علیحدہ ہے۔ اور یہی تحقیق امام بخاری و شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی کی ہے۔ مورخین مذکورنے ذات الرقاع کا نام لکھا ہے عسفان نہیں لکھا۔ اس لئے معلوم ہوا کہ ذات الرقاع اور عسفان ایک ہی ہے اس لئے یہ غزوہ ذات الرقاع ثانی اور غزوہ عسفان ہے۔ یہ غزوہ دفاعی تھا کہ ایک کاروان قریش کی خبر پر حضور تشریف لے گئے۔ لیکن مقابلہ نہیں ہوا۔ روایات صحاح سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ صلوۃ الخوف والا غزوہ قریش کے مقابل میں تھا۔ اور غزوہ انمار بنی ثعلبہ کے مقابلہ میں تھا۔ اس غزوہ کے سن وقوع میں بھی اختلاف ہے۔ لیکن طبری اور مدارج النبوت سے ثابت ہوتا ہے کہ غزوہ بنی لحیان کے بعد رسول مقبول عسفان تشریف لے گئے اس لئے یہ غزوہ ۶ھ میں ہوا۔ یہی سیرت ابن ہشام میں ہے جو امام بخاری کی اس تحقیق سے مطابق ہے کہ ذات الرقاع قرار دیا جائے تو اس تحقیق سے بھی اختلاف واقع ہوتا ہے۔ اس لئے اگر انمار کو ذات الرقاع اول اور عسفان کو ذات الرقاع ثانی کہا جائے تو پھر کوئی اختلاف باقی نہیں رہتا۔

دسریہ نجد ربیع الاول ۶ھ ثمامہ بن اثال رئیس بنی حنیفہ نے اجتماع کر کے موضع ضریہ پر چاؤ کیا۔ رسول مقبول نے تیس سوار زیر کمان محمد بن مسلمہ روانہ کئے لشکر غنیم فوج اسلام سے مرعوب ہو کر منتشر ہو گیا۔ ثمامہ گرفتار ہوئے۔ اس کو سریۃ قرطا و ضریہ و قضایا و قریظہ بھی لکھتے ہیں۔ ثمامہ آخر مشرف باسلام ہوئے ان کے وطن سے مکہ کو غلہ جاتا تھا۔ ثمامہ نے اہل مکہ سے غلہ کی تجارت بند کر دی اس وجہ سے مکہ میں قحط عظیم ہو گیا۔ آخر اہل مکہ نے مجبور ہو کر حیا و شرم کو بالائے طاق رکھکر رسول کریم کو پیغام بھیجا کہ ہم بھوکے مرے جاتے ہیں۔ صاحب خلق عظیم نے

ان دشمنان صحب کی تمام گستاخیوں سختیوں کو نظر انداز کرکے ثمامہ کو حکم دیا کہ غلہ کی تجارت بدستور سابق جاری کردیں یہ سریہ دفاعی تھا۔

(سریہ طرف جمادی الاول سنہ ۶ھ) بنی ثعلبہ کے اجتماع پر مہم بسرکردگی زید بن حارثہ روانہ کی گئی غنیم فرار ہوا طرف ایک کنواں ہے مدینہ سے ۳۶ میل پر بعض نے طرق بھی لکھا ہے۔ یہ سریہ دفاعی تھا۔

(سریہ عیص جمادی الاول سنہ ۶ھ) قریش کے ایک کارواں کی خبر سنکر حضور نے ایک مہم بسرکردگی زید بن حارثہ روانہ کی اہل قافلہ معہ اموال و اسباب گرفتار ہوئے جب رسول مقبول کے حضور میں پیش ہوئے تو معلوم ہوا کہ وہ تجارتی قافلہ تھا اور ان کا قصد حملہ کرنیکا نہ تھا حضور نے سب کو معہ اموال رہا فرمایا یہ سریہ دفاعی تھا عیص ایک موضع کا نام ہے۔ بعض نے عرض بھی لکھا ہے۔

(سریہ وادی القری رجب ۶ھ) ایک اجتماع پر مہم زیر کمان زید بن حارثہ روانہ ہوئی غنیم منتشر ہوگیا یہ سریہ دفاعی تھا۔

(سریہ دومۃ الجندل شعبان سنہ ۶ھ) اہل دومۃ الجندل کے اجتماع پر ایک لشکر زیر کمان عبدالرحمان بن عوف روانہ کیا گیا عبدالرحمن نے اول ان کو اصول اسلام سمجھائے وہ مشرف باسلام ہوگئے۔ یہ سریہ دفاعی تھا اسکو سریہ عبدالرحمن بھی کہتے ہیں۔

(سریہ ام قرفہ رمضان سنہ ۶ھ) ام قرفہ وادی القری کے کنارہ کا نام ہے۔ زید بن حارثہ مال تجارت لیکر شام جاتے تھے راستہ میں قبیلہ فزارہ نے ان پر ڈاکہ ڈالا۔ زید مجروح ہوکر واپس آئے رسول مقبول نے ان ہی کے زیر کمان مہم روانہ کی جو بعد جنگ کامیاب ہوئی یہ سریہ تادیبی تھا۔

(سریہ عرنیین شوال سنہ ۶ھ) عکل و عرینہ دو قبیلے تھے ان کے چند بدمعاش اول مسلمان بنے پھر موقع پاکر حضور کے اونٹ چرا کرلے گئے چرواہے کی آنکھیں نکال

ڈالیں اور قتل کر دیا حضور نے ان کے تعاقب میں کرز بن جابر الفہری کو روانہ کیا۔ وہ سب کو گرفتار کر لائے یہ سریہ تادیبی تھا۔ اس کو سریہ کرز بن جابر بھی کہتے ہیں۔

(غزوہ حدیبیہ ذیقعد ۶ھ) عرب میں رجب ذیقعد ذالحجہ محرم یہ مہینے حج و زیارت کے لئے مخصوص تھے اور ان میں جنگ و جدال حرام سمجھتے تھے۔ دوست و دشمن بلا روک ٹوک بے خوف و خطر اس میں حج و زیارت کرتے تھے حضور اس ہی خیال سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے مگر قریش مانع ہوئے آخر اس امر پر صلح ہوئی کہ حضور آئندہ عمرہ ادا کرنے کے لئے تشریف لاویں چونکہ یہ سفر محض عبادت کے لئے تھا اس لئے یہ مہم غزوات کی تعریف میں نہیں آتی مگر اس کا انجام ایک انتقامی صلح پر ہوا اسلئے اس کو انتقامی غزوہ کہا جا سکتا ہے۔ اس کا ذکر قرآن مجید میں ہے لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ یعنی اللہ ان مسلمانوں سے راضی ہو گیا جبکہ وہ درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے۔

(غزوہ غابہ ذالحجہ ۶ھ) غابہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب وہاں ایک تالاب تھا جس کو ذی قرد کہتے تھے عیینہ بن حصن الفزاری بنی غطفان کے چند آدمیوں کے ساتھ مدینہ میں آیا اور آنحضرت کے اونٹ پکڑ کر لے گیا چرواہے کو قتل کر دیا اس کی بیوی کو لونڈی بنایا۔ خبر ہونے پر حضور نے تعاقب فرمایا لیکن ذی قرد پہنچ کر معلوم ہوا کہ صحابی سلمہ بن اکوع چوروں کے تعاقب میں گئے ہوئے ہیں آپ نے قرد پر قیام فرمایا۔

(بعث سعد بن زید ذی الحجہ ۶ھ) سعد کو چند اصحاب پر سردار کر کے مجرموں کے تعاقب میں روانہ کیا آخر ایک جگہ مقابلہ ہو گیا دشمن بے جنگ فرار ہوا حضور کے اونٹوں کے علاوہ اپنے بھی چھوڑ گیا اس کو غزوہ ذی قرد بھی کہتے ہیں یہ غزوہ اور یہ بعث تادیبی تھی

(سریہ حسمی ذی الحجہ ۶ھ) دحیہ کلبی حضور کا خط ایک شاہ روم کے پاس گئے تھے راستہ میں ہنید نے مقام حسمی کا چھاپا مار کر ڈاکہ ڈالا۔ رسول کریم نے ایک مہم بسر کردگی زید بن حارثہ روانہ کی لیکن زید بن رفاعہ رئیس جذام نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر معذرت

کی - آپ نے معاف فرمادیا یہ سریہ تادیبی تھا - اس کو سریہ جذام بھی کہتے ہیں حسمی وادی القریٰ کے عقب پر واقع ہے -

(۳) سریہ مدین ذالحجہ ۶ھ ایک اجتماع پر زید بن حارثہ کی سرکردگی میں ایک مہم روانہ ہوئی خفیف مقابلہ ہوا مسلمان فتحیاب ہوئے، مال غنیمت مع اسیران جنگ مدینہ آیا ان کی تقسیم و فروخت میں اولاد اور ماں باپ میں تفریق ہو گئی اس پر قیدیوں نے گریہ وزاری شروع کی جب رسول مقبول نے ان کی آواز سنی باہر تشریف لائے گریہ وبکا کا سبب معلوم کر کے حکم دیا کہ بچوں کو ان کی ماں سے علیحدہ نہ کیا جائے - مدین حجاز کے قریب ساحل بحر احمر پر حضرت شعیبؑ کا شہر تھا یہاں قدیم ثمود آباد تھی یہی مقام جوف وادی القریٰ کے نام سے مشہور تھا یہ تبوک کے رستہ میں ہے یہ سریہ دفاعی تھا -

(۴) غزوہ خیبر محرم ۷ھ خیبر کو خیبر عملیقی نے آباد کیا تھا مدینہ سے شمال و مشرق کی طرف ۹۶ میل کے فاصلہ پر یہود خیبر نے دس ہزار کی جمعیت فراہم کر کے مدینہ کا قصد کیا خبر پا کر حضور علیہ السلام نے بعجلت معہ چودہ سو اصحاب خیبر کو روانہ ہوئے مقامات عصر و صہبا کو گذرتے ہوئے میدان رجیع میں خیمہ زن ہوئے کہ یہود و غطفان مرعوب ہو کر حسب وعدہ اہل خیبر کی مدد کو نہ جا سکیں یہود خیبر قلعہ بند ہو گئے سخت جنگ کے بعد لشکر اسلام مظفر و منصور ہوا - اسیران جنگ میں صفیہ بنت حی اخطب رئیس یہود کی بیٹی بھی تھیں حضور نے ان سے فرمایا کہ اگر تو دین یہود پر رہنا چاہے تو میں تجھکو تیرے قبیلہ میں پہونچا دوں - اور اگر اسلام قبول کرے تو میں تیرا کفیل ہوں صفیہ نے کہا جب میں مدینہ میں تھی اسی وقت سے اسلام کو حق جانتی تھی مگر مجبور تھی اب میں یہود میں جانا نہیں چاہتی حضور نے ان کو مسلمان کر کے ان سے نکاح کر لیا یہ غزوہ دفاعی تھا - اس کا ذکر قرآن مجید میں ہے وعدکم اللہ مغانم کثیرۃ تاخذونہا فعجل لکم ھذہ یعنی اللہ نے تم سے بہت غنیمتوں کا وعدہ فرمایا ہے جسکو تم حاصل کرو گے -

چنانچہ یہ غنیمتیں تو تم کو ابھی دیں۔
(بعث محیصہ بن مسعود محرم ۷ھ) خیبر سے حضور نے محیصہ بن مسعود کو معہ چند اصحاب یہود فدک کے بھیجا کہ مصالحت قائم کریں انھوں نے درشتی سے جواب دیا اور کہا پہلے خیبر سے فارغ ہو جاؤ پھر ہم سے بات کرنا مگر فتح خیبر اہل فدک نے خود درخواست صلح کی یہ بعث انتظامی تھا۔
(غزوہ وادی القریٰ صفر ۷ھ) خیبر سے واپسی میں جب لشکر اسلام وادی القریٰ میں خیمہ زن ہوا ایک گروہ یہود نے بسر کردگی غرور اتیر افگن روانہ کی شروع خفیف جنگ کے بعد دشمن مغلوب ہوا۔ یہ غزوہ دفاعی تھا۔
(سریہ ابوبکر شعبان ۷ھ) بجانب نجد بنی فزارہ یا بنی کلاب نے ناحیہ ضریہ میں اجتماع کیا حضور نے ایک مہم زیر کمان حضرت ابوبکر روانہ کی خفیف مقابلہ کے بعد دشمن پسپا ہوئے یہ سریہ دفاعی تھا اسکو سریہ ناحیہ دسریہ ضریہ بھی کہتے ہیں۔
(سریہ عمر شعبان ۷ھ) مقام تربہ میں کفار ہوازن کے اجتماع پر حضرت عمر فاروق معہ چند اصحاب بھیجے گئے لیکن غنیم فرار ہوا یہ سریہ دفاعی تھا۔ اس کو سریہ تربہ بھی کہتے ہیں۔ تربہ ایک مقام ہے ارض بنی عامر میں۔
(سریہ عبداللہ بن رواحہ شعبان ۷ھ) اسیر بن ازرم رئیس یہود خیبر (بشیر بن دارم بھی لکھتے ہیں) دشمنان اسلام کو بھڑکاتا تھا ان کی امداد کرتا تھا اس کی سرکوبی کے لئے عبداللہ معہ چند اصحاب بھیجے گئے رئیس مذکور گرفتار ہوا اور یہ قرار پایا کہ رسول مقبول کے پاس چلکر شرائط صلح طے ہوں چنانچہ عبداللہ اس کو لیکر روانہ ہوئے مقام قرقرہ پر اس نے دھوکے سے عبداللہ پر حملہ کیا اس پر جنگ ہوئی۔ رئیس مذکور مارا گیا یہ سریہ ہجومی تھا اس میں عبداللہ بن انیس بھی شامل تھے۔ اسلئے بعض اسکو سریہ عبداللہ بن انیس اور سریہ قرقرہ بھی لکھتے ہیں۔

سریہ بشیر بن سعد انصاری شعبان ۷ھ بنی مرہ کے جانب فدک اجتماع کی خبر سنکر حضور نے ایک مہم زیر کمان بشیر بن سعد روانہ کی نہایت ہولناک جنگ ہوئی سوائے بشیر کے سب مسلمان شہید ہوئے یہ سریہ دفاعی تھا اسکو سریہ مرہ فدک بھی کہتے ہیں۔

سریہ میفعہ رمضان ۷ھ جہینیہ کی اولاد سے چند قبائل تھے۔ ان کا رئیس جہیش بن عامر بڑا مفسد تھا چونکہ اکثر آتش فساد بھڑکاتا تھا اس لیئے اسکے تمام خاندانی قبائل حرقات کے لقب سے مشہور تھے اس کے اجتماع پر حضور نے ایک مہم بسرکردگی غالب بن عبداللہ روانہ کی سخت جنگ کے بعد منتشر ہوا یہ سریہ دفاعی تھا اس کو سریہ حرقہ یا حرقات جہینیہ بھی کہتے ہیں بعض اردو مصنفین نے اس کو حزیہ لکھدیا ہے۔ میفعہ ایک موضع کا نام تھا جو نجد میں بنی عدال و بنی ثعلبہ کا بھی یہی مقام تھا۔ اس سریہ میں اسامہ بن زید بھی شامل تھے ان کو ایک شخص ملا۔ نہیک بن مرداس نام اسامہ نے اس سے مذہب کا سوال کیا اس نے کلمہ پڑھا یہ سمجھے کہ دشمن ہے مجھے دھوکہ دینا چاہتا ہے اس کو قتل کردیا رسول مقبول اس واقعہ کو سنکر ناخوش ہوئے اور اسامہ عمر بھر پشیمان رہے۔

سریہ غالب بن عبداللہ کلبی شوال ۷ھ قدید کی جانب بن ملوح نے اجتماع کیا۔ اس پر ایک مہم بسرکردگی بھیجی گئی جو بعد جنگ کامیاب ہوئی۔ اس کو سریہ قدید و ملوح بھی کہتے ہیں یہ سریہ دفاعی تھا۔

سریہ بشیر بن سعد شوال ۷ھ اہل یمن جبار یمن و جبار مواضعات ہیں نواح خیبر میں جبار مقابلہ پر بے سلاح و خیبر کے اُنے اجتماع کیا عتبہ بن حصن نے ان کی امداد کی۔ اس پر مہم بسرکردگی بشیر روانہ کی گئی جو ہولناک جنگ کے بعد کامیاب ہوئی یہ سریہ دفاعی تھا اس کو سریہ جناب و سلاح بھی کہتے ہیں۔

سریہ ابو حدرد اسلمی شوال ۷ھ قبیلہ خثعم بن معاویہ کے رئیس رفاعہ بن قیس نے

ایک بڑی جماعت اکٹھی کی۔ وہ گرد و نواح کے قبائل نے اس کی مدد کی غابہ میں آکر خیمہ زن ہوا۔ حضور نے ابو حداد کو معہ دو سو آدمیوں کے بغرض دریافت حال بھیجا۔ یہ لوگ رات کو ایک ٹیلہ کی آڑ میں چھپ گئے۔ اتفاقاً کسی ضرورت سے رفاعہ ٹیلہ کے پاس آیا ابو حداد نے اسکو قتل کر دیا اور تینوں آدمی زور سے تکبیر کہکے لشکر میں گھس گئے سب خبر سراسیمہ ہوکر منتشر ہو گیا۔ یہ سریہ تفتیشی تھا اسکو سریہ غابہ بھی کہتے ہیں

سریہ اضم شوال ۷ھ۔ ایک امن شکن مفسد گروہ کی تنبیہ کیلئے یہ مہم روانہ ہوئی۔ اس کے سردار ابی قتادہ انصاری تھے بعض نے عبداللہ بن رواحہ کو بھی لکھا ہے یہ سریہ تادیبی تھا اس سریہ میں محلم بن جثامہ بھی شامل تھے۔ ایک شخص عامر بن اضبط ان کے قریب ہوکر گذرا اس نے سلام علیک کی محلم نے سمجھا یہ فریب کرتا ہے۔ اس کو قتل کر دیا۔ رسول مقبول نے اس واقعہ کو سنکر محلم کو سرزنش کی اس سریہ کا ذکر قرآن مجید میں ہے یا ایہا الذین امنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا یعنی اے مسلمانوں جب سفر کیا کرو تو خوب تحقیق کر لیا کرو جو کوئی تم کو سلام کہے اس کو یوں نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں بعض نے ابو حداد کے نام سے ایک سریہ اضم قائم کیا ہے لیکن سیرت ابن ہشام و مواہب لدنیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ایک ہی ہے اور ابو حداد اس میں شامل تھے ممکن ہے ابو حداد یہ کو کمک لیکر گئے ہوں۔

غزوہ عمرۃ القضا ذیقعدہ ۷ھ حسب قرارداد صلح حدیبیہ حضور زیارت بیت اللہ کیلئے تشریف لیگئے چونکہ یہ سفر ایک معاہدہ کی عملی تکمیل تھی۔ اس لئے غزوات انتظامی میں شامل کیا جاتا ہے اس کو عمرۃ الصلح عمرۃ القضا یا عمرۃ القضیہ بھی کہتے ہیں اس کا ذکر قرآن مجید میں ہے لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ یعنی تم داخل ہوگے مسجد حرام میں

سریہ الاخرم ذالحجہ ۷ھ بنی سلیم میں وعظ و تلقین کے لئے اخرم بن ابی العوجا معہ چند اصحاب بھیجے گئے۔ بنی سلیم نے سب کو شہید کر دیا۔ صرف اخرم زندہ واپس آئے

یہ سریہ تبلیغی تھا۔ اس کو سریہ ابن ابی العوجا بھی کہتے ہیں۔

(سریہ شجاع بن وہب ربیع الاول ۸ھ) بنی عامر یا ہوازن کے اجتماع پر مہم زیر کمان شجاع روانہ ہوئی۔ دشمن فرار ہوا یہ سریہ دفاعی تھا۔

(سریہ ذات اطلاح ربیع الاول ۸ھ) ذات اطلاح ناحیہ شام میں بلقا سے ایک شب کی راہ پر ہے۔ یہاں کے اجتماع پر ایک مہم بسرکردگی کعب بن عمر روانہ کی گئی دشمن منتشر ہوا یہ سریہ دفاعی تھا۔ اس کو سریہ کعب بن عمر بھی کہتے ہیں۔

(سریہ غالب بن عبداللہ الی مصاب ربیع الاول ۸ھ) ہمراہیان بشیر بن سعد کے انتقام کے لئے فدک میں بنی مرہ پر مہم بسرکردگی غالب بھیجی گئی۔ یہ سریہ انتقامی تھا۔ اس میں بشیر بن سعد اسامہ بن زید بھی شامل تھے۔

(سریہ موتہ جمادی الاول ۸ھ) شاہ روم کی چھیڑ۔ حارث ازدی رسول کریم کا خط لیکر حاکم بصریٰ (حوران) کے پاس جاتے تھے راستہ میں شرحبیل غسانی حاکم موتہ نے ان کو شہید کر دیا۔ اس انتقام کے لئے تین ہزار فوج زیر کمان زید بن حارثہ روانہ ہوئی شرجیل کی امداد ایک لاکھ فوج سے ہرقل شہنشاہ روم نے کی۔ ادہر آس پاس کے قبائل مجتمع ہوگئے ڈیڑھ لاکھ کی بھیڑ بھاڑ ہوگئی نہایت ہولناک جنگ ہوئی۔ زید و جعفر طیار جیسے بہادر شہید ہوئے آخر خالدؓ بن ولیدؓ امیر لشکر بنے خالد نے اپنے قلیل لشکر کو بصورت مربع کھڑا کیا۔ یہ آجکل نقشہ جنگ میں بڑا کمال سمجھا جاتا ہے۔ سخت جنگ کے بعد عیسائی پسپا ہوئے مسلمانوں میں اتنی قوت کہاں کہ تعاقب کرتے۔ اس ہی کار گزاری کے صلہ میں خالد کو سیف اللہ کا خطاب عطا ہوا تھا یہ سریہ انتقامی تھا۔

(سریہ ذی الخلصہ جمادی الاخر ۸ھ) قبیلہ خثعم یمن پر جو اسلام کا سخت مخالف اور دشمن اسلام کا [illegible] معاون تھا۔ اور پہلے اسلام کے خلاف اجتماع بھی کر چکا

تھا ایک مہم بسر کردگی جریر بن عبداللہ احمس روانہ کی گئی خفیف جنگ کے بعد مسلمان کامیاب
ہوئے یہ سریہ ہجومی تھا۔ اس کو سریہ جریر بھی کہتے ہیں۔

سریہ ذات السلاسل جمادی الآخر ۸ھ بنی قضاعہ اجتماع کر کے مدینہ کی طرف
کو بڑھے حضور نے ان کے مقابلہ کیلئے عمرو بن العاص کو روانہ کیا بعد کو معلوم ہوا کہ غنیم
کی تعداد زیادہ ہے۔ لہٰذا

بعث ابو عبیدہ کمک زیر کمان ابو عبیدہ بن الجراح روانہ کی گئی سخت جنگ کے
بعد مسلمان کامیاب ہوئے یہ سریہ اور بعث دفاعی تھا اسکو سریہ عمر یا ابو عبیدہ یا سریہ بلاد
بلی و عذرہ بھی کہتے ہیں سلسل ایک چشمہ کا نام ہے جس پر لشکر اسلام نے قیام کیا تھا۔

سریہ خضرۃ شعبان ۸ھ ایک اجتماع پر مہم بسر کردگی ابو قتادہ روانہ کی گئی یہ سریہ
دفاعی تھا۔ خضرۃ بستان ابن [illegible] سے بیس میل نواح نجد میں ہے۔

غزوہ مکہ رمضان ۸ھ صلحنامہ حدیبیہ کی ایک دفعہ یہ تھی کہ فریقین ایک دوسرے
حلفاء کیخلاف کارروائی نہ کریں گے لیکن قریش کے حلیف بنو بکر نے اسلام کے
حلیف بنو خزاعہ پر حملہ کیا اور قریش نے ان کی امداد کی بنو خزاعہ کو نہایت شدت
سے قتل کیا اس پر حضور نے مکہ پر چڑھائی کی مکہ صلح سے فتح ہو گیا صرف چند
چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوئیں اول حضور نے بیت اللہ میں داخل ہو کر تمام بت نکالے
پھر معافی عام کا اعلان کر دیا یہ غزوہ ہجومی تھا اسکا ذکر قرآن مجید میں ہے ھو الذی
کف ایدیھم عنکم وایدیکم عنھم ببطن مکۃ من بعد ان اظفرکم علیھم یعنی اللہ نے روک دئے
ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے مکہ میں اور فتح دی تم کو۔ اس غزوہ کے
متعلق [illegible] پر کافی روشنی [illegible] صلحنامہ حدیبیہ کی شرائط [illegible] کہ
[illegible] اسلام کے طرفدار [illegible]
[illegible] کے طرفدار [illegible] لیکن [illegible]

صاحب سرکو بالکل بالائے طاق رکھکر یہ جھوٹ پہاڑ اٹھائی (سوانح عمری محمد صاحب)

(سریہ خالد) رمضان ۸ھ بنی کنانہ کے بُت عزیٰ کو منہدم کرانے کے لئے یہ مہم روانہ کی گئی یہ سریہ انتظامی تھا۔

(سریہ عمرو بن العاص) رمضان ۸ھ ہذیل کے بُت سواع کے منہدم کرانے کے لئے یہ مہم روانہ کی گئی یہ سریہ انتظامی تھا۔

(سریہ سعد بن زید اشہلی) رمضان ۸ھ مشلل قدید میں منات بت کے انہدام کے لئے یہ مہم روانہ کی گئی یہ سریہ انتظامی تھا۔

(سریہ خالد) شوال ۸ھ بنی جذیمہ میں تبلیغ کے لئے حضور نے خالد بن ولید کی سرکردگی میں ایک جماعت روانہ فرمائی بنی جذیمہ ان کے پہونچنے سے قبل مشرف باسلام ہوچکے تھے اور انکو خطرہ تھا کہ ہمارے قبول اسلام سے قرب جوار کے قبائل ناراض ہیں کسی وقت حملہ نہ کردیں جب انھوں نے لشکر اسلام کو دیکھا سمجھے کہ کوئی دشمن آگیا۔ مسلح ہوکر مقابلہ کے لئے نکلے۔ لیکن جب مسلمانوں کو پہچانا تو پکارے صبانا صبانا جسکے یہ معنی ہیں ہم منحرف ہوئے۔ چونکہ آبائی دین بُت پرستی سے منحرف ہوگئے تھے۔ اس لئے اہل عرب بطور طنز مسلمانوں کو صابی کہا کرتے تھے۔ اسی عرف عام سے بنی جذیمہ نے اپنا مسلمان ہونا ظاہر کیا۔ لیکن خالد اس کو طعن سمجھے سب کو گرفتار کرلیا اور اہل لشکر کی سپرد کردیا۔ بعدازاں حکم دیا کہ ہر شخص اپنے اپنے قیدی کو قتل کردے بنی سلیم نے اس حکم کی تعمیل کی۔ دیگر اصحاب نے اپنے اپنے قیدی رہا کردئے اور خالد سے کہا یہ مسلمان ہیں تم نے غلطی۔ چنانچہ جب یہ واقعہ رسول کریم کے گوش گزار ہوا تو آپ نے دو مرتبہ ہاتھ اٹھاکر فرمایا الہی جو کچھ خالد نے کیا میں اس سے بری ہوں۔ اور خالد کو سرزنش کی حضرت علیؓ کو بنی جذیمہ میں بھیجا کہ مقتولین کا خون بہا ادا کریں۔ یہ سریہ تبلیغی تھا۔ اس کو بنی جذیمہ بھی کہتے ہیں۔

(**غزوہ حنین** شوال ۸ھ) مکہ و طائف کے درمیان مواضعات حنین و اوطاس کے باشندوں قبائل ہوازن و ثقیف و نصر و جشم نے ایک اجتماع کثیر کا وحنین کی وادی میں جو مکہ سے براہ عرفات طائف تک قریب بارہ میل کے فاصلہ پر ذوالمجاز کے پہلو میں ہے خیمہ زن ہو کر مسلمانوں پر حملہ کا قصد کیا حضور نے خبر پا کر اول عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی کو جاسوس بنا کر بھیجا بعض نے اس روانگی کو بھی ایک سریہ ابی حدرد قائم کیا ہے انھوں نے آکر ساز و سامان و ہجوم و انبوہ بیان کیا حضور معہ دس ہزار اصحاب روانہ ہوئے حنین پہونچنے کے لئے مسلمانوں کو ایک تنگ درہ کوہ میں گزرنا تھا مالک بن عوف نصری سپہ سالار کفار نے گھاٹیوں میں جا بجا فوجی دستے تعینات کر دیئے تھے جب لشکر اسلام گھاٹیوں میں پہونچا دشمن نے دفعتاً حملہ کر دیا تمام لشکر گھبرا کر منتشر ہو گیا۔ لیکن آخر مسلمان سنبھلے اور کفار کو بڑی جنگ کے بعد شکست دی۔ شکست خوردہ کچھ طائف کے قلعہ کی طرف بھاگے کچھ اوطاس کے درہ میں جا چھپے۔ یہ غزوہ دفاعی تھا۔ اس کو غزوہ ہوازن و ثقیف بھی کہتے ہیں۔ اس کا ذکر قرآن مجید میں ہے ویوم حنین اذ اعجبتکم یعنی خدا نے تمہاری مدد کی حنین کے دن۔ اس غزوہ کے متعلق شردھے پرکاش دیو جی کی رائے پہلے نقل کی جا چکی ہے۔

بعث عبید شوال ۸ھ بعد فتح حنین حضور نے ایک دستہ فوج زیر کمان ابو عامر عبید بن سلیم اشعری منہزمین حنین کے تعاقب میں اوطاس روانہ کیا۔ سخت جنگ کے بعد لشکر اسلام کامیاب ہوا ابو عامر شہید ہو گئے۔ تو ان کے بھتیجے ابو موسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری امیر العسکر بنائے گئے۔ اس معرکہ میں سلمہ بن اکوع بھی شامل تھے یہ بعث ہوئی تھا جو ابو عامر و ابو موسیٰ و سلمہ کے نام سے بھی لکھا جاتا ہے اور سریہ اوطاس بھی کہتے ہیں۔

(**غزوہ طائف** شوال ۸ھ) منہزمین حنین کے تعاقب میں حضور نے قلعہ

طائف کا محاصرہ کیا اٹھارہ دن محاصرہ رہا مگر کامیابی نہ ہوئی بارہ مسلمان شہید ہوئے آخر محاصرہ اٹھا لیا۔ یہ غزوہ ہجومی تھا۔

(بعث طفیل بن عمرو شوال ۸ھ) بت خانہ ذی الکفین کے انہدام کے لئے یہ مہم روانہ کی گئی یہ بعث انتظامی تھا۔

(بعث قیس بن سعد ذی القعدہ ۸ھ) قبیلہ صداء جو یمن میں تھا اس کے شورش کی خبر حضورؐ نے جعرانہ میں سنی جب آپ حنین سے واپس ہو کر مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے ایک مہم زیر کمان قیس روانہ کی گئی اس لشکر کی آمد سن کر قبیلہ کا ایک رئیس نے جلد حاضر ہو کر معافی چاہ لی لشکر اسلام مقام صدر قناۃ تک پہنچا تھا کہ واپس طلب کیا گیا یہ بعث دفاعی تھا۔

(سریہ عیینہ بن حصین محرم ۹ھ) قبیلہ بنی تمیم و بنی کعب میں ایک مہم زیر کمان عیینہ روانہ کی گئی کیونکہ ان قبائل کے رؤسا ہمیشہ دشمنان اسلام کے ہمساز و معاون رہے تھے لشکر اسلام کو دیکھ کر دشمن فرار ہوا پچاس آدمی گرفتار ہو کر آئے ان کی سفارش کے لئے اقرع بن حابس و چند اشخاص آئے اور رسول مقبولؐ کو پکارا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ان الذین ینادونک من وراء الحجرات یعنی جو لوگ پکارتے ہیں تجھ کو دیوار کے باہر سے۔ یہ سریہ ہجومی تھا۔

(سریہ قطبہ بن عامر صفر ۹ھ) قبیلہ خثعم کے اجتماع پر ایک مہم بسرکردگی قطبہ روانہ کی گئی جو ہولناک جنگ کے بعد کامیاب ہوئی یہ سریہ دفاعی تھا۔

(سریہ ضحاک بن سفیان ربیع الاول ۹ھ) بنی کلاب کے اجتماع پر یہ مہم زیر کمان ضحاک روانہ کی گئی مقام زج پر جنگ ہوئی دشمن فرار ہوا یہ سریہ دفاعی تھا۔

(سریہ علقمہ بن مجزز مدلجی ربیع الثانی ۹ھ) حبشہ کے بدمعاشوں نے جدہ پر لوٹ مار شروع کی ان کی سرکوبی کے لئے ایک مہم زیر کمان علقمہ روانہ کی گئی۔

(بعث عبداللہ بن حذافہ السہمی) بعد کو ایک دستہ فوج بطور کمک زیر کمان عبداللہ روانہ کیا گیا۔ ایک مقام پر عبداللہ نے آگ جلوائی اور اپنے ماتحتوں کو حکم دیا کہ

اس میں گھس جاؤ۔ کچھ لوگ مستعد ہو گئے۔ کچھ نے انکار کیا۔ عبد اللہ نے کہا میں مذاق کرتا تھا مجھکو یہ دیکھنا تھا کہ تم لوگ کہاں تک اپنے افسر کے مطیع ہوئے جب رسول کریمؐ نے یہ واقعہ سنا تو فرمایا معصیت میں کسی مخلوق کی طاعت نہیں کرنی چاہئے لشکر اسلام کے پہونچنے پر بد معاش فرار ہو گئے یہ سریہ تادیبی تھا اس کو سریہ جدہ و حبشہ بھی کہتے ہیں۔ بعض نے عبد اللہ کی روانگی کو علیحدہ سریہ شمار کیا ہے۔

(**غزوہ تبوک** رجب ۹ھ) شہنشاہ روم کے ایما سے والی غسان نے مسلمانوں پر چڑھائی کا ارادہ کیا۔ چالیس ہزار فوج (۴۰) کی مدد کے لئے ہرقل نے بھیجی۔ اس خبر کو سنکر حضورؐ تبوک تشریف لے گئے دشمن لشکر اسلام سے مرعوب ہو کر مقابلہ پر نہ آیا یہ غزوہ دفاعی تھا اسکو غزوۃ العسرت بھی کہتے ہیں اس کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔
لقد تاب اللہ علی النبی والمہاجرین والانصار الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ یعنی اللہ نے رحمت نازل کی نبی اور مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مدد کی نبی کی عسرت کے وقت تبوک ایک مقام کا نام ہے اطراف شام میں۔ غزوہ کے متعلق شرح ہے یہ کاشش دیوبی رحمتہ اللہ علیہ ان دنوں میں عرب میں تخت محمد طراحب سے ملک کی تباہی بربادی کے آثار پیدا ہوئے۔ اس حالت کو دیکھ کر سلطنت روما نے عرب پر یورش کرنے کا اچھا موقع دیکھا۔ انھوں نے عرب پر چڑھائی کرنے کی تیاریاں کیں آنحضرت نے مناسب جانا کہ ایسے خطرناک دشمن کا ملک عرب کے اندر پہونچ جانا مناسب نہیں آگے دور ہی سے روکنا قرین مصلحت ہے۔ (سوانح عمری محمدؐ صاحب)

(**بعث خالد** شعبان ۹ھ) والی دومۃ الجندل اکیدر جنگ موتہ میں والی غسان کا مددگار تھا حضور نے تبوک سے ایک دستہ فوج زیر کمان خالد بن ولید روانہ کیا اکیدر خفیف جنگ کے بعد گرفتار ہوا یہ بعث ہجومی تھا۔

(**سریہ علیؓ** رمضان ۹ھ) طی قبیلہ کے رئیس نے اجتماع کرنے کی کوشش کی

اس خبر پر رسول کریم نے یہ مہم روانہ کی بعد جنگ رئیس طی مسلمان ہوا اس کا بتخانہ فلس منہدم کیا گیا یہ سریہ ہجومی تھا اسکے متعلق شرد ھے پرکاش دیوجی رقمطراز ہیں قبیلہ طی نے اب تک اسلام اختیار نہیں کیا تھا۔ اب اس میں بعض مفسدوں نے سرکشی کی اور ملک میں فساد پھیلانا چاہا۔ محمد صاحب نے حضرت علیؓ کو انکی سرکوبی اور سرزنش کے لئے ایک فوج کے ساتھ روانہ کیا (سوانح عمری محمد صاحب)

(سریہ مغیرہ رمضان ۹ھ) لات بت کے توڑنے کے لئے مغیرہ بن شعبہ کی زیر امارت یہ مہم روانہ کی گئی۔ ابوسفیان بن حرب بھی ان کے ساتھ تھے۔ کیا تماشا ہی کہ لات وعزیٰ پر جان فدا کرنیوالے ان کے احترام کے لئے خون کے دریا بہانے والے میدان احد میں اعلیٰ ہبل کا نعرہ لگانے والے ابوسفیان آج لات پر لات مارنے جارہے ہیں یہ سریہ انتظامی تھا۔

(سریہ جرش ذیقعدہ ۹ھ) وفد قبیلہ ازد میں صرد بن عبداللہ بھی آئے تھے۔ جب یہ مسلمان ہو گئے رسول مقبول نے انکو حکم دیا کہ اپنی قوم سے لشکر مرتب کر کے ان قبائل یمن و خثعم پر جہاد کریں جو محارب اسلام ہیں اور شہر جرش میں پناہ گزین ہیں صرد بن عبداللہ نے جرش کا محاصرہ کر لیا عرصہ طویل تک محاصرہ رہا۔ مگر کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ آخر محاصرہ اٹھالیا گیا۔ جب یہ واپس چلے دشمن نے پیچھے سے حملہ کر دیا اور کوہ شکر پر معرکہ جنگ ہوئی اہل اسلام کو شکست ہوئی یہ سریہ ہجومی تھا۔

(سریہ خباب ارض عذرہ ذیقعدہ ۹ھ) ایک اجتماع پر مہم بسرکردگی عکاشہ روانہ کی گئی کوئی مقابلہ نہیں ہوا۔ یہ سریہ دفاعی تھا۔

(سریہ علی رمضان ۱۰ھ) یمن کے قبائل ہمدان وغیرہ کیطرف بغرض تبلیغ یہ مہم روانہ کیگئی

(سریہ خالد شوال ۱۰ھ) عبد المدان نجران وغیرہ کیطرف بغرض تبلیغ یہ مہم روانہ کی گئی۔

(سریہ [illegible] ذیقعدہ ۱۰ھ) طائف کو بغرض تبلیغ یہ مہم روانہ ہوئی

ور ذو الکلاع حمیری کے نام رسول مقبول کا خط بھی لے گئے تھے۔
(سریہ وبرہ بن یحنس ذیقعدہ سنہ ۱۰ھ) بغرض تبلیغ یمن بھیجے گئے اور اس ہی سلسلہ میں نعمان بن بزرخ کے بیٹوں کے پاس پہونچے وہ مشرف باسلام ہوئے پھر فیروز دیلمی کے پاس گئے وہ بھی مسلمان ہو گئے اسی طرح کیودا اور اسکے بیٹوں اور وہب بن منبہ کے پاس گئے اور ان کو مشرف بہ اسلام کیا۔
(سریہ فیروز دیلمی صفر سنہ ۱۱ھ) اسود عنسی نے اہل نجران سے ملکر اسلامی احکام نجران کو گرفتار کر لیا اور گورنر اسلام والی صنعا شہر بن باذان کو شہید کر کے ان کی بیوی کو لونڈی بنایا اور نبوت کا دعویٰ کیا حضور نے فیروز دیلمی کو اسکے قتل پر مامور کیا فیروز نے حضور کی وفات سے دو روز قبل اس کو قتل کیا حضور علیہ السلام نے بحالت علالت وفات سے ایک روز قبل فرمایا فاز فیروز۔ یعنی فیروز کامیاب ہوا (اسلوٗ الکئیب) لیکن بظاہر کہ سرودہ ظفر آپ کی وفات کے بعد عہد خلافت صدیقی میں مدینہ پہونچا شاید اسی وجہ سے اہل سیر نے اس کو سریہ نہیں قرار دیا یہ سریہ انتقامی تھا۔
(جیش اسامہ ربیع الاوّل سنہ ۱۱ھ) ابنیٰ ایک مقام کا نام ہے یہاں جنگ موتہ ہوئی تھی حضور نے شہداء موتہ کے انتقام کے لئے ایک لشکر بسر کردگی اسامہ بن زید طیار کیا لیکن یہ لشکر بوجہ علالت حضور حیات میں روانہ نہیں ہوسکا اس کو جیش جرف بھی کہتے ہیں۔ جرف مدینہ کے قریب ایک مقام ہے جہاں یہ لشکر خیمہ زن تھا۔ اس کو سریہ اسامہ بھی لکھتے ہیں۔

مہمات عہد خلافت اوّل سنہ ۱۱ھ سے سنہ ۱۳ھ تک

(جیش اسامہ) بعد وفات حضور علیہ السلام جیش اسامہ کو روانہ کیا گیا۔ جو چالیس ۴۰ یوم میں غایتوں کی سرکوبی کر کے مظفر و منصور واپس آیا۔

(بنی اسد سے جنگ) حضور کی وفات پر بنی اسد نے بغاوت کی طلیحہ کو سردار بنایا اور اس نے دعوے نبوت کیا خالد بن ولید لشکر لیکر پہونچے بڑے گھمسان کی لڑائی ہوئی طلیحہ شکست کھاکر شام کو بھاگ گیا کچھ عرصہ بعد مدینہ آکر معافی چاہی اور حضرت عمر کے عہد میں جنگ نہاوند میں شہید ہوئے۔

(سلمی بنت مالک) یہ ایک حسین عورت تھی اس نے علم بغاوت بلند کیا ہزار سے زیادہ اس کے عاشق جمع ہوگئے طلیحہ سے فارغ ہوکر خالد نے اسکا قلع قمع کیا۔

(قرہ بن ہبیرہ وعیینہ بن حصین) قرہ وعیینہ نے جب طلیحہ وسلمی کا انجام دیکھ لیا تو معافی چاہی۔ خلیفہ نے اس شرط پر معاف کیا کہ آیندہ بغاوت وفساد نہ کریں گے

(مالک بن نویرہ) مالک نے مقام بطاح پر بغاوت وارتداد کا علم بلند کرکے اجتماع کیا خالد بن ولید نے جاکر مالک کو قتل کیا۔ مالک کے متعلق جو روایت روضۃ الصفا وطبری نے نقل کی ہے کہ وہ مسلمان تھا۔ خالد نے اس کو قتل کرکے اس کی بیوی سے نکاح کرلیا۔ اس پر ابوقتادہ وحضرت عمر ناراض ہوئے یہ ایک بے اصل قصہ ہے اسی وجہ سے اس کو ابن اثیر وابن خلدون نے نقل نہیں کیا۔ اور ائمہ اسلام کی تحقیق یہ ہے۔ کہ مالک مرتد ہوگیا تھا۔

(جنگ مسیلمہ کذاب) یہ شخص رسول کریم کی حیات میں مدعی نبوت تھا۔ اور نصف حصہ عرب پر قبضہ چاہتا تھا۔ بعد وفات حضور وہ اور دلیر ہوگیا۔ اور ایک عورت سجاح تھی۔ اس نے بھی دعوی نبوت کیا تھا مسیلمہ نے اس سے نکاح کرلیا مسیلمہ نے ایک لشکر عظیم مرتب کرکے مدینہ کا قصد کیا بتعجیل خالد بن ولید نے سرحد یمامہ پر ڈیرے جا ڈالے نہایت ہولناک جنگ ہوئی مسیلمہ کے پہلے حملہ میں تین سو مسلمان شہید ہوئے اور دوسرے میں اسی اور کئی مورچے مسلمانوں کے قبضہ سے نکل گئے مسلمانوں کے پانوں اکھڑ گئے۔ خالد یہ رنگ دیکھکر شمشیر برہنہ مسیلمہ کے

لشکر میں گھس گئے پھر کیا تھا مسلمانوں کا بھی جوش تازہ ہوگیا۔ آخر مسیلمہ شکست کھا کر بھاگا۔ اور ایک باغ میں قلعہ بند ہوگیا۔ ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے خالد سے کہا کہ آپ مجھے کسی طرح باغ میں پھینکدیجئے میں تو مر ہی جاؤنگا۔ مگر دروازہ ضرور کھول دونگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا دروازہ کھلتے ہی فوج اسلام باغ میں گھس گئی مسیلمہ تبدیل لباس بھاگا وحشی (قاتل حمزہ) نے پہچان کر قتل کیا۔ وحشی جس وقت سے مشرف باسلام ہوئے تھے۔ حضرت حمزہؓ کے قتل پر اسقدر متاسف و نادم تھے کبھی ہنستے نہ تھے۔ مسیلمہ کو قتل کرکے نہایت خوشی کے لہجہ میں کہا انا قاتل خیر الناس فی الکفر و قاتل شر الناس فی الاسلام یعنی میں حالت کفر میں سب سے اچھے آدمی کا قاتل تھا اور حالت اسلام میں سب سے برے آدمی کا قاتل ہوں۔ سجاح زوجہ مسیلمہ مسلمان ہوگئی۔

(اہل بحرین سے جنگ اور شاہ ایران کی چھیڑ) مرتدین بحرین نے اسلامی قبیلہ عبد القیس پر حملہ کیا اور ان سے تبدیل مذہب کے خواستگار ہوئے قبیلہ مذکور نے نہایت ثابت قدمی دکھلائی اور انکے بہت سے آدمیوں کو اہل بحرین نے نہایت اذیت سے قتل کیا شاہ ایران نے چالیس ہزار فوج سے اہل بحرین کی امداد کی۔ خلیفہ نے ایک لشکر بسر کردگی علاء بن الحضرمی روانہ کیا جو سخت جنگ کے بعد کامیاب ہوا۔

حاشیہ عرب کے بعض حصص کو ایران بعض کو روم اپنے زیر اثر سمجھتے تھے۔ تحریک اسلام سے ان کو کھٹکا تھا کہ ہمارا اثر زائل ہوجائیگا لیکن ابتدا میں وہ یہ سمجھتے تھے کہ اس ضعیف جماعت کو کفار عرب ہی ختم کردیں گے جب اسلام کو قوت ہوئی تو ایران و روم کو زیادہ فکر ہوئی اور انھوں نے محاربین اسلام کی علانیہ امداد شروع کی۔

(جنگ عمان و مہرہ) اہل عمان و مہرہ نے بغاوت کر کے اسلامی حکام کو شہر سے نکال دیا اور تمام صوبہ پر قبضہ کر لیا لقیط بن مالک ازدی کو سردار بنایا اس نے نبوت کا بھی دعوی کیا لشکر اسلام نے جو زیر کمان عکرمہ بن ابی جہل روانہ ہوا تھا۔ اس کو شکست دی۔

(جنگ حضرموت و کندہ) اشعث بن قیس حضرموت نے بغاوت کر کے تمام صوبہ پر قبضہ کر لیا۔ عکرمہ لشکر اسلام لیکر پہونچے اشعث گرفتار ہو کر معافی خواہ ہوا معاف کیا گیا۔

(سلطنت ایران سے جنگ) چونکہ شاہ ایران بلا وجہ اسلام کے خلاف باغیان بحرین کی امداد کر چکا تھا۔ اور اس جنگ میں اپنے لشکر کی شکست پائی سے مضطرب تھا۔ اس نے مسلمانوں کی بیخکنی کے لئے جنگی طیاری شروع کی خلیفہ نے سنہ ۱۲ھ میں مثنی بن حارث کو حدود ایران پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔ اور خالد بن کو سپہ سالار اعظم بنا کر بھیجا۔ اول مقامات بانقیا کی والی جاناں اور برسوما کے والی صلوبا نے بغیر جنگ صلح کر لی پھر حیرہ کے حاکم قبصہ بن نویت نے صلح کی ان رئیسوں سے زر کثیر و اشیاء و پارچہ وغیرہ خراج میں وصول کر کے مدینہ پہنچا۔ اس کے بعد خالد ابلہ کی طرف بڑھے۔ اس وقت انکے زیر کمان آٹھ ہزار فوج تھی۔ خالد نے اس فوج کو تین حصوں میں تقسیم کیا اور ہر حصہ کے سردار کو حکم دیا کہ ایک ایک روز کے فصل سے لشکر گاہ پہونچیں تاکہ دشمن کو صحیح اندازہ فوج کا نہ ہو سکے اور وہ یہ سمجھے کہ کمک کا سلسلہ جاری ہے۔ ابلہ کا حاکم ایران کا مشہور جرنل ہرمز تھا۔ اسکی مدد کے لئے ایران بھی ایک لشکر عظیم لیکر آیا تھا۔ ہرمز نے اوّل میدان میں صف بندی کی اس کے بعد خالد نے لشکر آراستہ کیا اس سے فارغ ہو کر لشکر سے باہر آکر خالد نے کہا ہرمز کہاں ہے۔ کیوں بندگان خدا کا خون کراتا ہے آ تو ہم لڑ کر فیصلہ کریں۔ ہرمز جوش میں آکر باہر آیا اور خالد سے کہا کہ گھوڑے سے اترو

پیادہ لڑنیگے۔ خالد پیادہ ہوگئے۔ ایک دوسرے پر وار کرنے لگے۔ آخر ہرمز قتل ہوا۔ اس
کی سپاہ اوّل لڑی مگر پھر منتشر ہوگئی۔ ہرمز ایک ناج قیمتی ایک لاکھ کا اوڑھے ہوئے
تھا جو حسب قاعدہ خالد کی ملکیت ہوتا مگر خالد نے وہ نہیں لیا اور کہا کہ میں نے اللہ
واسطے تلوار اٹھائی تھی نہ مال کیواسطے ہرمز کی مزید کمک کیلئے ایران کا ایک اور
جنرل قارن آرہا تھا۔ ایرانی فوج کے بھگوڑوں کو راستہ میں ملا اور سب کی تسلی
دلاسا کرکے انکو جمع کیا اور پچاس ہزار کے اجتماع سے خالد کے مقابل ہوا۔ مگر شکست
کھائی اس جنگ کے بعد خلیفہ نے برائے چندے خالد کو شام کی طرف تبدیل کیا
اور یہاں مثنیٰ سپہ سالار اعظم رہے

حاشیہ اس زمانہ میں فارس کی سلطنت اسقدر وسیع تھی کہ عراق عرب
فارس خراساں ماژندران کرمان وغیرہ سب اسمیں شامل تھے۔ اور
کوہ ہندوکش تک اس کا اثر و تسلط تھا۔

(قیصر روم سے جنگ) قیصر روم جنگ موتہ میں بلاوجہ مسلمانوں سے لڑچکا
تھا۔ اور اس شکست کی ندامت اتارنے کے لئے جنگی طیاریوں سامانوں میں مصروف
تھا۔ تمام باغیان و دشمنان اسلام اس کے زیر پناہ تھے خلیفہ نے چار لشکر مرتب کرکے
سرحد سلطنت روم پر حملہ کرنیکا حکم دیا عمرو بن العاص کو فلسطین پر یزید بن
ابی سفیان کو دمشق پر ابو عبیدہ بن الجراح کو حمص پر شرجیل بن حسنہ کو اردن
پر اور یہ حکم دیا کہ جب چاروں لشکر ایک جگہ ہوں تو ابو عبیدہ سپہ سالار اعظم
ہوں ان تمام لشکروں کی مجموعی تعداد سات ہزار تھی عمرو بن العاص کو حدود
فلسطین پر پہونچکر معلوم ہوا کہ ہرقل نے ستر ہزار فوج اپنے بھائی تھیوڈور کے
زیر کمان روانہ کی ہے عمرو بن العاص نے کمک طلب کی نو ہاشم کے زیر کمان
تین ہزار مجاہدین روانہ کئے گئے اور خالد کو لکھا گیا کہ عراق کا کام مثنیٰ کے

سپرد کرکے شام کو روانہ ہوں اور وہاں تمام لشکر کے سپہ سالار اعظم رہیں۔
حاشیہ اس حکم سے ابوعبیدہ سپہ سالاری سے معزول ہوئے۔ ت پر
حضرت عمر نے خلیفہ سے اعتراض کیا اور انکا اعتراض ایک حد تک
درست تھا کہ ابوعبیدہ سابقین اولین میں سے ہیں اہل بدر میں سے ہیں
معمر اور تجربہ کار ہیں احد وغیرہ بڑے بڑے غزوات میں داد مردانگی
دیکھے ہیں انکو خالد کے ماتحت کرنا مناسب نہیں لیکن اس رائے کو خلیفہ نے
اسلئے تسلیم نہیں کیا کہ اسوقت ہر طرح کے مقابلہ کیلئے اگر کسی وصف کی ضرورت
تھی تو وہ وصف بہت زیادہ خالد میں تھا یعنی بالکل نڈر ہوکر بیجگری سے
دشمن پر حملہ کرنا اور کسی اشداد اور کسی مشکل سے مرعوب ہونا۔ چنانچہ
کتب سیر کے مطالعہ کرنیوالے اندازہ کرسکتے ہیں کہ بہت سی لڑائیاں خالد کی
پامردی سے فتح ہوئیں جب حضرت عمر کا دور خلافت ہوا تو قلمرو اسلام کے
حدود نہایت وسیع ہوگئی اور فتوحات کیلئے آسانیاں بہم پہونچ گئیں تھیں اس
وقت لشکر اسلام کو ایسے افسر کی ضرورت تھی جو فن سپہگری سے زیادہ
انتظام ممالک سے دلچسپی رکھنے والا ہو۔ دفاتر کی ترتیب پر غور کرسکتا ہو مقدمات
میں تحمل و تدبیر سے رائے قائم کرے یہ صفات بدرجہ اولی ابوعبیدہ میں تھے
اور انھیں صفات کی بدولت انکو دربار رسالت سے امین الامت کا خطاب
عطا ہوا تھا۔ خالد ان صفات میں انکا مقابلہ نہیں کرسکتے تھے وہ صرف
تدبیر جنگ اور تلوار کے دھنی تھے باقی امورات سے انکی طبیعت الجھتی تھی یہی
وجہ تھی کہ حضرت عمر نے خالد کو معزول کرکے ابوعبیدہ کو امیر العساکر بنایا
بعض کتابوں میں جو یہ لکھا ہے کہ حضرت عمر خالد سے ناراض تھے اور اس ناراضگی
کے لئے سرد یا وجوہات قائم کئے ہیں ان میں سے زیادہ بے اصل ہیں اور کچھ

ضعیف اقوال ہیں اصحاب رسول کریم کے سینے کینے سے پاک تھے وہ تمام رذایل
سے منزہ ہو چکے تھے یہی وجہ ہوئی کہ نہ ابو عبیدہ کی طبیعت معزولی کیوقت
متاثر ہوئی نہ خالد کی۔

جب خالد مقام بصریٰ پر پہونچے تو اہل بصریٰ نے بغیر جنگ جزیہ پر صلح کر لی رومیوں
نے جب خالد کی آمد کو سنا تو اجنادین میں بڑی زبردست طیاری کی ایک لاکھ فوج
سے چھتیس ہزار مجاہدین کو لیکر خالد نبرد آزما ہوئے اور ایک ہولناک جنگ کے بعد
رومیوں کو شکست فاش دی۔ رومیوں نے اجنادین سے بھاگ کر دمشق میں جماؤ
شروع کیا۔ خالد نے بڑھکر دمشق کا محاصرہ کر لیا۔ بحالت محاصرہ خبر پہونچی کہ ہرقل نے
بیس ہزار کمک بھیجی ہے۔ خالد نے تمام افسروں کو محاصرہ پر چھوڑا اور خود تھوڑے سے
آدمی لیکر کمک کو راستہ میں جالیا اور شکست دی۔ ہرقل نے اس شکست کو سنکر
تین لاکھ کمک بھیجی خالد پھر محاصرہ سے ہٹ کر یرموک پر اس کمک سے جا بھڑے
اس جنگ میں کئی بار فتح و شکست کی صورت ہوئی مگر آخر فتح مسلمانوں کی ہوئی
ایک لاکھ بیس ہزار رومی قتل ہوئے تیس ہزار مسلمان شہید ہوئے حضرت
عکرمہ ابن ابی جہل رضی اللہ عنہ اس ہی جنگ میں شہید ہوئے یہ فتح رجب ۱۳ھ میں
ہوئی مگر مژدۂ ظفر صدیق اکبر کی وفات کے بعد مدینہ پہونچا۔

عہد خلافت اول میں جنگ جیش اسامہ و جنگ روم انتقامی اور جنگ بنی اسد
و جنگ سلمی و جنگ مالک و جنگ عمان و جنگ حضرموت تادیبی اور جنگ مسیلمہ و جنگ
بحرین و جنگ ایران دفاعی۔

عہد خلیفہ دوم ۱۳ھ لغایت ۲۳ھ

ایک سال کے محاصرہ کے بعد دمشق فتح ہوا۔ یہاں سے لشکر اسلام یرموک

ہوتا ہوا حمص پہونچا اور اسی ہزار آدمیوں کو شکست دی اب حمص پر پڑھنے کے ارادہ سے پھر دمشق کو لوٹنا پڑا راستہ میں بعلبک فتح کر کے حمص کو جا گھیرا ہرقل انطاکیہ کو بھاگا اہل حمص قلعہ بند ہو گئے اور چند ماہ بعد صلح سے فتح ہوئی وہاں سے چلکر خالد نے قنسرین قیساریہ فتح کئے ابو عبیدہ نے انطاکیہ کا رخ کیا اور سخت جنگ کے بعد فتح کیا ہرقل فرار ہو کر قسطنطنیہ جا پہونچا عمرو بن العاص اور شرجیل فلسطین میں رومیوں پر فتوحات حاصل کرتے رہے ارطفول بطریق نے کچھ لشکر حفاظت یروشلم کے لئے چھوڑ کر اجنادین اعلاقہ مقبوضہ اسلام) پر حملہ کر دیا اور شکست کھا کر یروشلم بھاگا عمرو بن العاص نے یروشلم کا محاصرہ کر لیا ارطفول مصر کو بھاگا - اور بیت المقدس صلح سے فتح ہوا اہل بیت المقدس کو عہد نامہ لکھکر دیا گیا جس پر اکابر صحابہ خالد بن ولید عمرو بن العاص معاویہ بن ابی سفیان کی شہادتیں ہیں جو تمام مسلم و غیر مسلم مورخین کی تصانیف میں منقول ہے اس کا ترجمہ یہ ہے جو سراسر رواداری و انصاف کا مخزن ہے -

یہ وہ امان نامہ ہے جو امیر المومنین عمرؓ نے ایلیا والوں کو دیا ہے ایلیا والوں کے جان مال گرجے صلیب بیمار تندرست سب کو امان دیجاتی ہے اور ہر مذہب والے کو امان دیجاتی ہے انکے گرجاؤں میں سکونت نہ کیجائیگی اور نہ وہ ڈھائے جائینگے یہانتک کہ ان کے احاطوں کو بھی نقصان نہ پہونچایا جائیگا نہ ان کے صلیبوں اور مالوں میں کسی قسم کی کمی جائیگی نہ مذہب کے بارے میں کسی قسم کا تشدد کیا جائیگا نہ ان میں سے کسی کو کوئی ضرر پہونچایا جائیگا - اور ایلیا میں ان کے ساتھ یہودی نہ رہنے پائینگے - اور ایلیا والوں کا فرض ہے کہ وہ جزیہ دیں اور یونانیوں کو نکال دیں پس یونانیوں یعنی رومیوں میں سے جو شہر سے نکل جائیگا - اس کے جان و مال کو امن دیجاتی ہے جب تک وہ محفوظ مقام تک نہ پہونچ جائیں اور اگر کوئی رومی ایلیا ہی میں رہنا پسند کرے

تو اس کو باقی اہل شہر کی طرح جزیہ ادا کرنا ہوگا اور اگر اہل ایلیا میں سے کوئی رومیوں کے ساتھ جانا چاہے تو اس کو امن ہے یہاں تک کہ وہ محفوظ مقام میں پہنچ جو کچھ اس عہدنامہ میں درج ہے اس پر خدا و رسول اور خلفاء اور تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے بشرطیکہ اہل ایلیا مقررہ جزیہ کی ادائیگی سے انکار نہ کریں

بعد فتح حضرت عمرؓ بیت المقدس کی سیر کر رہے تھے بہت سے عیسائی اور مسلمان ساتھ تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا خلیفہ کو نماز کی فکر ہوئی لاٹ پادری نے کہا یہیں پڑھیئے آپ نے فرمایا نہیں ایسا نہ ہو کہ آئندہ کوئی کہے کہ یہاں ہمارے پیر نے نماز پڑھی تھی۔ (ریڈ چینگ)

حاشیہ شام فلسطین حمص دمشق قسطنطنیہ افریقہ۔ مصر جزائر رڈس قبرص۔ مالٹا۔ مغلیہ وغیرہ یہ سب رومیوں کے زیر نگیں تھے۔

بغاوت شام اور قیصر کی سازش قیصر کی ایما اور اعانت پر اہل شام نے بغاوت کی قیساریہ نے بھی ان کی مدد کی۔ باغیوں نے حمص کا محاصرہ کر لیا قیصر نے بندر اسکندریہ سے انطاکیہ پر فوج بھیجی حاکم حمص نے خلیفہ کو لکھا۔ خالد قنسرین سے یزید بن ابی سفیان دمشق سے معاویہ قیساریہ سے مدد کو پہونچے مگر دشمن اس کثرت سے تھے کہ مقابلہ مناسب نہ معلوم ہوا۔ خلیفہ نے سعد کو حکم دیا کہ قعقاع کو فوج دیکر حمص کی مدد کرو اور رقہ و رہا نصیبین پر فوجیں بھیجکر دشمن کی قوت کو تقسیم کر دو اس ہی اثنا میں قیصر کی فوج کے اشارہ سے انطاکیہ نے بغاوت کر دی مگر جب سعد نے بلاد موصل پر حملہ کیا تو اعراب اور عیسائیوں کو اپنے گھروں کی فکر ہوئی اور محاصرہ چھوڑ کر گھر کو بھاگے۔ اب ابو عبیدہ حاکم حمص نے قلعہ سے نکل کر باغیوں پر حملہ کر دیا اور شکست دی اس جنگ سے آرمینیا تک مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا اور عمرو بن العاص نے معاویہ

کی مدد سے فتح قیساریہ کی تکمیل کی اس کے بعد ۱۹ھ میں عمرو بن العاص میں زبیر بن العوام کی مدد سے مصر پر حملہ کیا بطریق ارطفول نے مقابلہ کیا اور مارا گیا پھر شہر عین پر ایک شدید جنگ ہوئی آخر مقوقس حاکم مصر نے صلح کرلی اسی طرح اسکندریہ فتح ہوا اور عمرو بن العاص نے طرابلس تک فتح کیا ہرقل ۲۰ھ میں مرگیا۔

ترکوں سے جنگ (اسلامی مقبوضات حدود آرمینیا پر ترک اور خزر نے لوٹ مار شروع کی ۲۱ھ میں عبدالرحمن بن ربیعہ والی آرمینیا نے انکی گوشمالی کی۔

(جنگ ایران) رستم وزیر ایران نے جابان ذرنسی دو افسران کے زیر کمان۔ ایک فوج جرار حیرہ (اسلامی مقبوضہ) پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ کی مثنیٰ اپنی قلیل جمعیت سے مقابلہ کرنا مناسب نہ سمجھے اور حیرہ چھوڑ کر خفان کو ہٹ آئے خلیفہ نے ابوعبیدہ کو کمک دیکر روانہ کیا۔ (یہ ابوعبیدہ بن الجراح نہیں ہیں) جب مقابلہ ہوا دونوں ایرانی جنرل مارے گئے رستم اس شکست کو سنکر بہت بھڑکا اور تیس ہزار فوج بسر کردگی بہمن روانہ کی یہ لشکر فرات کے کنارہ پر خیمہ زن ہوا۔ دوسری طرف مسلمان تھے ابوعبیدہ نے پار اتر کر حملہ کیا اور شکست کھائی کئی ہزار مسلمان شہید ہوئے ابوعبید کو فیل سفید نے پکڑ کر کچل ڈالا۔

حاشیہ ایران میں ہاتھی نہیں ہوتا یہ عنایت مسلمانوں پر راجگان سندھ نے کی کہ ایران کو مدد میں اپنی سواری کا سفید ہاتھی تک بھیجدیا اور انکو ہاتھیوں پر جنگ سکھائی چنانچہ بابو منوہر لال زتشی رقمطراز ہیں جب شاہ ایران اور اسلام میں جنگ ہوئی شاہ ایران نے راجہ سندھ سے امداد چاہی راجہ چچ نے ایک رسالہ جاٹوں کا معہ ہاتھیوں کی فوج کے مدد کے لئے روانہ کیا (پیسہ اخبار اکتوبر ۱۹۲۶ء مکران پر قبضہ کرنے میں۔ راجہ چچ حق بجانب تھا کیونکہ اس نے مسلمانوں کے مقابلہ میں ایران

کی کامل مدد کی تھی ایک رسالہ جاٹوں کا معہ ہاتھیوں کی فوج حتی کہ
اپنی خاص سواری کا جنگی فیل سفید تک بھیجدیا تھا (واقعات ہند)

اب مثنیٰ کے پاس صرف تین ہزار فوج رہ گئی بہمن اس فتح کے بعد ایران چلا گیا اس
کی جگہ مہران ایک لاکھ فوج لیکر آیا جسکو مثنیٰ نے اپنی قلیل جمعیت سے شکست دی
مہران مارا گیا اس معرکہ کے وقت مدینہ سے جریر بن عبداللہ بھی کمک لیکر پہونچ گئے
تھے اس شکست سے ایرانیوں میں کھلبلی پڑ گئی اور جہاں جس ایرانی کو کوئی مسلمان
ملا اس کو بیدریغ قتل کیا۔ اب مثنیٰ کے مقابلہ کے لیئے کثیر التعداد فوج آئی اس لئے
مثنیٰ کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ خلیفہ نے چار ہزار فوج زیر کمان سعد بن وقاص مثنیٰ کی مدد
کو روانہ کی لیکن اس کمک کے پہونچنے سے پہلے مثنیٰ کا انتقال ہوچکا تھا۔ رستم ایران
سے ایک لشکر عظیم جس میں ایران کے تمام اُمرا شامل تھے لیکر آیا چار دن میدان قادسیہ
میں جنگ جاری رہی آخر دن شاہ ایران نے اپنا باڈی گارڈ بھی بھیجدیا تھا اس دن چوبیس[۲۴]
گھنٹہ برابر جنگ رہی۔ آخر ایرانی بھاگے رستم مارا گیا آٹھ ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ ایک لاکھ
ایرانی قتل ہوئے۔ اب سعد نے تیسری دفعہ حیرہ پر قبضہ کرنے کیلئے کوچ کیا ایرانی ہٹتے گئے
لڑتے گئے اب مدائن میں جاکر جماؤ ہوا خفیف جنگ کے بعد شاہ ایران حلوان بھاگ گیا۔ اب
سعد کا ارادہ آگے بڑھنے اور جنگ کرنیکا نہ تھا لہذا انتظام ملکی میں مشغول ہوئے۔ لیکن
ایرانیوں نے جلولہ میں جاکر ڈٹا اور فوجیں بھیجنا شروع کیں سعد نے بارہ ہزار فوج زیر کمان
ہاشم روانہ کی ہاشم نے ہولناک جنگ کے بعد فتح پائی اور ایک لاکھ ایرانی تلوار کے گھاٹ
اُتارے اب یزدجرد شاہ ایران حلوان سے رے کو بھاگا ہاشم نے حلوان پر بھی قبضہ کرلیا
اب خلیفہ نے حکم دیا کہ آگے نہ بڑھا جائے لیکن ہرمزان کا بیٹا لشکر لیکر ماسبذان تک بڑھ
آیا اور شکست کھاکر مارا گیا اب مسلمانوں کا خوزستان تک قبضہ ہوگیا۔ ایرانیوں نے ابلہ کی
طرف جہاد شروع کیا سعد نے عتبہ کو فوج دیکر روانہ کیا۔ ابلہ فتح ہوا۔ اسلامی حاکم علا بن

الحضرمی نے اصطخر پر حملہ کیا مگر شکست کھائی۔ خلیفہ نے عتبہ کو بھیجا عتبہ نے شکست دیگئی

(جنگ اہواز) ہرمزان والی اہواز نے یزدجرد کے حکم سے حدود اسلام پر حملہ کیا۔ اور شکست کھاکر گرفتار ہوا۔ اہواز پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔

(جنگ ہمدان وغیرہ) اب پھر مسلمانوں نے آگے بڑھنے سے روکا مگر یزدجرد نے اس خاموشی کو کمزوری پر محمول کیا اور ڈولاکھ فوج قبر وزان کے زیر کمان بھیجی جس نے حدود اسلام پر حملہ کیا اور نہاوند کو صدر مقام بنایا مسلمانوں نے تیس ہزار جمعیت سے مقابلہ کرکے شکست دی قبر وزان قتل ہوا اس جنگ سے ہمدان رے آذربائیجان اصفہان کرمان تک مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا یزدجرد آگے آگے بھاگتا جاتا تھا۔ مگر شرارت کرتا جاتا تھا۔

(جنگ جزیرہ) عراق وشام کا درمیانی صوبہ تھا۔ اہل شام اور عیسائی یہاں جمع ہوگئے اور حدود اسلام پر تاخت وتاراج کرنے لگے انطاق حاکم صوبہ نے ان کی سرپرستی کی سعد نے عبداللہ بن المحتشر کو فوج دیکر روانہ کیا۔ تکریب پر مقابلہ ہوا چالیس دن محاصرہ کرنے کے بعد مسلمان کامیاب ہوئے اس سلسلہ میں موصل سے ہٹ کر کنیسا پر بھی مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔

(ہندوراجہ سے جنگ) پہلے لکھا جاچکا ہے کہ راجہ ججّ نے مسلمانوں کے مقابلہ میں۔ ایران کی فوجی امداد کی اب جب مسلمانوں نے مغبوضات ایران پر قبضہ کرنا شروع کیا تو راجہ نے مکران پر قبضہ کرکے اسلامی علاقہ کرمان پر دست درازی کی سیرالمتاخرین میں ہے۔ بہ کیچ ومکران وکرمان چیرہ دستی یافت در زمانہ عمرؓ خطاب مغیرہ ابوالعاص از راہ بحر بن آمد (ذکر راجہ چچ) باقی باب دوم میں لکھا جاچکا ہے۔

عہد حضرت خلیفہ دوم میں جسقدر لڑائیاں ہوئیں انمیں سے جنگ دمشق ومخل وحمص وبعلبک وقنسرین وقیساریہ فلسطین وبیرد شلم وموصل انتقامی جنگ دوم قیساریہ وانطاکیہ جنگ ترک وجزیرہ تادیبی الجنگ ایران اہواز ہمدان وغیرہ وجنگ راجہ سندہ دفاعی وجنگ مصر ہجومی تھی۔

عہد خلیفۂ سوم

(جنگ ہمدان وغیرہ) خلیفۂ دوم کی خبر وفات سنکر ہمدان رے آذربیجان نے بغاوت کی اور مسلمان دوبارہ مفتوح ہوئے اس سلسلہ میں دیلم اور بر ندو طلیاں تک مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا اہل اصطخر نے بغاوت کی اور مغلوب ہوئے اس سلسلہ میں دارالجرد وجور پر بھی قبضہ ہوگیا اہل طبرستان نے بغاوت کی اور مغلوب ہوئے اس سلسلہ میں ناہیہ وہستان منیشاپور وغیرہ پر قبضہ ہوگیا۔

(جنگ نہاوند و مکران) اہل نہاوند و مکران نے بغاوت کی یزدجرد اور راجہ سندھ نے ان کی مدد کی مگر مغلوب ہوئے۔

(جنگ ہندوستان) راجہ سندھ سے پہلے جنگ ہوچکی تھی اب جب اس نے باغیان نہاوند وغیرہ کی امداد کی تو اس کی گوشمالی کی گئی۔ باب دوم میں مفصل لکھا جاچکا ہے

(جنگ ایران) یزدجرد بھاگتا بھاگتا مرو پہونچا جب مسلمانوں نے خراسان فتح کیا۔ تو دریا جیحون کے اس پار بھاگ گیا اور تورانی وحشیوں میں چند روز رہکر شاہ چین کے پاس گیا اور مدد طلب کی۔ شاہ چین معہ فوج ساتھ ہوا مگر بلخ میں آکر آپسمیں پھوٹ پڑ گئی۔ شاہ چین واپس گیا یزدجرد وہاں سے پریشان ہوتا ترکوں کے پاس پہونچا ترکوں نے مدد کی مگر شکست کھائی اس جنگ کے سلسلہ میں طبرستان سجستان ابواب وغیرہ پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔ یزدجرد پاپیادہ بھاگتا ہوا ایک دن دریا کے کنارے ایک پن چکی والے کی جھونپڑی میں سو یا چکی والے نے اس کی پوشاک کے لالچ سے اس کو قتل کردیا جب چکی والا اس کی لاش دریا میں بہانے جاتا تھا کہ مسلمان پہونچگئے۔ اور چکی والے کو گرفتار کرلیا

(جنگ ترک) چونکہ ترکوں نے یزدجرد کی مدد کی۔ اور شکست کھائی۔ اب خزر کو متفق کرکے حدود اسلام پر ٹوٹ پڑے۔ اوّل مسلمانوں کو شکست ہوئی آخر فتح

ہوئی ۳۲ھ میں قارون ترکوں کے بادشاہ نے پھر حملہ کیا اور اہل بادغیس و ہرات و قہستان نے اس کی مدد کی لیکن ہزیمت اُٹھاکر پسپا ہوئے۔

(جنگ رُوم) قسطنطین قیصر روم نے مینول کے زیر کمان ایک لشکر جرار اسکندریہ پر حملہ کرنے بھیجا۔ جب یہ لشکر براہ دریا اسکندریہ پہونچا یونانی باشندے اس سے مل گئے اور مینول کا اسکندریہ پر قبضہ ہوگیا۔ عمرو بن العاص اس زمانہ میں مدینہ نہیں تھے۔ وہ آئے اور اسکندریہ کو دوبارہ فتح کیا اب عمرو بن العاص کی جگہ عبداللہ بن سعد کا تقرر ہوا

(جنگ طرابلس) عبداللہ بن سعد نے بارہ ہزار فوج سے طرابلس پر حملہ کیا اس سلسلہ جنگ میں اندلس نوبہ وغیرہ فتح ہوئے جب قسطنطین شاہ روم کو مسلمانوں کے افریقہ فتح کرنے کی خبر پہونچی اس نے ایک لشکر بجانب طنجہ براہِ دریا بھیجا کہ اہل طنجہ سے سالانہ رقم وصول کرے لیکن اہل طنجہ نے رقم دینے سے انکار کیا۔

(جنگ جلولا) قسطنطین نے تیس ہزار فوج امیر معاویہ والی شام کے مقابلہ کو روانہ کی جلولا پر مقابلہ ہوا مسلمان فتحیاب ہوئے امیر معاویہ نے براہِ دریا رومیوں کا تعاقب کیا بہت سے رومی قتل ہوئے بہت سے غرق ہوئے قسطنطین فرار ہوکر جزیرہ سسلی عقلیہ پہونچا۔ اہل سسلی نے اس کو حمام میں قتل کیا۔

(جنگ قبرس) امیر معاویہ نے جہازوں کا بیڑہ مرتب کرکے جزائر قبرس و روڈس کو فتح کیا کیسٹل زولو امیر البحر روم ایک بیڑا لیکر بڑھا مگر پسپا ہوا اس جنگ سے کریٹ و مالٹا پر بھی مسلمانوں کا اثر ہوگیا۔

(جنگ قسطنطنیہ) امیر معاویہ نے قسطنطنیہ پر فوج کشی کی اور اس کی حدود و اطراف تک تاخت و تاراج پر اکتفا کیا۔

(جنگ حصن المرات) امیر معاویہ نے حصن المرات (مضافات روم متصل ملطیہ) پر فوج کشی کرکے فتح پائی۔

(جنگ دوم افریقہ وقبرس) اہل افریقہ وقبرس نے رومیوں کے ساز باز سے بغاوت کی مگر مغلوب ہوئے حضرت خلیفہ سوم کے عہد میں جنگ ہمدان ونہاوند ومکران وترک و جنگ دوم افریقہ وقبرس تادیبی وجنگ ہندوستان اتفاقی وجنگ ایران وجنگ ۳۲ھ وجنگ روم وجلولا دفاعی وجنگ طرابلس وقبرس وقسطنطنیہ وحصن المرات ہجومی تھیں

عہد خلیفہ چہارم وپنجم

ان دونوں خلفاء کے عہد میں کسی نئے ملک یا نئی قوم سے جنگ نہیں ہوئی

التماس

اس تمام باب کو بغور پڑھنے کے بعد کسی جنگ کے متعلق بھی کوئی انصاف پسند مسلمانوں پر الزام نہیں لگا سکتا۔ اسقدر لڑائیوں میں ہجومی لڑائیوں کی تعداد بہت کم بلکہ بمنزلہ صفر کے ہے۔ اور وہ ہجومی لڑائیاں کیا تھیں ایک قسم کی دفاع تھی یہ میں عہد اسلام کی تمام لڑائیاں امام حسن رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے بعد حسب حدیث رسول مقبولؐ سلطنت واستبداد کا زمانہ ہے۔ سلاطین تابعین اور ان کی سیاست سلاطین اسلام میں ہر قسم کی مثالیں ہر ملک وقوم وزمانہ کے سلاطین میں گذرے ہیں میں اپنے تاریخی تجربہ پر کہتا ہوں کہ سلاطین اسلام جتنے بھی روئے زمین پر لڑائیاں لڑی ہیں انکا طرز عمل دیگر اقوام وممالک کے سلاطین کے مقابلہ میں عادلانہ اور ان میں سے زیادہ تر لڑائیاں دفاعی تھیں اس مطلب کے لئے میں نے ایک رسالہ علیحدہ تالیف کرنا شروع کیا ہے۔ اس رسالہ کا نام غزوات السلاطین ہوگا۔ نیز آریہ صاحبان جو اعتراضات امراء اسلام سردار محمد بن قاسمؒ وسلطان سبکتگینؒ وسلطان محمود غزنویؒ وسلطان شہاب الدینؒ غوری وسلطان اورنگ زیبؒ غازی وسلطان حیدر علیؒ وسلطان ٹیپو شہید رحمۃ اللہ

علیہم اجمعین پر کرتے ہیں۔ ان کے جواب کے لئے میں رسالہ غازیان ہند تالیف کر چکا ہوں
اللہ پاک ان تمام تالیفات کے شائع کرانے میں میری مدد کرے۔ آمین۔

باب چہارم

مذاہب باطلہ کے جہادی احکام و عمل

اس باب کے مطالعہ سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جسقدر مذاہب باطلہ ہیں وہ سب تلوار کے
زور سے پھیلائے گئے اور ان کے جہادی احکام و اعمال نہایت ظالمانہ اور وحشیانہ ہیں
اور لوٹ و غلامی و جزیہ ان میں سے اکثر میں رائج تھا اور ایک دوسرے کے معابد منہدم کرتے تھے

یہودی

بادشاہ ذونواس نے یہود مذہب اختیار کیا۔ اور لوگوں کو جبراً یہودی بنایا (تاریخ عرب)
بادشاہ ذونواس نے عیسائیوں کو زندہ جلایا اور انکے معبد برباد کئے (تاریخ قدیم) اس
واقعہ کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ یعنی ہلاک ہوئے۔
خندق والے کہ آگ بہت ایندھن والی تھی (پارہ عم) جو عیسائی اپنا مذہب ترک کرکے یہودی
بننے سے انکار کرتے تھے انکو قتل کیا جاتا تھا (کریڈیل آف اسلام)

عیسائی جہادی احکام

جو کوئی فقط خداوند کے سوا کسی معبود کے لئے قربانی کرے وہ عذاب سے مار ڈالا جائیگا
(خروج ۲۲ پ ۲۰) جس شہر کے لوگ غیر معبودوں کی پرستش کرنے والے ہوں تو۔ تو اس شہر
کے باشندوں کو تلوار کی دھار سے نیست و نابود کردیگا اور اس کی ساری لوٹ کو۔

کوچے کے بیچوں بیچ اکٹھا کریگا اور اس شہر کو اور وہیں کی لوٹ کو خداوند اپنے خدا کے
لئے آگ سے جلا دیگا اور وہ ہمیشہ کو ایک ٹیلا ہوگا۔ پھر نہ بنایا جائیگا (استثنا آیت ۱۳) لیکن
قوموں کے شہروں میں جنھیں خداوند تیرا میراث کر دیتا ہے کسی چیز کو جو سانس لیتی ہے جیتا نہ
چھوڑیو اور حرم کیجیو (استثنا ۲۰) سو اب تو جا اور عمالیق کو مار اور سب کچھ کہ ان کا ہے یک
لخت حرم (جلاکر برباد کرنا) کر اور ان پر رحم مت کر۔ بلکہ مرد عورت ننھے بچے اور شیر خوار بیل
بھیڑ اونٹ۔ گدھے تک سب کو قتل کر (اسموئیل ۱۵) تو انھیں ماریو اور حرم کیجیو (استثنا
باب ۷) تو ان کی سرحد تک جا مار اور پیٹ والیوں کے پیٹ پھاڑ ڈال (سلاطین باب ۱۵)
جو شہر میں تھے مرد کیا عورت کیا بیل کیا بھیڑ کیا گدھا تیغ کیا (یشوع باب ۶)

غلامی اور لوٹ

مردوں کو قتل کر عورتوں بچوں اور مویشیوں کو اپنے تصرف میں لا (استثنا باب ۲۰) ہر ایک
کو ایک ایک دو دو کنواریاں (باب ۵) ان تمام عورتوں کو بھی قتل کر جو مرد کی صحبت
سے آشنا ہیں۔ صرف کنواریوں کو اپنے لئے رکھ لو (گنتی باب ۳۱ آیت ۱۸)

عیسائیوں کا جہادی عمل

اس زمانہ میں کہ روشنی اور تہذیب کا دور دورہ ہے جسقدر لڑائیاں عیسائیوں
اور مسلمانوں میں ہوئیں مخالف و موافق ہر ملک و ملت کے اخبارات نے عیسائیوں کے
وحشیانہ مظالم کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ اور مسلمانوں کی رحمدلی کی تعریف کی ہے
سمرنا میں مسجد و نیں آگ لگائی زندہ آدمی جلائے۔ بچے۔ بوڑھے۔ عورتیں قتل کئے
ناک کان پستان کاٹے حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کئے بچوں کو تلواروں نیزوں پر
اچھالا۔ نابالغ لڑکیوں کی عصمت دری کی۔ غرضکہ کونسا ستم تھا جو یونانیوں نے بے پناہ

پُرامن مسلم رعایا پر نہیں کیا۔ اس سے زیادہ فرانس نے دمشق میں لیا۔ بتاؤ یہ امر واقع ہے یا نہیں اس وقت تمھاری آنکھوں کے سامنے موجود ہے یا نہیں ۱۵۰۶ء میں یحییٰ ثانی نے مسلمانوں کو جبراً اصطباغ دلایا (پرچنگ صفحہ ۱۴۳) فرڈیننڈ و ملکہ ازابیلہ نے فرمان جاری کیا کہ ہماری قلمرو میں کوئی شخص اسلام کی پیروی نہ کرے (پرچنگ صفحہ ۱۴۵) پہلے تو بجبر عیسائی بنائے گئے جس نے انھیں جہانتک ہوا آگ میں جلایا چونکہ یہ طریقہ بہت دھیما تھا اور لاکھوں آدمیوں کا جلانا دشوار تھا۔ انھوں نے ایک دوسری ترکیب عربوں کے ملک سے خارج کرنے کی سوچی طلیطلہ کے رئیس الاساقفہ نے جو اس مذہبی عدالت کا ممبر مجلس تھا یہ تجویز کیا کہ کل غیر عیسائی عرب معہ عورتوں بچوں کے قتل کر دئیے جائیں اکثر پادریوں نے اس تجویز کی بہت کچھ تائید کی۔ لیکن حکومت کو یہ خیال ہوا۔ کہ شاید عرب اس ظلم کو آسانی سے برداشت نہ کریں۔ اس نے ۱۶۱۱ء میں عام اشتہار دیا کہ کل عرب ایکمرتبہ ملک سے نکلجائیں۔ راہب بلیڈا نے نہایت خوشی کیساتھ بیان کیا۔ ہے کہ ان عربوں میں سے تین حصہ راہ میں قتل کر دیئے گئے (پرچنگ صفحہ ۲۰۱) قسطنطین اعظم نے عقیدہ تثلیث کو بزور شمشیر شائع کیا (تاریخ قدیم) عیسائی فاتحوں نے یہودیوں سے بے طرح انتقام لیا (کریڈل) ابوتابوس شاہ حیرہ عیسائی ہوا اور تمام اہل حیرہ کو۔ عیسائی بنایا (تاریخ عرب) پولوس مقدس نے حواریان مسیح کو قید کرایا۔ اسٹیفن حواری کو شہید کیا (اعمال ۲) ہنری ہشتم نے اپنے مخالف عقاید کے لوگوں کو زندہ جلایا (تاریخ انگلستان) ملکہ میری کے زمانہ میں جب رفارمیشن ہو رہا تھا تو پروٹسٹنٹ عقیدہ کے لوگ اسمتھ فیلڈ آکسفورڈ کے میدانوں میں زندہ جلائے گئے اسی وجہ سے اسکو دی بلڈی کوئن (ملکہ جہاں سوز) کہتے ہیں (تاریخ انگلستان) پروفیسر لیشوری پرشاد لکھتے ہیں مسلمانوں کیساتھ بیرحمی سے پیش آئی اور بہتونکو زبردستی عیسائی بنایا (تاریخ ہند حصہ دوم) اہل پرتگال کا بیان ہے ۱۵۵۵ء میں والی ادمورا (جاپان میں) خود بھی عیسائی ہوگیا اور پادریوں کی

ترغیب سے اپنے نئے مذہب کی اشاعت میں بہت کوشش کی شہر نگاسکی ان اجنبی لوگوں کو دے ڈالا اور بدھوں کے مندروں کو منہدم کرا کے ان کی جگہ گرجے تعمیر کرائے (تاریخ جاپان صفحہ ۲۴) پادریوں نے اپنے زیر اثر عیسائی والیان ریاست کو اس پر بھی آمادہ کیا کہ رعایا کو تبدیل مذہب کے لئے مجبور کیا جائے۔ انھوں نے تشدد کیا اور سختی کا خاص قاعدہ مقرر کیا (تاریخ جاپان صفحہ ۵)۔

لین پول لکھتے ہیں ان کی سفاک طبیعتیں اور مذہبی تعصب گویا ان کی وحشت و ناشائستگی کا لازمی اور متوقع نتیجہ تھا چنانچہ لیون کی سپاہ میں کسی مغلوب اور درماندہ شخص کو شاذونادر ہی پناہ ملتی تھی۔ اور عرب جنکے شائستہ طرز رزم اور آزادہ منش کی پناہ میں مغلوب دشمن کو ہمیشہ امن ملتا تھا۔ کسی مسیحی کیطرف بری نظر سے دیکھنا بھی اسے نہ کرتے تھے اہل کسٹابل کی یہ حالت تھی کہ تند اور وحشی لٹیروں کی طرح جو شہر یا قلعہ فتح کیا محصورین اور ساکنین کو بے تکلف تہ تیغ کیا اگر نہ کیا تو غلام بنا لیا (کارنامہ مور صفحہ ۹۱) ۱۲۳۳ء میں انفونس دہم نے عیسائیوں کو خاص سواد شہر قرطبہ سیوائل کار مونا کو جلا دیا زیریس کو تاخت و تاراج کر کے آگ لگا دی (کارنامہ مور صفحہ ۲۲۴) کوہستان البکراز میں کونٹ آف سیرین نے ایک مسجد کو جس میں عورتیں اور بچے محفوظ تھے بارود سے اڑا دیا (کارنامہ مور صفحہ ۲۲۵) یہانتک نوبت پہونچی کہ تمام مسلمانوں کو حکماً مجبور کیا کہ اپنے لباس کو چھوڑ کر مسیحیوں کے پتلون ٹوپیاں پہنیں۔ رسم و رواج بلکہ نام تک بدلیں (کارنامہ مور صفحہ ۲۲) مسٹر دھاں گوپال مکرجی اخبار فارورڈ میں ۱۹۲۸ ہسپانیہ کی اسلامی عمارات کی بربادی کے متعلق لکھتے ہیں۔ تباہ و برباد کرنے کے مسیحی فن کا یہ خاصہ ہے کہ وہ دوسری اقوام کے صنادید کا وجود برداشت نہیں کرتا تاریخ جاپان میں ہے کہ عیسائی بدھوں کے مندروں کو جو لوگوں کی زندگی کا جزو اعظم تھا توڑتے اور برباد کرتے (صفحہ ۴) عیسائی سلاطین نے ہر ملک ہر زمانہ میں اشاعت نصرانیت کیلئے وحشیانہ مظالم کئے ہیں۔ الیکس ویکس ایسٹ اینگلیا تھمبر بادشاہ کی خونریز لڑائیاں توسیع

مذہب ہی کے لئے لڑی گئیں اور ہزاروں انسانوں کو نصرانیت کا کلمہ اسوقت پڑھایا۔ جب ان کا جسم نیزے کی دو دھارے کی نوک پر تھا۔ مسٹر جان ڈیون پورٹ رقمطراز ہیں عرب کے جنگلوں میں جاہل مجنون راہب بکثرت تھے اور بیہودہ تجربات میں اپنی اوقات خراب کرتے تھے اکثر لوگوں کے غول کے غول شہر میں آکر اپنے توہمات اہل شہر کو تلوار کے ذریعہ سے سکھایا اور منوایا کرتے تھے

زرتشتی

گستاسپ بادشاہ فارس نے کنیسہ آتش پرستی کو رواج دیا (تاریخ جدولیہ) نوشیروان عادل نے فرقہ مزدقیہ کو قتل کر کے اپنا مذہب قائم کیا (تاریخ ایران) اسفندیار نے کشمیر تک اپنے گرز کے زور سے آگ کو سجدے کرائے (تاریخ قدیم) گستاسپ کے بیٹے اسفندیار نے اشاعت دین کے لئے متعدد جہاد کئے اور جہاں گیا۔ دین زرتشتی کو رواج دیکر آیا۔ لیکن افراسیاب کے پوتے ارجاسپ نے جو کہ تاتار کا بیٹا تھا خود اس پر حملہ کیا۔ اور ترک مذہب جدید کا خواہاں ہوا۔ اسمیں متعدد مذہبی خونریزیاں ہوئیں آخر میں تاتاری لشکر نے شکست کھائی اور ارجاسپ مارا گیا۔ لیکن اس کے ایک افسر نے عبادتخانہ میں اسفندیار کو زخمی کیا اور یہی زخم اس کی موت کا باعث ہوا (مشاہیر عالم مصنفہ دینا ناتھ صفحہ ۱۶۵)

صابی

قدیم زمانہ میں صابی مذہب ایشیا میں کلدانیوں کے علم اور اہل سیریا کی شمشیر سے پھیلا (گبن)

بت پرست

سلاطین خاندان ہکسو جب مصر پر غالب ہوئے تو سب کو اپنے دیوتا سطح کی پرستش پر

مجبور کیا اس طرح تمام ملک میں بت پرستی پھیل گئی (تاریخ مصر) عمر بن لحی جب مکہ پر قابض ہوا تو سب کو اپنے لائے ہوئے بتوں کی پرستش کا حکم دیا اور ہبل بت کو کعبہ کی چھت پر نصب کیا (تاریخ عرب) ۱۶۱ قبل مسیح شاہ انٹوکس نے کتب یہود کو جلا یا اور حکم دیا کہ جو کوئی یہودی مذہب کی پیروی کریگا قتل کیا جائیگا۔ دقیانوس و لاطیس بادشاہوں نے جبراً بت پرستی کی اشاعت کی (تاریخ مصر) راجہ شیو پرشاد رقمطراز ہیں مغلوں کی فوج بھی الٹی پھیر گئی۔ لیکن نمونہ اپنے ظلم کا اتنے ہی عرصہ میں دکھا گئی کہ دس ہزار ہندو غلام بنانے کے واسطے قید کرکے لے گئے۔ اور جب ان کے لشکر میں رسد کی قلت ہوئی تو بے تکلف ان سب غلاموں کے سر کاٹ ڈالے چنگیز خاں اور اس کے ساتھی لوگ مسلمان نہ تھے۔ بلکہ ایک قسم کے بودھ کا دین رکھتے تھے اور مورتوں کو پوجتے تھے (آئینہ تاریخ نما)

بودھ مت

حکومت مگدھ میں بودھ مت کی اچھی اشاعت ہوئی (تاریخ ہند ایشوری پرشاد صفحہ ۵) شاہ جاپان نے فرمان جاری کردیا کہ اجنبی والیان مذہب بیس دن کے اندر ملک خالی کردیں (تاریخ جاپان صفحہ ۶) ۱۵۹۱ء میں بیس ہزار عیسائی مارے گئے (جاپان میں) ۱۵۹۴ء میں تین عیسائی زندہ جلائے گئے مگر اس سے بھی زیادہ خوفناک سزائیں بعد کو عمل میں آئیں (تاریخ جاپان صفحہ) ۱۶۱۱ء میں عیسائی تحقیقات کے نام سے ایک خاص محکمہ قائم ہوا تاکہ دیسی عیسائیوں کو ترک مذہب پر مجبور کیا جائے (تاریخ جاپان صفحہ ۹) عیسائیوں پر نہایت وحشیانہ ظلم کیا جاتا تھا۔ غاروں کی چوٹیوں سے نیچے ان کو دھکیل دیا جاتا تھا۔ انکو زندہ جلایا جاتا تھا۔ چاولوں کی بوریوں میں کسکر بہتوں کو ایک جگہ آگ لگادی جاتی تھی۔ بعض کے ہاتھ پاؤں کے ناخونوں میں میخیں ٹھوک دیجاتی تھیں بعض غریب پنجروں میں فاقہ کرکر مرجاتے تھے (تاریخ جاپان

صفحہ ۹۰ مصنف ودیانا تہہ آجکل جو چین میں جنگ جاری ہے اسکے متعلق تمام اردو ہندی، انگریزی مسلم غیر مسلم اخبارات بالوضاحت لکھ رہے ہیں کہ چینیوں نے گرجا مسمار کئے انجیل پھاڑی عورتوں بچوں کو قتل کیا حوالہ کے لئے ایک ہی اخبار کا نام کافی ہے دالامان دہلی جنوری ۲۷ء

بودھوں میں غلامی اور جزیہ

بسوت شہنشاہ چین نے حکم دیا کہ جسقدر رونڈی غلام ہمارے گھروں میں ہیں ہر وقت چلے جانیکے مختار ہیں (تاریخ چین مصنف چیمبر کار کرن) برہما میں اکثر بودھ آباد ہیں وہاں اب تک غلامی کا رواج ہے چنانچہ اخبار مدینہ بجنور رقمطراز ہے برہما فرانٹیر سروس کے تین افسروں کے لئے وادی موکانگ میں جانے کے انتظامات کئے گئے ہیں تاکہ وہاں پہونچکر تمام غلاموں کو آزاد کرائیں (دسمبر ۲۵ء) مسٹر منوہر لال رقمطراز ہیں جسطرح اخیر زمانہ کے بودھ راجاؤں نے غیر بودھوں پر ایک خاص محصول قائم کرکے غیر مذہب کے لوگوں میں بددلی پھیلادی تھی (پیسہ اخبار دسمبر ۲۶ء)

جین مت

جینیوں نے وید وغیرہ جتنی کتابیں پائیں ان کو تلف کر دیا۔ ان کے اصولوں کو برباد کیا۔ آریوں پر حکومت کا زور چلایا ان کو تکلیف بھی دی (برہمنوں کی لیلا صفحہ ۳۲۴) اگر جینی لوگ دوسرے بےعلموں کو چیلا بناکر حیوانوں کی طرح نہ باندھتے تو وہ اس کے پھندے سے چھوٹ کر اپنے جسم کو سپل بنا لیتے (برہمنوں کی لیلا صفحہ ۴۸۹)

ویدک دھرم

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

جہاد کی احکام

اے ... تمان میں جس طرح بدکرداروں کی گردن کاٹتا ہوں تو بھی کاٹ (یجروید ۲۶/۲۵) اے انسان جس طرح بھی دشمنوں کو ہلاک کیا جاسکے اسی قسم کے کاموں کو کر کے مذہبی راحت سے زندگی بسر کر (یجروید ۲۸/۱) ہم لوگ جن سے دشمنی کریں یا جو ہم سے دشمنی کریں اس کو ہم شیر وغیرہ کے منہ میں ڈالدیں (یجروید ۱۳/۳) اے تیج دھاری وِدوان پرش آپ دھرم کے مخالف دشمنوں کو آگ میں جلا ڈالیں اے جاہ و جلال والے پرش جو ہمارے دشمنوں کو حوصلہ دیتا ہے اس کو آپ اُلٹا لٹکا کر خشک لکڑی کی طرح جلائیں (یجروید ۱۳/۱۲) اے تیج دہاری وِدوان پرش آپ تیز رو دشمن کے کھانے پینے کام کاج کے مقامات کو اچھی طرح اُکھاڑیں اور انکو اپنی تمام طاقت سے ماریں (یجروید ۱۳/۱۳) اے راکشش سبھا والے نکل جائیں ایسے راکشش سبھا والوں کو مارتا ہوں تاکہ وہ پھر سامنے نہ ہوں (یجروید ۱/۲۶) راجا وزیر تم دونوں راکششوں کو جلا ڈ تباہ کرو اے دونوں طاقتورو ان گمراہی پھیلانے والوں کو نیچے گرا دو بیوقوفوں کو کچل ڈالو جلا دو مار دو۔ دکھیل دو (اتھروید کانڈ ۸ سوکت ۴ منتر ۱) وید کے مخالف گوشت کھانیوالے لُوٹ کُھسوٹ کرنیوالے کے لئے ہمیشہ دشمنی کرتے رہو (اتھروید منتر ۲) اے راجا وزیر تم دونوں۔ اوپر بلندی سے اور زمین سے مارنیوالا پتھر بدبخت پر لڑھکا دُجس سے اسکی موت ہو (اتھروید منتر ۴) اے راجہ راکشش اور تیز طبیعت عورت کو دھوکے سے مار ڈالو (اتھروید منتر ۲۴) اے سلطنت کے لوگو جیسے سورج بادل کو مار کر زمین پر گرا کر سب کو خوش کرتا ہے۔ ویسے ہی تم بھی گائے وغیرہ مارنے والوں کو مار کر حیوانات کو خوش کرو (سوامی دیانند رگوید بھاشیہ منڈل ۱ سوکت ۱۲۱ منتر ۱۰) اے سوم رس پینے والے راجہ دکھ دینے والوں کی اولاد کو مار اور اے آ۔ اور مذمت کرنے

دلے کی دائیں بائیں آنکھ نکال دے (اتھرو وید کانڈ اسوکت ۸ منتر ۳) جب فتح کا یقین ہو تب یلغار کرکے جاوے اور دشمن کے اوپر جب دکھ دیکھے تب جاوے (منو ۷/۱۷۱) اور راجہ دشمنوں کو نیست و نابود کرے (منو ۷/۱۱) ایسے شخص کو حاکم اعلیٰ تسلیم کرکے روئے زمین کو دشمنوں سے خالی کردو (ستیارتھ پرکاش بحوالہ یجر وید ۹/۴۰) موقع شناسی کرکے خاموش رہے جب اپنا اقبال ترقی پر ہو تب حملہ کرے (ستیارتھ پرکاش بحوالہ منو ۷/۱۶۹) دشمن جنکی پناہ لے اگر اس کے کاموں میں نقص دیکھے تو اسکے ساتھ بھی بلا اندیشہ جنگ کرے (ستیارتھ پرکاش بحوالہ منو ۷/۱۷۶) جیسے بگلا تصور باندھے مچھلی کی تاک میں لگا رہتا ہے ویسے ہی ضروریات کی فراہمی کے لئے راجہ غور کیا کرے دولت وغیرہ چیزوں کو اور طاقت بڑھا کر دشمنوں کو فتح کرنے کے لئے شیر کی مانند طاقت کو کام میں لائے اور چیتے کی مانند جھپٹ کر پکڑے نزدیک آئے ہوئے دشمن سے خرگوش کی مانند دور بھاگ (ستیارتھ پرکاش بحوالہ منو ۷/۱۰۶) وید کے مخالف کو ملک سے باہر کر دینا چاہئے (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۱۲ مترجمہ رادھاکشن جہننہ) اس قسم کے احکامات کثرت سے ہیں بخوف طوالت چندایک پر اکتفا کیا گیا۔

اس ہی تعلیم کا اثر ہے کہ سوامی ست دیو نے لاہور کی دوران تقریر میں کہا تھا کہ کوئی شخص ہماری مرضی بغیر ہندوستان میں نہیں رہ سکتا جو شخص ہماری بات نہ مانیگا تو ملک سے باہر نکالا جائیگا جب ہندو قوم کا سنگھٹن ہو جائیگا تو ہم مسلمانوں سے اپنے شرائط منوالیں گے اسوقت اگر مسلمان ہمارا حکم ماننے میں ذرا بھی پس وپیش کریں گے تو ملک سے باہر نکال ڈالے جائینگے (پیسہ اخبار لاہور ۱۷ دسمبر ۲۵ء) سوامی شردھانند نے دیانند شابدی متھرا پر فروری ۲۵ء میں تقریر کرتے ہوئے کہا آریوں کو مخاطب کرکے سناتن دھرمی اگر تمھارے ساتھ نہیں ہوتے تو پرواہ نہ کرو۔ انھوں نے پہلے کب تمھارا کہنا مانا ہے تم تو ان سے زبردستی کہنا منواتے رہے ہو تم اگرچہ پانچ لاکھ ہو

(لیکن پانچ کروڑ کے لیئے کافی ہو اخبار الامان مئی ۲۶ء دہلی مضمون اشتہار پنڈت راج نرائن)

آریہ سماج باعث فساد ہے

گورنمنٹ صوبجات متحدہ نے اپنی انتظامی رپورٹ بابتہ ۱۹۱۶ء میں آریہ سماج کو دیگر مذاہب پر حملہ کرنے والی اشتعال انگیز جماعت تسلیم کیا ہے اور مہاتما گاندھی نے ستیارتھ پرکاش کے متعلق لکھا ہے۔ کہ اس میں تمام مذاہب اور سناتن دھرم کو غلط صورت میں پیش کیا گیا ہے اور آریہ سماجی لوگ بڑے جھگڑالو ہوتے ہیں (از اشتہار پنڈت راج نرائن ارمان منقول از اخبار الامان دہلی مئی ۲۶ء) رائٹ آنریبل مسٹر سرینواس شاستری نے بمقام مدراس پریسیڈنسی کالج ہوسٹل سوسائٹی کے لیکچر کے جلسہ میں صدارت کرتے ہوئے جو ریمارکس کئے ہیں ان میں آریہ سماج کا بھی ذکر کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تیس ۳۰ سال سے آریوں نے یو پی اور پنجاب کے خرمن امن کو تباہ کر رکھا ہے (اخبار الخلیل بجنور اگست ۲۶ء) مسٹر بپن چندر پال فرماتے ہیں ہندو مسلم فسادات کی جو فضا ملک کے طول و عرض میں پیدا ہو رہی ہے اسکے لئے آریہ سماج کی سرگرمیاں ہی ذمہ دار ہیں (پرکاش ستمبر ۲۶ء) آریہ اپنے عقائد تسلیم کرانے کے لئے ظالمانہ افعال بھی کرتے ہیں چنانچہ پنڈت راج نرائن اپنے اشتہار میں رقمطراز ہیں کہ ۱۹ء ضلع میرٹھ کے ایک گاؤں میں آریہ سماجی لوگ شاستروں کے خلاف جاٹوں کو جنیو پہنا رہے تھے۔ وہاں کے سناتن دھرمیوں نے اس کی مخالفت کی تو آریہ سماجیوں نے ارادہ کیا کہ جنیو پہنے ہوئے جاٹ کو مار کر سناتن دھرمیوں کو قتل کے الزام میں پھنسایا جاوے تب یہ لوگ خاموش ہو جائیں گے اور آریہ سماج کا یہ خیال جاٹوں میں آسانی سے ہو سکے گا۔ چنانچہ جاٹ کے ایک لڑکے کیرت رام کو آریہ سماجیوں نے اپنے اپدیشک کو دوسرے مقام سے لانے کے بہانہ سے ساتھ لیا۔ اور راستہ میں اس کا گلا گھونٹ کر مار دیا اور اسکو ایک کنویں میں پھینکدیا

سناتن دھرمیوں کا نام لگا دیا لیکن صاحب سشن جج میرٹھ نے تمام معاملہ سمجھکر گرفتار شدہ سناتن دھرمیوں کو رہا کر دیا۔ اور اصلی قاتل آریہ سماجی بلدیو کو پھانسی کا حکم دیا اس کے خلاف ہائیکورٹ الہ آباد میں اپیل ہوئی تھی۔ لیکن ججان نے بلدیو آریہ سماجی کی سزا پھانسی کو بحال رکھا" از روزانہ اخبار پبلک لاہور ۱۷ر دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء (اخبار الامان دہلی مئی سنہ ۲۶ء)

ہندوؤں کا جہادی عمل

ہندوستان کے اصل باشندے اپنی زندگی آزادی سے ملک کے سبزہ زاروں میں بسر کرتے تھے۔ آپس میں ان کا چاہے کچھ برتاؤ ہو۔ مگر ممالک سے ان کا کوئی تعلق نہ تھا۔ کہ آریہ قوم نے اس ملک میں ڈیرے آڈالے ان بیچاروں نے اس پر بھی کچھ نہیں کہا بلکہ ان پر یہ احسان کیا کہ ان کی آبادی میں حارج نہ ہوئے جب قدم جما لئے تو آریہ اپنا تما تلواریں سونت سونت کر ان پر چڑھ گئے۔ اور اس طرح ان کو مٹایا کہ نام ونشان تک نہ چھوڑا۔ منشی تلسی رام رقمطراز ہیں آریوں نے دیکھا کہ ہندوستان کی سرزمین وحشی قوموں کے قبضہ میں ہے اس لئے وہ ہندوستان میں رہنے کا فیصلہ کر کے گئے اس وقت بہت ملک غیر آباد تھا اسلئے آریہ قوام ان کی آبادی میں حارج نہ ہوئیں اپنا قبضہ جمانے کے بعد اس مہذب قوم کو مناسب معلوم ہوا کہ اگر کل ملک پر ایک حکومت ہو تو ترقی آسانی سے ممکن ہے چنانچہ اس خیال سے انھوں نے اناریہ قوم کو زیر کرنا شروع کیا (واقعات ہند ۲۳) پروفیسر ایشوری پرشاد رقمطراز ہیں کہ آریہ لوگ جنوبی ہند کو ملیکش دیش (کافرستان) کہتے تھے۔ (تاریخ ہند حصہ اول صفحہ ۱۳) لنگ پران میں ہے کہ پراشر نے راکششوں کو جلانا شروع کیا اس کے دادا بششٹ جی نے کہا کہ بیٹا اب تم غصہ کو تھوک دو۔ اور راکشش لوگوں پر رحم کرو وہ بے قصور ہیں (ادھیائے ۱۶۴) آریہ لوگ پنجاب میں آئے تو انھوں نے اس

اس ملک میں کول اور دراوڑ" قوموں کو پایا چونکہ ان قوموں کو آریہ لوگ نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اس لئے انھیں ان سے بہت سی لڑائیاں لڑنی پڑیں (تاریخ صفحہ ۱۴) جن کو ہم اصل باشندے کہتے ہیں اور جو آریہ نسل کے نو واردوں سے پامال ہوئے (تاریخ ہند صفحہ ۲۹) لڑائی لڑنے کی وجہ سے یہ ضرورت پڑی کہ کچھ لوگ صرف جنگ کیلئے مقرر کئے جائیں اس طرح چھتری ذات بنگئی اور اس ذات کے لوگ سامان جنگ کرنے لگے (تاریخ ہند ایشوری پرشاد صفحہ ۲) رگوید میں اس لڑائی کا بھی ذکر ہے جو ہندوستان میں آنے پر آریوں کو غیر آریوں سے لڑنی پڑی تھیں (تاریخ ہند صفحہ ۱) وہ (غیر آریہ) آریہ حملہ آوروں کی یورش سے ہند کے میدانوں سے ہٹا دئے گئے ہیں وہ مثل معدوم شدہ جانوروں کے پنجروں کے جو گویا ؤں میں دبے پڑے ہوں پہاڑوں کے درمیان پوشیدہ رہے ہیں (تاریخ ہند نمبر ۲ صفحہ ۴۲) انکو نو واردوں آریوں نے یا تو پہاڑوں پر ہنکا دیا ورنہ غلام بنا لیا (تاریخ ہند صفحہ ۳) اصل باشندوں میں سے جو باقی رہ گئے ان سبنے پہاڑ اور جنگلوں میں سکونت اختیار کی (تاریخ ہند منشی سدا سکھ لال صفحہ ۵) بودھ مذہب والوں اور جینیوں کے ساتھ بھی ان مہاتماؤں نے ایسا ہی سلوک کیا ہے آج ہندوستان کے قدیم تاریخ پردۂ عدم میں ہے ورنہ کافی قلعی کھلجاتی بس اندازے کیلئے یہی کافی ہے کہ غیر آریہ بودھ جینی جن جن پہ ان کا قابو چلا ان کا نشان نہ رہا۔ اس ہی سے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ یہ قوم کیسی سخت گیر ظالم پسند ہے منشی سدا سکھ لال رقمطراز ہیں جب برہمنوں کی کثرت ہوئی تو انھوں نے قدیم بودھوں کو ہندوستان سے نکال دیا (تاریخ ہند صفحہ ۱۹) ان کلیوں نے بودھ مت والوں کو مار مار کر نکالنا شروع کیا اور برہمنوں کا مت پھر پھیلا دیا (آئینہ تاریخ نما راجہ شیو پرشاد صفحہ ۱۴) نویں صدی عیسوی میں ان کے مقلد (بودھ) ہند سے جبراً نکالدیے گئے (تاریخ ہند نمبر ۲ صفحہ ۳۲) برہمنوں نے بودھوں کو ایذا دینی شروع کی (تاریخ ہند نمبر ۲ صفحہ ۱۴) اگرچہ دین (بودھ مت) پیشتر اس کے کہ اپنا کام پورا کرے ہند

سے خارج کر دیا گیا (تاریخ ہند ہنٹر صفحہ ۱۴۴) کمارلا نے فقط بودھ مذہب کے خلاف وعظ ہی نہیں کہا بلکہ ایک دکن کے راجہ کو ان لوگوں کی ایذا رسانی پر آمادہ کیا اس راجہ نے اپنے ملازموں کو ہند کے جنوبی سرے سے لیکر ہمالہ تک بودھوں کے بوڑھوں بچوں کو قتل کا حکم دیا اور نیز یہ کہ جو قتل کرنے میں دریغ کرے خود مارا جائے (تاریخ ہند صفحہ ۱۴۷) چند ہندی راجاؤں نے قوم جین کو ملک سے نکالنے کے قصد میں بڑی شہرت اور ناموری حاصل کی انمیں بکرماجیت بہت مشہور ہے (تاریخ ہند صفحہ ۱۳۶) راجہ شالیا ہن جین کی مخالفت پر آمادہ ہوا (تاریخ ہند صفحہ ۱۳۵) غیر مذاہب کے علاوہ آپس کی فرقہ بندی میں بھی انھوں نے جبر سے کام لیا ہے۔ ہنٹر صاحب رقمطراز ہیں۔ کول خاندان کے راجہ نے رامانج کو دکھن میں ستایا کیونکہ اس کا منشا تھا کہ اپنی قلمرو میں سراسر شو کی پرستش جبراً قائم کرے تو رامانج نے بھاگ کر ملک میسور کے جینی مت کے راجہ کے یہاں پناہ لی (تاریخ ہند صفحہ ۱۵۹) منشی دینا ناتھ نے مشاہیر عالم و منشی اجودھیا پرشاد نے تاریخ میں بھی رامانج کے فرار ہونے کا ذکر کیا ہے۔ برہمنوں کی لیلا میں ہے کہ شنکر اچارج نے جینیوں کو ہلاک کیا (صفحہ ۲۲۵) شالیا ہن راجہ بودھ کا سخت دشمن تھا (تاریخ ہند اجودھیا پرشاد صفحہ ۴۸) سر دھی ایس آگیائی سکھ رقمطراز ہیں سکھوں کو مسلمانوں کی بجائے ہندوؤں نے زیادہ تکلیفیں دی ہیں گرو ارجن کی دیگ میں ابالے جانے چھوٹے صاحبزادوں کو دیوار میں چنے جانے وغیرہ کا سبب کیا؟ ہندو اور برہمن نہ تھے (اخبار الامان دہلی جولائی ء) لالہ ہردیال ایم اے رقمطراز ہیں۔ رامائن کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ دکھن میں ہندو تہذیب اور دھرم کے آغاز کے پرچار کی داستان سنائیں۔ اس زمانہ میں دکن میں غیر ہندو اقوام بستی تھیں جن سے شمالی ہند کے ہندوؤں کو ہمیشہ خطرہ تھا۔ دونوں ملکر صلح سے ایک ملک میں نہیں رہ سکتی تھیں جیسا اب بھی دنیا میں مشاہدہ کر سکتے ہیں شمالی ہند کے ہندوؤں اور دکن کے غیر ہندوؤں میں جنگ ضرور تھی۔ کیونکہ ایسے سوالوں کا فیصلہ آخر میں تلوار

سے ہوتا ہے۔ اسوقت ہندوؤں کی حالت بہت نازک تھی راون شاید دکھن کی ان ہندو اقوام کا رئیس تھا معمولی ہندو آجکل یہ سمجھتے ہیں کہ راون سیتا جی کو بھگا کرلے گیا تھا اور صرف اس وجہ سے رام اور انہیں گمھان یدھ ہو گیا ایسی اتہاس و دیا تو بچوں ہی کے لائق ہے۔ راون شاید سیتا جی کو بھگا کر لیگیا ہو یا نہ لیگیا ہو لیکن اتنی بڑی لڑائی صرف اس چھوٹے سے سبب سے نہیں ہو سکتی۔ اور دکھن کے دوسرے راجاؤں کو کیا غرض پڑی تھی کہ وہ راجا رام چندر جی کی دہرم تپتی کو بچانے کے لئے اپنی فوجیں بھیجیں اور روپیہ خرچ کریں الخ (اخبار الامان دہلی ۲۷ء بحوالہ ملاپ ہمیں اپنے دھرم کی رکھشا کے لئے لڑنا ہے۔ آج جو عجیب حالات ہیں ان سے تو فقط اس ہی نتیجہ پر پہونچا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ جھگڑا نپٹا لینے کے لئے گفت و شنید کرنے کی ضرورت نہیں ہے قدرے خون خرابہ چند سروں کے زخمی ہونے اور کچھ آدمیوں کے قتل و ہلاک ہونے سے یہ تمام نجاست دھلجائے گی۔ (تیج ۲۸ مئی ۲۷ء)

ہندوؤں میں لوٹ

ناموری وہ حاصل کرتا ہے جس نے دھرم سے اچھی طرح جنگ کی ہو۔ رتھ گھوڑے چھتر زر رسد گائے وغیرہ چوپائے اور عورتیں اور اشیاء اور گھی اور تیل وغیرہ کے کپے جو لانے لئے ہوں وہی لیں لیکن فوج کے سپاہی ان چیزوں میں سے سولھواں حصہ راجہ کو دیں دستیارتھ پرکاش مترجمہ رادھاکشن ٹہنتہ صفحہ ۱۹۱) رتھ، گھوڑا، ہاتھی، چھتر، دھن، چارپائے، عورت اور تمام دولت سوائے سونا چاندی سیسا پتیل وغیرہ ان سب کو جو فتح کرے وہی مالک ہوتا ہے۔ سونا چاندی زمین وغیرہ راجہ کو دیں (منوسمرتی مطبوعہ ویدک دھرم پریس دہلی صفحہ ۲۲۳،۲۲۲)

جب لنکا فتح ہوا تو اس کی تاخت و تاراج سے بے انتہا سونا چاندی، جواہرات،

اجناس حاصل ہوئے۔ قیدیوں میں سے ہر ایک نبرد آزما کے حصہ میں کئی کئی مرد عورت آئے پھر اس شہر کو جلا کر خاک سیاہ کردیا۔ بہت سے شودر خاندان ان مفتوحہ عورتوں کی اولاد ہیں جو فاتحوں سے پیدا ہوئی ہیں (واقعات ہند ذکر راجہ رامچندر) مرہٹے ہر طرف تاخت و تاراج کرتے پھرتے تھے (تاریخ ہند سداسکھ لال صفحہ ۹۳) سیواجی دیس لوٹ کرتا تھا۔ (تاریخ ہند صفحہ ۹۶) اس فتح سے بہت سی لوٹ مرہٹوں کے ہاتھ لگی (تاریخ ہند صفحہ ۹۱) سیواجی نے اس ارادہ سے کہ ساحلوں کی لوٹ سے بہت سی دولت حاصل ہو جہازوں کا ایک بیڑا بنوایا (تاریخ ہند صفحہ ۹۲) مرہٹوں نے آگرہ تک ملک کو لوٹنا شروع کیا (تاریخ ہند صفحہ ۹۵) ہلکر نے دوآبہ میں لوٹ مار کی (تاریخ ہند صفحہ ۱۰۴) سیواجی ڈاکا مارتے مارتے بیجاپور کی عملداری کے قلعے لینے لگا (آگے لکھتے ہیں) سیواجی کو تو لوٹ مار سے کام تھا (آئینہ تاریخ نما)

ہندوؤں میں جزیہ

یہ امر مسلمات سے ہے کہ ہندوستان کی قدیم تاریخ مفقود ہے یہ امر ظاہر ہے کہ ہندوؤں کے عہد حکومت میں نہ غیر آریہ رہ سکے نہ وہ بسر کرسکے۔ پچھلے بیانات سے ہندوؤں کے ظالمانہ طور عمل کا پتہ بھی چل گیا ہے ان تمام باتوں پر نظر کر کے نہیں کہا جا سکتا کہ ان کے عہد حکومت میں کس کس قسم کے محصول ہونگے اور ان میں خویش و بیگانہ کا امتیاز تھا یا نہ تھا سنسکرت زبان کا مکمل ذخیرہ ترجمہ نہیں ہوا مسلمانوں کو اس کرخت زبان سے دلچسپی و نسبت نہیں لہذا کوئی کافی حوالہ بھی پیش نہیں کیا جاسکتا۔ ہاں ہم کو یہ کہنے کا حق ضرور ہے کہ قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔ اس پر بھی بعض اقوال سے صاف پتہ چلتا ہے کہ غیر مذہب والوں پر خاص محصول بھی تھا اور اس ہی کا نام جزیہ ہے جزیہ نقد بھی وصول ہوتا تھا۔ اور اجناس بھی لیجاتی تھیں۔ محاصل و املاک بھی ان کی ادائگی کے لئے مخصوص ہوتے تھے۔ مثلاً کسی ذمی پر بیس روپیہ سالانہ جزیہ ہے وہ بجائے نقد کے اسقدر اراضی حکومت

کے سپرد کردے جس سے یہ رقم وصول ہوسکے۔ غیر کو ماتحت کرکے اس پر خراج قائم کرنا یہ اصل صورت جزیہ کی ہے یہی صورت ہندؤوں میں ثابت ہے۔ سوامی دیانند لکھتے ہیں۔ اگر کوئی راجہ دوستی کرے تو دولت و زمین وغیرہ کا ملنا دیکھ کر اس کے ساتھ ملاپ کرے دستیارتھ پرکاش؎ منشی تلسی رام رقمطراز ہیں۔ آریہ فاتحوں نے اناریہ مفتوح اقوام پر عادلانہ حکومت کی سوائے ایک خاص محصول کے جو محصولات آریوں سے وصول ہوتے تھے وہی ان آریوں سے لئے جاتے تھے (واقعات ہند صفحہ ۲۴) منشی پرتاب سنگھ رقمطراز ہیں غیر اقوام سے علاوہ ایک ضعیف ٹیکس کے ایک تھوڑا سا مصارف مندر کے لئے بھی لیا جاتا تھا دہیہ اخبار جنوری ۲۶ء منشی منوہر لال رقمطراز ہیں راجگان ہند میں سے کوئی تبلیغ میں خلل انداز نہ ہوا تو آریہ وار دو اور نومسلموں کو وہی حقوق تھے جو ہندؤوں کے تھے صرف ان سے ایک خفیف سا ٹیکس نذر مندر کے لئے لیا جاتا تھا دہیہ اخبار اکتوبر ۲۶ء مسلمانوں نے مصارف دینی کے لئے کبھی غیر مسلم رعایا سے روپیہ نہیں لیا۔ جزیہ کا جو روپیہ لیا جاتا تھا۔ وہ لشکر ذمیوں کی حفاظت پر صرف ہوتا تھا۔ اگر بوجہ نقص حفاظت کسی کا نقصان ہو جاتا تھا تو اسکا معاوضہ بیت المال سے کیا جاتا تھا۔

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

ہندؤوں میں غلامی

ہندؤوں میں زمانہ قدیم سے غلامی کا رواج تھا۔ اور غلاموں کے ساتھ نہایت ظالمانہ وحشیانہ برتاؤ تھا۔ ان میں لونڈی غلام فروخت بھی ہوتے تھے۔ ان سے سخت خدمات بھی لیجاتی تھیں۔ لونڈیوں پر تصرف بھی کرتے تھے۔ یجروید میں ہے۔ جو دشمن ہم لوگوں سے مخالفت کرتا ہے۔ یا جس دشمن سے ہم مخالفت کرتے ہیں تم اس بدکردار دشمن کو مختلف زنجیروں میں جکڑ دو اور اس کو ان زنجیروں سے کبھی مت چھوڑو دیکھو یجروید

خوف زدہ اور بھاگتے ہوئے تندرست آدمیوں کو گرفتار کر کے قید کر دیں (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۱۹) وید میں قیدیوں کو مخاطب کر کے اس طرح بددعا دیجاتی ہے۔ اے دشٹ انسان تو کبھی بھی ہدایت کی روشنی حاصل نہ کر سکے تیرا آنند دینے والا علم کا رس تجھے کبھی بھی نہ ملے (رگوید ۱ ـ ۲۴)

حاشیہ:۔ اسلام کی تعلیم و اخلاق ملاحظہ ہو۔ سر ولیم میور لکھتے ہیں محمدؐ کے حسب ایما انصار و مہاجرین نے قیدیوں کو اپنے پاس رکھا۔ انکے ساتھ نہایت مہربانی کی۔ قیدیوں میں سے ایک قیدی کہتا تھا۔ خدا بھلا کرے مدینہ والوں کا کہ ہمیں سوار کیا آپ پیدل چلے ہمیں گیہوں کی روٹی کھلائی آپ خرمے ہی کھا کر گذر کی (لائف آف محمدؐ جلد سوم صفحہ ۱۲۲) جنگ احد میں جب کفار نے حضور علیہ السلام کو زخمی کیا تو آپ چادر سے خون پونچھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے یا اللہ میری قوم کو ہدایت دے یہ میرے رتبہ سے واقف نہیں ہیں۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

پیشتر لوٹ کے بیان میں ستیارتھ پرکاش اور منو سمرتی کے حوالے جو نقل کئے گئے ہیں ان میں صاف مذکور ہے کہ عورت کو جو پکڑے وہی اسکا مالک ہو۔ ہنٹر صاحب رقمطراز ہیں کہ قدیم باشندوں کو فتحمند آریوں نے پہاڑوں پر بھگا دیا۔ یا اپنا غلام بنالیا (تاریخ ہند صفحہ ۳۸ مطبوعہ ۱۹۰۰ء حصہ اول) چوتھے شودر یعنی غیر آریہ مفتوح قومیں جو غلام کر لئے گئے (تاریخ مذکور صفحہ ۳۹)

حاشیہ:۔ ان شودروں کے ہندوستان کے بڑے مہاتماؤں نے جو قانون بنایا ہے وہ ایسا سخت و ظالمانہ ہے کہ اس سے زیادہ خیال و قیاس میں نہیں آسکتا۔ شودر وید کو سن بھی نہیں سکتا۔ کوئی چیز ان کی ملکیت نہیں سمجھی جاتی تھی منو شاستر کے پانچویں

باب میں ہو کہ شودر کو جھوٹا کھانا کھانا چاہئے پرانا کپڑا پہننا چاہئے گھر کا سارا سامان خراب خستہ رکھنا چاہئے۔ آٹھویں باب میں ہو کہ اگر کوئی شودر کسی اعلیٰ ذات والے کے برابر بیٹھ جائے تو اس کی پیشانی پہ داغ لگا کر اسکو جلا وطن کرنا چاہئے شودر اگر برہمن سے سخت کلامی کرے تو زبان کاٹ دو (منو ۸،۲) شودر اگر برہمن کو نصیحت کرے تو اس کے منہ میں جلتا ہوا تیل ڈال دینا چاہئے (منو اشلوک ۲،۲) برہمن اگر زنا کرے تو صرف اس کا سر مونڈ دیا جائے شودر کرے تو قتل کر دیا جائے (منو اشلوک ۳۷۴ و ۳۷۹) برہمن کے سامنے پیشاب کرنے سے شودر کا...... کاٹ دیا جائے (منو ادھیائے ۸ - اشلوک ۲۸۲)

بلکہ ان سے (شودروں غلاموں) کھیتوں میں سخت محنت لی جاتی تھی اور گاؤں کے باشندوں کا جس کام انھیں سے متعلق تھا (تاریخ مذکور صفحہ ۵) جو عورتیں جوئے اور کشتیوں میں ہار دی جاتی تھیں انھیں سارے گھر کا کام کاج ماما اصلیوں کا کرنا پڑتا تھا اور ایک گھر کے متعدد بھائیوں سے ہم بستر ہونا پڑتا تھا (سیلر صاحب) بابو رام چرن بی اے ایل ایل بی ایل۔ ایم سے رقمطراز ہیں۔ ہمارا علمی ذخیرہ برباد کر دیا گیا اس لئے میں صرف اپنے مخالفوں کی زبان سے اس سوال کا جواب دوں گا۔ اور بتاؤں گا کہ ہماری موجودہ حالت کس طرح رونما کی گئی (آگے لکھتے ہیں) آریہ کہلانے والے لوگ باہر سے آئے تھے اور انھوں نے ہندوستان کی خوبصورت سرزمین کے اصلی باشندوں کے خلاف جنگ کی اور انھیں داس یا اناریہ کا لقب رگوید میں دیدیا تھا (آگے لکھتے ہیں) شودر یا داس کے معنی کوئی ذات یا ورن نہیں تھے۔ اس کا مفہوم غلام لیا جاتا تھا (آگے لکھتے ہیں) سچ تو اس برہمن شششم او ۲ کی مطابق کوئی شودر خواہ وہ خوشحال ہو خدمتگار ہی رہتا ہے۔ اس کا کام اپنے سے اونچے طبقے کے لوگوں کے پاؤں ہی دھونا تھا (آگے لکھتے ہیں) منوجی کہتے ہیں مستم [illegible] شودر خواہ خریدا گیا ہو یا نہ خریدا گیا ہو۔ اس سے غلاموں کی طرح کام لینا چاہئے۔

(اس لئے کہ شودر کو برہما نے برہمن کی خدمت ہی کے لئے پیدا کیا (خطبہ صدارت آدی ہندو کانفرنس الہ آباد) بھائی پرمانند جی رقمطراز ہیں۔ ایرین سیاح لکھتا ہے کہ ٹیکسیلا میں بڑے بڑے ...... فروخت کے لئے پیش کی جاتی تھیں اور سب سے زیادہ قیمت دینے والے کو دی جاتی تھیں (تاریخ پنجاب صفحہ ۱۱۱) پروفیسر ودار کاداس رقمطراز ہیں۔ منو میں جو ہندو دھرم کی مذہبی کتاب ہے لکھا ہے کہ شودر غلامی سے کہیں نجات نہیں پاسکتا۔ کیونکہ فطرت نے اُسے غلامی ہی کے لئے پیدا کیا ہے (اخبار منصور بجنور اپریل ۲۷ء بحوالہ مسلم آؤٹ لک) حکیم جگناتھ وکیل ہائیکورٹ حیدرآباد دکن رقمطراز ہیں۔ کشتری خاندان میں رگھو راجہ ایک دھرماتما راجہ گزرا ہے۔ یہ راجہ۔ راجہ رامچندر جی سے پہلے گزرا ہے (آگے لکھتے ہیں) راجہ سے اجازت حاصل کرنے کے بعد دوسرے دن سب رانیاں اپنے عزیز اقارب سہیلیوں اور داسیوں (باندیوں) نوکروں چاکروں کو ساتھ لیکر اشنان کے لئے گنگا پہونچیں (انتخاب لاجواب لاہور اپریل ۳۱ء) پروفیسر ایشوری پرشاد گوتم بدھ کے حالات میں رقمطراز ہیں۔ باندیاں شہزادے کے بہلانے کے لئے تھیں (دیوان تاریخ ہند صفحہ ۲۳) منشی پرتاب سنگھ رقمطراز ہیں۔ راجہ کے نوکروں راجہ کی فوج راجہ کے غلاموں کے سوا (آگے لکھتے ہیں) رانیوں اور باندیوں نے (پیسہ اخبار جون ۲۵ء) منشی تلسی رام رقمطراز ہیں۔ بہت سے شودر خاندان اُن مفتوحہ عورتوں کی اولاد ہیں جو فاتحوں سے پیدا ہوئے ہیں (واقعات ہند ذکر راجہ رامچندر) راجہ بھگوانداس نے اپنی لڑکی کی شادی بیاہ جو ہے کی تو جہیز میں بہت سے لونڈی غلام دئے (آئینہ تاریخ نما راجہ شیو پرشاد) ملک بادشاہی کا جو آدمی راجہ کی قید میں ہوا اس کو بطور غلاموں کے اپنے اہل مملکت کو قسمت کر دیتا (تاریخ ہند پروفیسر ایشوری پرشاد صفحہ ۱۸) بعض مقامات پر ہندوؤں میں اب بھی غلامی رائج ہے۔ چنانچہ ریاست نیپال جسکے متعلق بابو مکٹ بہاری لال

رقمطراز ہیں۔ ریاست نیپال جس کی آبادی چار لاکھ ہے اور اس میں قریب قریب سب ہندو ہیں (کتاب گورنمنٹ ہند صفحہ ۱۸۷) اس ہی نیپال کے متعلق اخبار منصور بجنور بحوالہ پاؤنیر رقمطراز ہے کہ مہاراجہ نیپال نے اپنی حکومت سے ساٹھ ہزار غلاموں کو آزاد کرایا (ستمبر ۱۹۲۵ء) بہرحال جب وہاں قریب قریب سب ہندو آباد ہیں تو اس کثیر تعداد میں قریب قریب سب غلام بھی انھیں کے ہوں گے۔ ستیارتھ پرکاش میں ہے۔ اور جن سے آئندہ فساد ہونا ممکن ہو ان کو ہمیشہ قید رکھیں (بحوالہ منو ۹۱ حکایت ۳۲ ۹) اور نواح برہما میں جہاں بودھ اور ہندوؤں کی اکثریت ہے گورنمنٹ نے غلاموں کے آزاد کرنے کیلئے مشن بھیجا ہے جس کا تمام ملکی اخبارات میں چرچا ہے۔

توہین معابد

اس وقت تک یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اہل مذہب باطلہ کا یہ شیوہ رہا ہے کہ جبر سے اپنے مذہب کو شائع کریں اور ان کے جنگی احکامات نہایت وحشیانہ ظالمانہ ہیں انسان کو زندہ جلانا مسکن و دامن کھیتوں باغوں میں آگ دینا لوٹنا لونڈی غلام غلاموں کے ساتھ بیجا سختی لونڈی کا کئی کئی سے ہمبستر ہونا اور بچوں کے ضمن میں اگرچہ بعض بعض حوالوں سے یہ ثابت ہو گیا ہے۔ کہ معابد غیر کی توہین کرنا بھی ان کی ستمرہ عادت ہے۔ لیکن اب چند خاص حوالوں سے اس امر کو واضح طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ ڈانیہ کے بت خانہ کو شاہ اٹلی نے لوٹا اور گالتھ نے مسمار کیا (تاریخ قدیم) مصری مورخ مانتون رقمطراز ہے۔ اس زمانہ (قبل مسیح) ایک معبود ہم سے ناخوش ہو گیا اس نے ایک قوم کو اجازت دی جن کی اصلیت معلوم نہ تھی۔ یہ قوم مشرق سے آئی اس نے جنگ میں ہم کو مغلوب کیا ہمارے ملک پر قابض ہو گئے۔ ہمارے بادشاہوں کو تباہ و برباد کیا۔ ہمارے شہر جلا دئے۔ دیوتاؤں کے ہیکل ڈھا دئے آبادی غارت کر ڈالی۔ مردوں کو قتل کیا

زن و بچہ کو لونڈی غلام بنایا (حال تماوس بادشاہ) ابوقابوس بادشاہ نے سنہرے بت کو گلا یا (کریڈل آف اسلام صفحہ ۲۷) بخت نصر نے بیت المقدس کو جلایا یا منہدم کیا۔ (تاریخ جدیدیہ) طیطوس شاہ روم نے بیت المقدس کو برباد کیا فلفیا یونس نے نصاریٰ کے گرجے منہدم کئے (تاریخ قدیم) عمرو بن لحی نے بیت اللہ پر قبضہ کر کے بت خانہ بنایا ابرہہ بیت اللہ کو منہدم کرنے چڑھ آیا (تاریخ عرب) عیسائیوں نے اسکندریہ کے بت پرستوں کے کتب خانے کو اس اہتمام سے برباد کیا جس اہتمام سے ان کی مورتیں توڑ ڈالی تھیں (ریچنگ صفحہ ۲۰) قدیم ہندی اقوام جو ہندوستان میں آباد تھیں جن کے متعلق تاریخیں پتہ دیتی ہیں کہ ستو کے قریب ان کے قلعے تھے آخر کوئی ان کا معبد بھی ہوگا۔ اب وہ ان کے معابد کہاں ہیں جینی سیاح ہونگ شیانگ نے ۶۳۰ء میں ہندوستان میں ہندوؤں کے مندروں کے پاس پاس بکثرت بودھوں کے معبد دیکھے تھے۔ وہ معبد اب کہاں ہیں راجہ رامچندر نے جب لنکا کو جلا کر خاک سیاہ کیا تو اس ملک و قوم کے اس شہر کے معبد کس طرح بچائے گئے ہونگے! کوئی مہاشے کوئی سوامی ان تینوں باتوں کا مفصل و مدلل جواب دیں۔ برہمنوں کی بیلا میں ہی۔ اب جتنے بت جینیوں کے ٹوٹے ہوئے نکلتے ہیں وہ شنکر اچارج کے وقت میں توڑے گئے تھے۔ اور جو بغیر ٹوٹے ہوئے نکلتے ہیں وہ جینیوں نے زمین میں گاڑ دئے تھے کہ توڑے نہ جائیں (صفحہ ۱۳) ٹامس صاحب راجپوتوں کے متعلق لکھتے ہیں مسجدوں کو مسمار کرتے ملاؤں کو بےعزت کرتے قرآن کو جلاتے (تاریخ ہند) راجہ شیو پرشاد رقمطراز ہیں سنہ ۱۷۵۷ء میں سداشیو رائے بھاؤ نے دہلی میں بہت زیادتی کی۔ دیوان خاص میں جو چاندی کی چھت لگی تھی۔ وہ اکھاڑ لی مسجد اور مقبروں کو لوٹ پوٹ اور توڑ پھوڑ سے خالی نہ چھوڑا (آئینہ تاریخ نما) اس زمانہ میں بھی راجگان بھرت پور و کشمیر و بانسواڑہ نے مساجد منہدم کیں جس پر آجکل تمام ملکی اخبارات احتجاج کر رہے ہیں لیکن کسی مسلمان

والیٔ ملک کے متعلق اس وقت تک مندر شکنی کی شکایت نہیں شائع ہوئی۔ چند ہندو ریاستوں میں ایسی مسجدیں ہیں جن پر ریاستوں نے قبضہ کر کے ان کو دفتروں وغیرہ کے کام میں لگا رکھا ہے۔ سرینگر ریاست کشمیر میں ایک مسجد قدیمی ہے جو پتھر مسجد کے نام سے مشہور ہے۔ اس پر ریاست نے قبضہ کر رکھا ہے اور پولیس و گودام وغیرہ کے کام میں لائی جا رہی ہے (پیسہ اخبار اگست ۲۶ء) جیمز کارکرن صاحب رقمطراز ہیں ۱۰۹۲ء میں راجہ بیپال نے شولا میو کا شہر فتح کیا لاماگرد کی خانقاہ کو لوٹا برباد کیا۔ سونے کی اینٹیں جو صدر معبد میں لگی تھیں اکھاڑ کرلے گیا (تاریخ چین صفحہ ۱۱۶) ہنٹر صاحب رقمطراز ہیں نالند کی خانقاہ عالیشان ایک بڑا دارالعلم تھی یہاں پر۔ بودھوں کے اٹھارہ مدرسوں کے دس ہزار بدھ اور چیلے علم الٰہی اور فلسفہ۔ اور شریعت اور دیگر علوم مخصوص علم طب سیکھتے تھے اور عبادت کرتے تھے۔ تھوڑے عرصہ کے اندر بودھ مذہب کے دشمنوں (برہمنوں) نے اُسے تین بار مسمار کیا (تاریخ ہند صفحہ ۱۱۹) حوالی گجرات میں ہندوؤں نے مسجدوں پر قبضہ کر لیا تھا اور عمارتیں تعمیر کر لی تھیں ان کو شاہجہاں نے واگزاشت کرایا چنانچہ صاحب شاہجہاں نامہ رقمطراز ہے دہر جاکہ مسجدے در زیر عمارت ہنود در آمدہ بود بعد از تحقیق آنرا امر از نمود۔ منشی منوہر لال بھی اس کی تصدیق کرتے ہیں چنانچہ پیسہ اخبار کے مضمون میں لکھتے ہیں۔ یہ وہ مندر تھے۔ جو مسلمانوں کے مکانات پر تصرف کر کے بنائے گئے تھے (دسمبر ۲۶ء) رسالہ عالمگیر میں ہے پنڈت بھیم سین رسالدار تھے۔ پنڈت جی ٹیک گھنٹہ کسی بدھ مندر میں سے اپنے ہمراہ لائے چھاؤنی کے نزدیک ایک گانوں تدری ہے جہاں پنڈت بھیم سین نے سکونت اختیار کی وہ گھنٹہ ۴۲ من وزنی ہے۔ اب تک اس مکان میں رکھا ہوا ہے (صفحہ ۴۳) اخبار الامان دہلی رقمطراز ہے متھرا اور بندرابن کے کئی مندروں اور بدگانوں پر حملے کئے۔ اور ناشائستہ اشتعال انگیز

فعل و حرکات کیں جس کی وجہ سے آخر کار ۲۰ فروری ۲۵ء کو بشرانت گھاٹ پر چوبوں سے
فساد ہو گیا اور ۲۲ فروری کی رات کو آریہ سماجیوں کی ان حرکات پر اظہار نفرت و ناراضگی کے
لئے متھرا اور بندرابن کے تمام ہندو معززین کا بڑا جلسہ ہوا (مئی ۲۶ء مضمون اشتہارات
پنڈت راج نرائن الٰہ آباد) بازار لاہور میں ایک مسجد ہے جس پر سکھوں نے راجہ رنجیت سنگھ
کے زمانہ میں قبضہ کر لیا تھا۔ اب تک بدستور ان کے قبضہ میں ہے یہ مسجد سکھ شہید گنج
کے پاس ہے شہید گنج واقع چاندنی چوک دہلی میں ایک مسجد منہدم کر کے گرنتھ بنایا
گیا۔ شاہ آباد ضلع لدھیانہ میں کور کھشینر کے قریب ایک مسجد کو گوردوارہ بنایا گیا۔
راجپور رگھونہ میں ایک مسجد کو گوردوارہ بنایا گیا اس کا مث گڈہ ہے (پیسہ اخبار جون ۲۵ء)
جب راج رام والی بیجانگر کی فوج حسین نظام شاہ کے یہاں پہونچی تو مساجد کی توہین
کی فرشتہ لکھتا ہے در مساجد فرود آمدہ بت پرستی میکردند و ساز نواختہ سرود میگفتند
دوسری جگہ لکھتا ہے دست دراز کردہ مساجد و مصاحف سوختند (جلد دوم ۱۱۸۵ ہجری
میں ہیبت رائے پھالکہ مرہٹہ نے خاکسار کے وطن قصبہ سیوہارہ کی جامع مسجد کو جلایا
منہدم کیا منہدمہ... حصہ میں میدان کر کے اس کو مرغبازی کے لئے مخصوص کیا اس
زمانہ میں کسی شاعر نے مسجد کا مرثیہ لکھا تھا جس کا ایک شعر یہ تھا۔

رہا کردہ برائے مرغ بازی — عبادت گاہ مردان نمازی (کتاب یادگار

مسلمانوں کو جو پرامن دبے کس رعایا کی حالت میں تھے۔ دھوکہ دیکر قتل کیا ان کا تمام
اثاث البیت جلایا اس واقعہ کے متعلق اہل قصبہ کے پاس دستاویزات ہیں جو گورنمنٹ
میں تسلیم کی گئیں ہیں اور جن پر ہندوؤں کی شہادتیں ہیں اس قتل و غارت میں خصوصیت
کے ساتھ خاکسار کے خاندان کو نقصان عظیم پہونچا تھا ہر بالغ مرد قتل کیا گیا نقد و
زیور و جنس لوٹا گیا باقی اسباب جس میں اسناد و کاغذات املاک وغیرہ تھے۔ نذر
آتش کیا گیا۔ ایک دستاویز کی نقل درج کی جاتی ہے وھو ہذا۔

مہر
خادم شرع شریف
قاضی محمد محفوظ

چون ادائے شہادت سرمایہ سعادت ابدی وکتمان آن باعث
شقاوت سرمدی ست کما قال اللہ تعالیٰ لا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانہٗ
اٰثم قلبہ وقال النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اکرموا الشہود فیظہر بہ الحق ویدفع
الظلم سوال - میکند وگواہی حق میخواہند احقر الناس خادم الطلبا امام علی ولد قاضی
غلام حسین ومسماۃ عزیز النساء زوجہ نبیر خیر اللہ نبیرہ حضرت بندگی شاہ عبد الغفور قدس
اللہ سرہٗ العزیز از سادات عظام ومشائخ کرام وقضات اہل اسلام ومفتیان فوی
الاحترام وچودھریان وقانون گویان راسخ الکلام وسایر جمہور انام از خاص وعام سکنہ
قصبہ سیوہارہ تابع سرکار سنبھل مضاف صوبہ دار الخلافت شاہجہان آباد دریں معنی
کہ ہر یکے از شمایان روشن وہویدا ست کہ موازی ہشتاد و دو بیگہ پختہ آراضی املاک
واقع موضع جیترپور وغیرہ معمولہ پرگنہ مذکور بنام قاضی زمان جد صحیح سائلان بموجب
پروانہ نواب مغفرت نشان نواب نامدار خاں ونواب رستم خان بہادر محدود بہذا الحدود
مقرر است واز وقت پیدایش تا الآن نسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن آراضی مذکورہ
درتصرف سائلان وبزرگان سائلان ماندہ است دریںولا نوزدہم شہر ذیقعد [illegible] ہجری
افواج دکن عبور آب گنگ نمودہ تمامی امصار وقصبات این روئے آب گنگ از
خوف وہراس جان ومال از اماکن ومساکن خود ہا فرار شدہ آوارہ دشت حوادث شدند
وہر یکے باطراف وجوانب ملجائے وماوئی خود جستند سائلان وہمگی سواکن قصبہ و
رؤسا قصبات وامصار وقریات قرب وجوار چنانچہ پرگنہ نگینہ وشیرکوٹ واکبرآباد
وسہنسپور وغیرہ در کھیڑہ موضع چوچیلہ عملہ پرگنہ مذکور کہ بظاہر محل محفوظ وغیر
محظور می نمود مامن دانستہ اقامت ورزیدند وتا مدت یکماہ ہر روزہ بجنگ تیر و
تفنگ وغیرہ بسر بردند آخر کار رہبت رائے پھالکہ ہمراہ لعل سندھیا پٹیل با جمعیت
ہشت ہزار سوار وپیادہ وہفت ضرب توپ بر مکان مذکور یورش کردہ محاصرہ

نمودند روز اوّل از صبح تا شام جنگ عظیم توپ و تفنگ ماند روز دوم پیام صلح و عہود
درمیان انداختہ غافل کردہ از چہار طرف یورش ساختہ دفعتاً بر جماعہ غریبان افتادند
و بضرب شمشیر و بندوق و توپ در آمیختند چنانچہ سہ صد کس از رؤساء و سادات و
مشائخ و زنان و اطفال شہید و مقتول شدند و اکثرے را مجروح ساختہ تمامی
امتعہ و اقمشہ و نقود و اجناس و اسناد املاک و منصب و جاگیر و باغات سلطان
بغارت بردند و آتش دادہ سوختند و در آب کڑولہ انداختند ہر یک از قبائل و اقارب
خود با پدر از پسر و زن از شوہر متفرق و جدا شدند دافع گشت ہر کس کہ بر صحت این حال و
راستی این مقال اطلاع و آگاہی بودہ باشد مہر و گواہی خود برین قرطاس ثبت نماید۔
عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور گردد

گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد
بیکھراج چودھری منارام صاحب رائے کلیان سنگھ چودھری حام سنگھ چودھری گوبند سہائے

مسلمانوں کی مہریں اور شہادتیں نیز اہل ہنود کی وہ شہادتیں جو بخط ہندی مرقوم
ہیں نقل نہیں کی گئیں۔ اس قسم کی دستاویزات خاکسار کے اس خاندان کے پاس چند ہیں
اور قصبہ کے بعض دیگر خاندانوں میں بھی ہیں اور ایسی ہی ایک دستاویز خاکسار نے قاضیان
سہنسپور کے خاندانی کاغذات میں دیکھی تھی جن ہندوؤں کی شہادتیں اس دستاویز
پر مرقوم ہیں ان کا سلسلہ اولاد اب تک قصبہ میں موجود ہے (دیکھو تاریخ سیوہارہ)
ان تمام واقعات پر غور کر کے ہمارے معترض انصاف سے بتلائیں کہ وہ اتہامات و
الزامات جو وہ دوسروں کے سر تھوپتے ہیں کس طرف عائد ہوتے ہیں۔

عیب خود بر دیگران ای وای انصافی مکن ۔۔۔ خود سراپا عیب و سوی دیگران انگشت مکن

عیسائیوں نے خود گرجاؤں کی توہین کی

یورپ کی تاریخ کا مطالعہ کرنے والے خوب جانتے ہیں کہ عیسائی سلاطین و حکام نے دل کھول کر گرجوں کی توہین کی ہے۔ مثال کے طور پر چند واقعات کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ فلانڈرز کے کاؤنٹ بالڈون نے جب قسطنطنیہ کو فتح کیا تو تمام گرجاؤں کو منہدم کرا دیا۔ ایکزیوس نے گرجاؤں کا قیمتی سامان ضبط کر لیا۔ کراموبل لاٹ پروٹیکٹر نے گرجوں کو مسمار کرا دیا اور بعض کو اصطبل بنایا۔

ہندوؤں نے مندروں کی توہین کی

منشی پرتاب سنگھ رقمطراز ہیں۔ بعض راجے ایسے سرکش بدنصیب ہوئے کہ مندر بھی کو اکھاڑ دیا (مہیہ اخبار جنوری ۲۶ء) نارنول میں ایک برہمن نے مندر کے بت توڑ ڈالے اور گرفتار ہوا (اخبار مدینہ اگست ۲۶ء) تین ہندوؤں نے رادھا بلب کے مندر میں آگ لگائی۔ مورتی کی توہین کی روپیہ سونا وغیرہ لے گئے (اخبار الجمعیۃ دہلی ۲۵ء) مسٹر ڈپٹی لال لکھی۔ اسے رقمطراز ہیں بنجراج (وزیر راجہ میسور) مندروں اور بتکدوں کو تاخت و تاراج کیا (سوانح عمری حیدر علی صفحہ ۱۲)

میلوکوٹ میں سری وشنو برہمن رہا کرتے تھے اور چونکہ یہ مندر زر و جواہر سے معمور تھا۔ اس لئے لالچی مرہٹوں نے دست تطاول دراز کیا اور جب اسجگہ کوئی باشندہ نہ رہا تو لوٹ مار کرنے کے بعد مندروں اور بتکدوں اور متبرک مقاموں کو آگ لگا دی (سوانح عمری حیدر علی صفحہ ۳۰) اورنگ زیب کا ایک ہندو افسر شیوناتھ پوجا کو مع اپنی عورتوں کے گیا مندر میں پہونچکر اس کی عورتیں غائب ہو گئیں۔ بہت تلاش کی پوجاریوں کی خوشامدیں کیں مگر عورتیں نہ ملیں۔ اس نے اکبر بادشاہ سے شکایت

کی۔ بادشاہ نے کہا میں مذہبی مقامات پر دست اندازی نہیں کرتا پوجاریوں کو فہمائش کی لیکن
پوجاریوں نے کچھ پتہ نہ دیا اس پر اس افسر نے بادشاہ سے اصرار کیا بادشاہ نے کچھ فوج اس
کے ہمراہ کردی افسر مذکور نے مندر پر حملہ کیا مندر کے اندر ایک تہ خانہ ملا اس میں سے بہت سی
عورتوں کی ہڈیاں اور لاشیں ملیں افسر نے بت کو کنویں میں پھینکدیا مندر کو منہدم کیا
یہ ایک مشہور قصہ ہے اسکو اخبار درویش دہلی ۲۵ء نے بھی نقل کیا تھا اور منشی منوہر لال
صاحب اپنے مضمون مندرجہ پیسہ اخبار میں اس واقعہ کا اشارۃً ذکر کرتے ہیں کہ ایک مندر
کو اورنگ زیب کے ایک ہندو افسر نے باصرار بادشاہ کی اجازت لیکر منہدم کرایا (اکتوبر ۲۶ء)

ہندوؤں کی غلط بیانی

جہاں کوئی پرانی مسجد دیکھی ہندوؤں نے کہدیا یہ مندر توڑ کر بنائی گئی ہے کوئی بت ٹوٹا
ملا کہدیا عالمگیر نے توڑا ہے چنانچہ مسجد موضع بیار علاقہ ریاست بھرتپور کے متعلق انھوں نے
یہی دعویٰ کیا لیکن مسجد شکن راجہ کی تحقیقات سے بھی یہ دعویٰ باطل ثابت ہوا اور وہ
مسجد بحال رہی (اخبار الامان دہلی ۲ فروری ۲۷ء) اخبار زمیندار لاہور بحوالہ انگلشمین
رقمطراز ہے گلبرگہ کی مسجد اعظم کے متعلق ہندوؤں کا دعویٰ تھا کہ مندر توڑ کر بنائی
گئی ہے لیکن جلسہ آثار قدیمہ میں جو زیر صدارت مسٹر برٹن منعقد ہوا یہ ثابت ہوا کہ یہ
ابتداہی سے مسجد ہے اور ہنود کا یہ دعویٰ غلط ہے (فروری ۲۶ء) بابو رام نرائن سنگھ
رقمطراز ہیں کہ آجکل یہ عام طریقہ ہو گیا ہے کہ جہاں کوئی مورت ٹوٹی ملجاتی ہے اسکو لوگ
اورنگ زیب کی توڑی ہوئی بتلاتے ہیں لیکن اصلیت یہ نہیں ہے سوامی شنکر اچاریہ
کے زمانہ میں جین اور بدھ مذہبوں کے خلاف معرکہ آرائی ہوئی تھی اسوقت سے جین اور
بدھ کی ہزارہا شکستہ مورتیاں اسوقت لاعلمی سے ہندو مندروں میں موجود ہیں
جنکو میں نے بچشم خود بغور دیکھا ہے مگر عام طور پر کہدیا جاتا ہے کہ یہ مورتیاں اورنگزیب
کی توڑی ہوئی ہیں حالانکہ یہ عرصہ دراز پہلے شکست کیجا چکی تھیں (اخبار ہمدم لکھنؤ دسمبر ۲۴ء)

خاتمہ

اس رسالہ کے مطالعہ کے بعد صاف معلوم ہو جائیگا کہ عرب ہمیشہ سے جنگجو تھے مسلمانوں نے مجبور ہو کر تلوار اُٹھائی ہے مہاتما گاندھی رقمطراز ہیں۔ اسلام کا ظہور ایسے گردونواح میں ہوا تھا جہاں تلوار پہلے بھی سب سے بڑا قانون تھی (الخلیل جنوری ۲۷ء بحوالہ ینگ انڈیا) ہاں اسلام نے تلوار کا صحیح استعمال بتایا ہے۔ کوئی شخص نہ جبراً مسلمان بنایا جاسکتا ہے نہ بنایا گیا نہ مسلمانوں نے ظلم و تعصب سے کسی معبد کو منہدم نہیں کیا بلکہ کمال رواداری کیساتھ دوسروں کو پناہ دی ہے مہاتما گاندھی نے گلبرگہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں نے قرآن شریف کئی بار پڑھا ہے اور حضرت محمدؐ کے حالات کا مطالعہ کیا ہے لیکن میں نے انمیں کبھی یہ بات نہیں دیکھی کہ دوسروں کی مذہبی دل آزاری کیجائے یا مورتوں وغیرہ کو توڑا جائے (اخبار مدینہ ۲۷ مارچ ۲۸ء) ہند و فلاسفر مسٹر ٹی ایل دسوانی رقمطراز ہیں مسلمانوں کی تاریخ اچھے کاموں سے لبریز ہے (الامان دہلی جون ۲۵ء آریو!) اس رسالہ میں منطقی یا فلسفیانہ دلائل سے کام نہیں نکالا گیا بلکہ سر بیان کیساتھ ساتھ ہند و مصنفین کے صاف و صریح حوالے نقل کئے گئے ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ جن امورات پر ہند و دوسروں پر معترض ہوتے ہیں وہ تمام سب سے بدتر حالت میں ان کے مذہب میں موجود ہیں شعر

کوداکوئی یوں گھر میں تیرے چھم سے نہ ہوگا ❊ جو کام ہوا ہے وہ رستم سے نہ ہوگا

ایک دوست کی رائے

جب میں اس رسالہ کو ختم کر چکا تو میرے ایک دوست (جو انگریزی اعلیٰ تعلیم کی ہوس میں تحصیل علوم دینی سے دست کش ہیں) فرمانے لگے کہ جبراً مذہب قبول کرانے کے متعلق مجھکو مذہبی احکام پر تو عبور نہیں مگر میری ذاتی رائے ہے کہ مذاہب باطلہ اور اسکے نشانات کو ضرور جبر سے معدوم کرنا چاہئے کیونکہ کج راہی و ناراستی کا مٹانا ہر شخص کا اخلاقی فرض ہے جسطرح گلتے ہوئے عضو سوکھتی شاخ کو کاٹ ڈالتے ہیں۔ دنیوی آلام سے مجبور

ہو کر اگر کوئی شخص خودکشی کا قصد کرتا ہے تو اسکو جبراً روکا جاتا ہے حالانکہ وہ کسی کا نقصان نہیں کرتا پس روحانی خودکشی کرنیوالوں کو کیوں نہ مجبور کیا جائے بچہ دوا کے فوائد سے بےخبر ہوتا ہے تو عزیز مشفق بار بار کر دوا پلاتا ہے تو کج فہموں کو روحانی امراض سے بچانے کیلئے کیوں نہ راستی کا نسخہ جبراً استعمال کرایا جائے گورنمنٹ کے باغی کو سزا دیجاکر اور اطاعت پر مجبور کیا جائے احکم الحاکمین کے باغیوں پر کیوں نہ جبر کیا جائے ابتدا سے آجتک اقوام عالم کی خونریزیوں اور وحشیانہ مظالم پر نظر کرکے انکی وجوہات تلاش کیجائیں تو فیصدی نوے کا سبب مذہبی عناد ہوگا لہٰذا مناسب ہے کہ دنیا کا ایک ہی مذہب ہونا کہ جدال وقتال کا سدباب ہو اور دنیا میں امن وامان کا دور دورا ہو۔

میں نے اس رائے کو سننے کے بعد جو غور کیا تو اکثر آریہ اہل قلم میرے ہم دست کے موید نظر آئے جیسا کہ اخبار الامان نے آریہ ویر کے ایک مضمون سے یہ فقرات نقل کئے ہیں مرد میدان بنکر پورانک دھرم کی درخت کی زرد پتیوں کو زور سے جھونکا دو۔ یہ چیخیں چلائیں واویلا مچائیں جو مرضی آوے کریں مگر آپ اپنا کرتویہ پالن کرتے ہوئے خوب زور سے انکے گندے مواد پر زخم میں نشتر چلا کر غلاظت باہر کردیں (جنوری ۲۶ء) اور اخبار مذکور نے ایک آریہ شاعر کے چند اشعار نقل کئے ہیں۔ (جنوری ۲۶ء)

ڈمیٹ ہیں ہوش نہیں آئیگا انکو کبتک منہ پہ تھپیڑ جو نہ دس بیس لگائے کوئی
جھوٹ کی پوٹ ہیں سب گند بھرا ہے ان میں دھجیاں ایسے پورانوں کی اڑائے کوئی

التماس

میں نے اس رسالہ کو محض تبلیغ حق کیلئے لکھا ہے اگر کوئی صاحب اس کے جواب میں خامہ فرسائی فرمادیں تو بعد اشاعت خاکسار کو بھی مطلع فرمادیں اگر درحقیقت میری غلطی ہوگی تو مجھکو اس سے رجوع کرنے میں ہرگز عذر نہوگا

اللھم اھدنا فی من ہدیت وعافنا فی من عافیت وبارک لنا فیما اعطیت وتولنا فی من تولیت وبارک لنا فیما اعطیت وقنا شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک وانہ لا یذل من والیت ولا یعز من عادیت تبارکت ربنا وتعالیت۔

شد ختم بر حدیث تو آخر بیان ما — باشد نگین نام تو مہر دہان ما

رسالہ ہٰذا کے متعلق حضرات علمائے کرام کی رائیں

حضرت اقدس صدر المفسرین امام المحدثین شیخ الہند مولانا حافظ حاجی سید شاہ حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ العالی۔ حامداً و مصلیاً امابعد میں نے رسالہ جہاد مصنفہ حضرت محترم المقام جناب قاضی ظہور الحسن صاحب زید مجدہم کو ابتدا سے اخیر تک دیکھا اپنے وضع اور جودت مضمون اور قوت استدلال کی حیثیت سے نہایت عجیب و غریب رسالہ ہے جو کہ اپنی نظیر خود آپ ہی ہے مصنف موصوف نے جس الوکھے پن کو اس مبارک رسالہ میں استعمال فرمایا اسلام اور مسلمانوں کو مرہون منت کیا ہے اس کا شکریہ دل و زبان سے ہر مسلمان کو ادا کرنا ضروری ہے خداوند کریم مصنف موصوف کو دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے مسلمانوں کو اس کی اشاعت میں پورا حصہ لینا چاہئے اور مصنف موصوف کی ہمت افزائی اور قدر دانی فرماتے ہوئے انکی دین و دنیا کی بہبودی کیلئے دعا کرنی چاہئے وباللہ التوفیق ننگ اکابر۔ حسین احمد غفرلہ ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۴۷ ہجری

حضرت اقدس شیخ المشائخ مولانا حافظ حاجی عزیز الرحمٰن صاحب مفتی دار العلوم دیوبند مدظلہ العالی۔ احقر بھی اس رسالہ مبارکہ کے بارہ میں حضرت مولانا حسین احمد صاحب سلمہ کی تصدیق کرتے ہوئے یہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ نافعہ کو قبول و مفید فرمائے اور اہل اسلام کو اسکی اشاعت میں کوشش و امداد کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مؤلف کو جزائے خیر و ثواب دارین نصیب فرماوے آمین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین کتبہ الاحقر عزیز الرحمٰن عفی عنہ مفتی دار العلوم دیوبند رمضان المبارک سنہ ۴۷ھ

حضرت اقدس معلم العلماء راس الاتقیا مولانا سید محمد انور شاہ صاحب صدر المدرسین دار العلوم دیوبند مدظلہ العالی۔ الحمد للہ وکفی والسلام علی عبادہ الذی اصطفی۔ امابعد رسالہ جہاد مصنفہ حضرت محترم قاضی ظہور الحسن صاحب دام فیضہ نہایت مفید و نافع تالیف ہے حق تعالے مصنف موصوف اور متکفلان مصارف اشاعت کو اجر جزیل نصیب فرماوے آمین راقم محمد انور مدرس دار العلوم دیوبند رمضان ۴۲ھ

حضرت اقدس فاضل اجل عالم بے بدل مولانا حافظ قاری حاجی سید عبد الرحمن صاحب محدث صدر مدرس مدرسہ امروہہ ضلع مراد آباد و جناب فیض مآب مولانا سید رضا حسن صاحب مدرس دوم مدرسہ امروہہ مدظلہم العالی بحمد اللہ مجھے یہ فخر حاصل ہوا کہ رسالہ جہاد مصنفہ قاضی ظہور الحسن صاحب کو مطالعہ کیا استدلال نہایت صاف و سادہ عام فہم و دل پسند ہے اس مضمون پر یہ رسالہ نہایت نادر و نافع ہے فجزاھم اللہ خیر الجزا۔ عبد الرحمن کان اللہ لہ ولوالدیہ ولجمیع المومنین احقر الزمن سید رضا حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ امروہہ شوال ۴۲ھ ہجری۔

جناب مولانا حکیم سید محمد عبد الحی صاحب سجاوتی فصیحی بلیاوی سلمہ اللہ تعالے نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم امابعد فقیر نے اس رسالہ جہاد مصنفہ تقدس مآب جناب قاضی حاجی ظہور الحسن صاحب ناظم سیوہاروی دامت برکاتہم کو مطالعہ کیا جہاد پر اسوقت تک جس قدر رسائل و مضامین شائع ہوئے ہیں یہ رسالہ سب سے اعلیٰ اور اپنے طرز میں نرالا ہے مصنف سلمہ نے اپنے ہر بیان کی تائید میں ہنود مصنفین واہل قلم کے متعدد اقوال نقل کئے ہیں۔ مخالفین کے اس کثرت سے اور ایسے صاف صاف حوالے کسی کتاب میں نظر سے نہیں گذرے۔ آریوں کے جہاد پر اعتراض کے جواب میں علماء نے تحقیقی جوابات کے بعد الزامی جواب میں مختصر

دید وغیرہ کے چند حوالجات نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ مگر اس رسالہ میں اوّل احکامات
مذہبی اس کے بعد عمل بھی انھیں کی کتابوں سے ثابت کیا گیا ہے غلامی، جزیہ، لوٹ
جبر توہین معابد یہ ایسے امورات ہیں کہ کسی مصنف نے آج تک ہنود میں ثابت نہیں
کیئے نہ ان پر قلم اٹھایا الحمد اللہ کہ قاضی صاحب نے ان تمام امورات کو نہایت وضاحت
وصحت سے ثابت فرمایا ہے۔ ایک خصوصیت اس رسالہ کی یہ ہے کہ صرف آریوں
ہی کا نہیں بلکہ تمام مذاہب باطلہ کا رد ہے۔ بعض مقامات پر اس میں اس قسم کی
بحثیں آگئی ہیں جو جہاد کے علاوہ دیگر اہم مذہبی مسائل سے متعلق ہیں جا بجا مفید
ونادر نوٹ دیئے گئے ہیں۔ جو عجیب وغریب تحقیقات سے پُر ہیں غزوات سرایا
کا بیان دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف صاحب کو تاریخ اسلام پر کافی عبور
ہے۔ اُردو میں آج تک جس قدر تاریخیں سوانح عمریاں لکھی گئی ہیں کسی میں
غزوات وسرایا کی ایسی تحقیق وتفصیل نہیں ہے۔ بلکہ اکثر مصنفین نے تو سرایا کے
تذکرہ میں دانستہ کوتاہ قلمی کی ہے۔ کیونکہ اس مرحلہ کا حل کرنا آسان نہ تھا
لیکن اس بیان میں سرایا میں جو کمی بیشی کی ہے۔ میری رائے ناقص میں وہ
ضرور قابل اعتراض ہے۔ چونکہ اس کا اصل مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔
اور نہ یہ کمی بیشی کچھ مفید ومضر ہے اس لئے اس کے متعلق میں کچھ زیادہ
لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ اور غالبًا اس ہی خیال سے حضرات علمأ
کرام نے اپنی تقاریظ میں اس امر کو نظر انداز فرمایا ہے۔

غرض یہ رسالہ آریوں کی تردید کا مکمل میگزین ہے اور دیگر مذاہب باطلہ
کے رد کا بھی اس میں کافی سرمایہ ہے ہر طرح ایک نادر ونایاب کتاب ہے
اس دور فتن میں ایسی تصنیف کی شدید ضرورت تھی۔ اللہ پاک حضرت
مصنف کو دارین میں اجر جزیل عطا فرمائے فقط ربیع الاوّل ۱۳۴۵ھ فقیر عبد الحی

جناب ابوالمکارم مولانا قاضی عبدالبصیر صاحب آزاد فاضل دیوبند فاضل حدیث متوطن سیوہارہ سلمہ

باطرز خوش نمود رقم ناظم فطین	چون این رسالہ عاصم دین نادر عجیب
آزاد فکر سال چو کردم سروش غیب	ناگہ ندا بداد مرا نسخہ غریب

۱۳۱۱

تمام شد

ضروری تصحیح

رسالہ ہذا کو بغرض انطباع جب اصل مسودہ سے نقل کیا گیا تو دو جگہ مسودہ اول کے خلط ملط ہوجانے سے غلطی ہوگئی جب کہ بیان طبع ہوگئیں تو ان غلطیوں پر نظر پڑی لہذا انکی تصحیح کیلئے یہ نوٹ تحریر کیا جاتا ہے (**غزوہ ذوقرد**) حسب تحقیق علامہ حافظ ابن حجر عیینہ بن حصین نے دو مرتبہ ذوقرد پر حملہ کیا اور حضور نے ان کا تعاقب کیا۔ اول بار حدیبیہ سے قبل دوسری بار خیبر سے تین دن قبل اس اخیر غزوہ میں سلمہ بن اکوع صحابی شامل تھے اسلئے ایک غزوہ ذی قرد اول اور دوسرے کو غزوہ ذی قرد ثانی کہنا چاہیے (**غزوہ ذات الرقاع**) یہ غزوہ دو دفعہ واقع ہوا اول سنہ میں بنی ثعلبہ کے مقابلہ پر جن کا کمان افسر دعثور تھا اور حضور کوہ ذات الرقاع تک تشریف لیگئے اس ہی غزوہ میں اول صلوۃ الخوف کا نزول ہوا یہی غزوہ انمار و ذی امر و غطفان ہے صلوۃ الخوف کے متعلق اختلاف ہے بعض نے کہا ہے کہ چوبیس[۲۴] مرتبہ پڑھی گئی بعض نے سولہ[۱۶] بار بعض نے چھ[۶] بار کہا ہے الغرض یہ نماز چند غزوات میں پڑھی گئی ہے یہ غزوہ ذات الرقاع اول ہے دوسری بار حضور بنی غطفان کے مقابلہ کے لئے ربیع الاول سنہ[۶] میں تشریف لیگئے اس ہی غزوہ میں ابوموسیٰ اشعری ساتھ تھے اسمیں بھی صلوۃ الخوف پڑھی گئی یہ غزوہ ذات الرقاع ثانی ہے (از علامہ انور شاہ صاحب بحوالہ اکلیل وغیرہ)

(**غزوہ عسفان**) غزوہ بنی قریظہ کے بعد غزوہ عسفان ہوا یہ غزوہ کاروان قریش کے مقابلہ پر تھا مگر جنگ نہیں ہوئی اسمیں بھی صلوۃ الخوف پڑھی گئی **غزوہ انمار و ذات الرقاع** کے متعلق جو کچھ رسالہ ہذا میں پہلے لکھا گیا ہے اسمیں سے جسقدر مضمون اس تحقیق کے خلاف ہے صحیح نہیں فقط مصنف

ضمیمہ
کفر پر برق اسلام
یعنے
غازی محمود دھرمپال کی وہ مشہور عالم تصانیف جن سے تمام دنیا لرزہ براندام ہو گئی
اور شدھی و سنگٹھن کے ایوان میں زلزلہ
پڑ گیا تھا چھپ کر تیار ہو گئیں اس میں آریہ مذہب اور ہندو دھرم کا کچا چٹھا درج ہے اور اسلام پر ناپاک
حملوں کا جواب نہایت خوبی اور دلائل کے ساتھ دینے کے علاوہ
آریہ مذہب اور ہندو دھرم کی حقیقت بے نقاب
کر دی گئی ہے فاضل مصنف نے یہ معلومات خود آریہ مت میں شریک ہو کر بہم پہنچائی ہیں اور ہر بات کا
جواب ویدوں کے حوالے سے دیا گیا ہے اس لئے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ
بت شکن - کفر توڑ - ویدا اور سوامی دیانند وغیرہ ضرور منگائیے اور آریہ
دھرم کے پول سے واقف ہو کر اور دوسرے مسلمانوں کو واقف بنا کر خدمت اسلامی
انجام دیجئے قیمت بت شکن آٹھ آنہ (۸)
سوامی دیانند آٹھ آنہ (۸) کفر توڑ آٹھ آنہ (۸)
پتہ
ان گلی قاسم جان دہلی

مہ جبین پرتھال

یا

گجرات کی حسینہ

یہ ایک سچا اور تاریخی افسانہ ہے جسمیں بیان کیا گیا ہے کہ گجرات کی شہرہ آفاق حسینہ اور اسکا خاندان کیونکر مشرف باسلام ہوا اور شہزادہ حسن سے اسکی شادی کس کس طرح ہوئی۔ اس سلسلہ میں دیو رائے مہاراجہ بیجانگر اور سلطان فیروز شاہ بہمنی کے جنگی معرکے درج ہیں اسکو پڑھ کر جہاں اسلامی اخلاق کی کشش دلوں میں گدگدیاں کرتی ہے وہاں ہندو تہذیب اور برہمن دیوتاؤں کے خیالات کا سچا فوٹو آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔

یہ وہی اچھوتا ناول ہے جو "الامان" میں شایع ہوتا رہا ہے اور جسکی طلب میں صدہا خطوط چھپنے سے پہلے آچکے ہیں اب یہ افسانہ مستقل کتاب کی شکل میں طبع کرا کر پیش کیا جا رہا ہے۔

قیمت صرف چھ آنہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

منیجر الامان بک ایجنسی

دہلی